

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ يُشْكِنُونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شِرْكِكُمْ (مشکوٰۃ ج 2 ص 554)

ترجمہ: یہ تم ان لوگوں کو کہہ دو کہ میرے صاحب کفاروں کے ہیں تو ان کو تمہارا شر الہ تعالیٰ کا ہے۔

اظہارِ حقیقت

دنیا میں اگر رہتا ہے تو کچھ پہچان چکا کر
لیاں خیر میں اکثر رہنا بھی ہوتے ہیں

یہ کتاب اہل اسلام کے لئے قیمتی سرمایہ ہے، جس میں شیعیت کے حوالے سے مسلمانوں
کے ذہنوں میں اٹھرتے والے اعتراضات اور شکوک و شبہات کو ختم کرنے کے کوئی دشمنی
بدل و مصلحت جواریات اسلاف و اکابرین کے معتد و غیر معتد کتب سے بیچ کر کے شیعیت کے
مکروہ چہرے کو سب سے ظاہر کیا گیا ہے، جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

تایف

حضرت مولانا محبت اللہ قریشی مدظلہ

فائل جامعہ خیر المدارس شہید مائدہ کوٹلہ

(اِذَا رَايْتُمْ اِلَٰهِيْنَ يَسْتَبِيْضُوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْا لَهُ الْغَنَّةَ لِلّٰهِ عَلٰی

شُرْكُكُمْ) (مشکوٰۃ ج 2 ص 554)

ترجمہ جب تم اُن لوگوں کو دیکھو میرے صاحب کمال ہیں بکھریں تمہیں

کیونکہ تمہارا شر پر اللہ تعالیٰ کی عزت ہو۔

اظہارِ حقیقت

دنیا میں اگر رہتا ہے تو کچھ بچکان پیدا کر
لباسِ خضر میں اکثر رہزن بھی ہوتے ہیں

یہ کتاب اہل اسلام کے لئے جتنی مرلیہ ہے، جس میں شیعیت کے حوالے سے
مسلمانوں کے ذہنوں میں ابھرنے والے اعتراضات اور شکوک و شبہات کو ختم کرنے کے
کافی دلائل و محصل جملات اسلاف کا کھربین کے مستحق ثمرہ کتب سے جمع کر کے
شیعیت کے مکر و چہرے کو بے نقاب کیا گیا ہے، جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے انتہائی
ضروری ہے۔

(ایف)

حضرت مولانا **محب اللہ قریشی** صاحب

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب..... اظہارِ حقیقت
تالیف..... مولانا محبت اللہ قریشی صاحب
تاریخ اشاعت..... ستمبر 2023ء
تعداد..... 1100
صفحات..... 436
ناشر..... مکتبہ صحابہؓ کونسل پاکستان

انتساب

امیر عزیمت، مجذد وقت، مکمل صحابہ، قاطع رخص و بدعت، حضرت
 مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہید اور تمام شہداء و ماموں صحابہ کے نام جنہوں
 نے حقیقی معنوں میں اپنے مشن اور نظریہ کی خاطر باطل کے ایوانوں کو ہلا کر
 رکھ دیا اور ایک بہت بڑے فتنے اور کفر کے چرے سے نقاب ہٹا کر امت
 مسلمہ کے ایمانوں کو بچا کر قربانیاں دی۔ نہ صرف خون دیا بلکہ بیویاں بیوہ
 کروائیے منہ بچے یتیم کروائیے، ماں کی آغوش شفقت سے خالی کرائی،
 لیکن کسی بھی لمحے اپنے مشن اور موقف میں کمزوری نہ آنے دی۔

اور ان اسیرین ماموں صحابہ کے نام جنہوں نے طرح طرح کی
 تکلیف برداشت کر کے اپنی زندگیاں وقار ماموں صحابہ کیلئے جیلوں میں
 گزاری دی۔ لیکن کسی بھی لمحے اپنے مشن اور موقف میں کمزوری نہ آنے دی۔

﴿فہرست مضامین﴾

عرض مؤلف	19
مقدمہ	22
کیا شیعوہ اہل قبلہ ہیں؟ مسئلہ بختیار اہل قبلہ کی وضاحت، کلمہ پین اور	
اسلاف کے اقوال کی روشنی میں	
(1) حضرت مولانا محمد منکون احمد نعمانی صاحب کفرمان	32
(2) حضرت مولانا محمد اورنگ میر غنی صاحب کفرمان	36
(3) حضرت مولانا عبد الرشید نعمانی صاحب کفرمان	36
(4) حضرت مولانا محمد عبدالحی لکھنوی فرنگی علی صاحب کفرمان	41
(5) حضرت مولانا مفتی حرمین الرحمن صاحب کفرمان	41
(6) حضرت مولانا ساجد خان اتوی صاحب کفرمان	44
(7) حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب کفرمان	44
(8) حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کفرمان	47
(9) حضرت مولانا رشید احمد کنکوی صاحب کفرمان	50
(10) حضرت مولانا خواجہ محمد قطب الدین خان بلوی صاحب کفرمان	50
(11) میر سید شریف کفرمان	52
(12) امام ابن حزم صاحب کفرمان	53
(13) امام اہل سنت حضرت علامہ عبد الشکور رواتی لکھنوی صاحب کفرمان	53

(14) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فتویٰ 53

(15) امام محمد صاحبؒ کا فرمان 68

(16) حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان 68

(17) صاحب البحر الرائقؒ کا فرمان 79

(18) حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کا فرمان 79

(19) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فرمان 82

(20) حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحبؒ کا فرمان 83

(21) حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحبؒ کا فرمان 83

(22) حضرت ملا علی قاری صاحبؒ کا فرمان 84

(23) حضرت مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحبؒ کا فرمان 85

(24) علامہ حافظ ابن تیمیہؒ کا فرمان 88

(25) امام احمدؒ حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا فرمان 88

(26) علامہ شامی صاحبؒ کا فرمان 99

(27) حضرت مولانا علامہ شبیر الرحمن قادری شہیدؒ کا فرمان 100

ننانوے فیصد کفر اور ایک فیصد اسلام مسئلہ کی وضاحت۔۔۔ 101

باب اول۔۔۔۔۔ ثنائی فیصد کفر اور ایک فیصد اسلام بلاں جملہ سے کیا مراد

102 ۱

102 (1) حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحب "کاشوری"

103 (2) حضرت مولانا محمد اشرف علی قزاقی صاحب "کاشوری"

105 (3) حضرت مولانا مفتی محمد احمد صاحب "کاشوری"

- (4) مولانا مفتی اسامہ پالن پوری اینڈ روہی کافرمان 106
- (5) حضرت مولانا محمد عاشق الہی بلند شری صاحب کاتوی 107
- (6) حضرت مولانا محمد اورلیس کاندھلوی صاحب کافرمان 107
- (7) حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کافرمان 108
- (8) حضرت مولانا سعید احمد جال پوری شہید کافرمان 109
- (9) امام زین العابدین ابن النعمان مصری کافرمان 109
- (10) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کافرمان 110
- (11) حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہید کاتوی 110

باب دوم..... شیعوں کا برجہ مسلمانوں سے الگ ہیں پھر خانوے فیصد

- کی بات کرنا فضول ہے 113
- (1) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کافرمان 113
- (2) ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کافرمان 115
- (3) مولانا محمد اکرم احوان، خلیفہ مولانا محمد یار خان چکنووی، مرکزی امیر عظیم الانصاری پاکستان کافرمان 117
- (4) حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام چانگانی کافرمان 119
- (5) حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کافرمان 120
- (6) حضرت مولانا محمد منکورا احمد نعمانی صاحب کافرمان 121
- (7) جناب علامہ محمد صاحب کافرمان 128
- (8) حضرت مولانا محمد سرفراز خان مقدر صاحب کافرمان 128
- (9) حضرت مولانا عبد المنان معاذیہ صاحب کافرمان 129

- (10) جناب ابو عبد اللہ صاحب کافران 129
- (11) حضرت مولانا ولی حسن لوگنی صاحب کافران 129
- (12) حضرت مولانا فخر محمد جالندھری صاحب کافران 130
- (13) حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہید کافران 130
- (14) حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہید کافران 131
- باب سوم..... ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا نکار کرنا کفر ہے،**
اور شیعہ ضروریات دین کے منکر ہیں۔ پھر نانوے فیصد کی بات کرنا فضول
ہے۔
- (1) علامہ ابن علیہ بن ثانی صاحب کافوی 132
- (2) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کافوی 133
- (3) حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری کافوی 143
- (4) حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحب کافوی 144
- (5) امام اہل سنت علامہ محمد عبدالغفور دارقطنی صاحب کافوی 145
- (6) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب کافوی 145
- (7) حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب کافوی 147
- (8) حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چانگانی کافوی 148
- (9) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کافوی 149
- (10) حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحب کافوی 155
- (11) حضرت مولانا مفتی فرید صاحب کافوی 155
- (12) امام العصر خطیب مولانا علامہ انور شاہ کشمیری کافوی 157

-
- (13) حضرت مولانا عبدالغفور مہاشی صاحب کافوی 158
- (14) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب کافوی 159
- (15) حضرت مولانا قمر محمد جالندھری صاحب کافوی 161
- (16) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کافوی 161
- (17) حضرت مولانا حبیب الرحمن عظمیٰ صاحب کافوی 165
- (18) حضرت مولانا محمد یوسف بخاری صاحب کافوی 167
- (19) حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کافوی 170
- (20) حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب کافوی 171
- (21) حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب کافوی 172
- (22) مدد رسہ کراچی دار الفیض پلاپور فیض آباد کافوی 173
- (23) حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید کافوی 173
- (24) حضرت مولانا محمد ماسم عمر صاحب کفرمان 174
- (25) حافظ ابن ہمام صاحب کافوی 174
- (26) امام محمد صاحب کافوی 174
- (27) علامہ زین الدین ابن نجیم کافوی 175
- (28) حضرت مولانا محمد عثمان قاسمی صاحب کافوی 175
- (29) علامہ ابو الاغلام حسن بن عمار القدوری لالی الحنفی کافوی 175
- (30) پارسہ قادریہ فیصل کالونی کراچی کافوی 175
- (31) حضرت مولانا سر قزاقان صمدی صاحب کافوی 176
- (32) حضرت ملا علی قاری صاحب کافوی 176
-

(33) حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ کاتوی..... 176

(34) حضرت مولانا علامہ علی شیر مدنی شہیدؒ کا فرمان..... 176

شیعوں کا بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنا اور نیک اعمال بجالانا،

ان کو کفر سے نہیں بچا سکتی..... 182

اس موضوع پر سب سے پہلے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں..... 185

اس موضوع پر اسلافؒ اور کامرینؒ کی فرمودات ملاحظہ فرمائیں..... 192

(1) حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری صاحبؒ کاتوی..... 192

(2) حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحبؒ کاتوی..... 196

(3) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کاتوی..... 209

(4) حضرت مولانا مفتی فرید صاحبؒ کاتوی..... 222

(5) حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاجپوریؒ کاتوی..... 223

(6) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کاتوی..... 226

(7) حضرت فضیل بن عیاض صاحبؒ کاتوی..... 244

(8) حضرت مولانا محمد شرف علی تھانویؒ کاتوی..... 245

(9) حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کاتوی..... 248

(10) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ کاتوی..... 249

(11) حضرت امام احمد بن حنبل صاحبؒ کاتوی..... 253

(12) حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحبؒ کاتوی..... 254

(13) حضرت مولانا ثواب محمد قطب الدین خان دہلوی کاتوی..... 258

(14) حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کاتوی..... 261

- (15) حضرت مولانا مفتی مصباح الحق صاحب کاتبی 263
- (16) شیخ الاسلام مولانا عبدالجبار صاحب کاتبی 264
- (17) پانچ سو چوبیس سالہ راہ کاتبی 264
- (18) حضرت مولانا مفتی عبدالحمید سواتی صاحب کاتبی 265
- (19) حضرت مولانا محمد منظور احمد لہاری صاحب کاتبی 266
- (20) حضرت مولانا ظفر محمد عثمانی صاحب کاتبی 267
- (21) حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی صاحب کاتبی 268
- (22) حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کاتبی 269
- (23) مولانا محمد سعید محمد صاحب کاتبی 270
- (24) حضرت مولانا محمد نعیم صاحب دیرینہ کاتبی 270
- (25) حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحب کاتبی 271
- (26) حضرت مولانا ایوب بخشپانی صاحب کاتبی 275
- (27) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب کاتبی 276
- (28) حضرت مولانا حسین احمد صاحب کاتبی 277
- (29) حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کاتبی 280
- (30) حضرت مولانا مفتی قحطان صاحب کاتبی 286
- (31) مولانا بخاری صاحب کاتبی 287
- (32) حضرت مولانا محمد ادریس کاتب صہبی کاتبی 287
- (33) حضرت مولانا مفتی عبدالشکور قاسمی صاحب کاتبی 287
- (34) حضرت مولانا عبدالعزیز عبدالحمید گنگوہی صاحب کاتبی 288

289	(35) عبدالرحمن فاروقی صاحب کاتوی
290	(36) امام سچوری صاحب کاتوی
290	(37) حضرت مولانا محمد قاسم بوتوی صاحب کاتوی
291	(38) دکتر حفیظ الرحمن صاحب کاتوی
291	(39) حضرت مولانا عبدالستار صاحب کاتوی
291	(40) حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب کاتوی
293	(41) حضرت مولانا محمد عامر صاحب کاتوی
294	(42) حضرت مولانا محمد عبدالسلام صاحب کاتوی
295	(43) سید شریف صاحب کاتوی
295	(44) امام سچوری صاحب کاتوی
295	(45) حضرت مولانا علی قاری صاحب کاتوی
296	(46) حضرت مولانا مدد شاہ صاحب کاتوی
296	(47) ابی عبداللہ محمد بن عبد السلامی صاحب کاتوی
296	(48) علامہ فرید الدین ابن تیمیہ صاحب کاتوی
297	(49) حضرت مولانا محمد رفیع خان صاحب کاتوی
297	(50) امام سفیان ثوری صاحب کاتوی
297	(51) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ صاحب کاتوی
297	(52) امام محمد صاحب کاتوی
298	(53) امام برہنہ علی بن یوسف الطبرانی صاحب کاتوی
298	(54) حضرت مولانا محمد جلال پوری صاحب کاتوی

- (55) ابو الفضل عباس، موسیٰ، صاحب قانون 298
 (56) حضرت مولانا محمد سعید الرحمن دارالقشیدہ کراچی 298
 (57) حضرت مولانا محمد علی بابر تھکونی شہیدہ کراچی 299
 (58) حضرت مولانا محمد علی شیر حیدری شہیدہ کراچی 300

کیا تمام شیعہ کافر ہے۔۔۔ 315

- باب اول مطلق شیعہ کافر ہے**
 (1) حضرت مولانا محمد منظور محمد عثمانی صاحب قانون 315
 (2) حضرت مولانا عبدالحمید جلال پوری شہیدہ کراچی 316
 (3) حضرت مولانا اسحاق علی قادری صاحب کاشغری 319
 (4) حضرت مولانا محمد علی شیر حیدری شہیدہ کراچی 323
 (5) حضرت مولانا محمد علی شیر حیدری شہیدہ کاشغری 324
 (6) حضرت مولانا عبدالغفور عثمانی صاحب کاشغری 325
 (7) حضرت مولانا گلانی محمد عمران صاحب کاشغری 325

- باب دوم شیعہ فرقہ سے ہونے کی کفر کثایت کرتا ہے**
 (1) حضرت مولانا محمد شریف علی قناری صاحب قانون 326
 (2) حضرت مولانا محمد طارق مفتی سید عبدالرحیم پوری صاحب کاشغری 329
 (3) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدہ کاشغری 330
 (4) حضرت مولانا محمد منظور محمد عثمانی صاحب کاشغری 331
 (5) حضرت مولانا مفتی شہداء احمد صاحب کاشغری 333
 (6) مدرسہ جامعہ العالمیہ کراچی 335

- 336 (7) حضرت مولانا مفتی فرید صاحب کالوی
- 337 (8) حضرت مولانا محمد علی شیر حیدری شہید کاروان
- 338 **باب سوم** موجودہ زمانہ کے تمام شیعہ کافر ہے
- 338 (1) حضرت مولانا محمد شکور احمد نعمانی صاحب کالوی
- 341 (2) مولانا محمد علی کالوی
- 343 (3) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کالوی
- 344 (4) حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کالوی
- 345 (5) حضرت مولانا مفتی فرید صاحب کالوی
- 346 (6) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کالوی
- 349 (7) حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کالوی
- 354 (8) حضرت مولانا قاضی عیاض صاحب کالوی
- 355 (9) حضرت مولانا سعید احمد بھٹال پوری شہید کالوی
- 356 (10) خلیفہ الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قادری کالوی
- 358 (11) دارالافتاء دارالافتاء کالوی
- 359 (12) حضرت مولانا قاری مفتی سید عبدالحکیم پوری صاحب کالوی
- 360 (13) امیر المؤمنین فی الحدیث الامام محمد سعید علی کالوی
- 360 (14) حضرت مولانا مفتی عیاض الرحمن صاحب کالوی
- 361 (15) حضرت مولانا محمد یوسف بدھائی شہید کالوی
- 361 (16) حضرت مولانا قاری صاحب کالوی
- 362 (17) امام متاویفی منصور عبد القادر بن طاہر بن محمد نعمانی شہید کالوی

- (18) حضرت علامہ محمد سعید غازی صاحب دہلوی 362
 (19) حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی 362
 (20) حضرت علامہ مفتی محمد کبیر صاحب کاشمیری 362
 (21) حضرت علامہ اشرف علی تھانیوی صاحب کاشمیری 363
 (22) امام بن محمد علی بن احمد مصری، باسلام، الدینی اظہاری کاشمیری 363
 (23) حضرت علامہ رفیع قاسمی صاحب کاشمیری 363
 (24) حضرت علامہ علی شیر حیدر بن شہید کاشمیری 363
 (25) احمد رضا جاتی، بیٹون کاشمیری 364

باب چہارم شیعہ کافر نہیں کہنا چاہئے بلکہ رافضی کافر کہنا چاہئے،

- اس جملہ کی وضاحت اور شریعت میں عرف کا اعتبار 365
 (1) علامہ راجح العسقلانی صاحب کاشمیری 366
 (2) امام ربیع صاحب کاشمیری 367
 (3) حضرت علامہ شیخ ابوالفتح صاحب کاشمیری 367
 (4) علامہ ابن عبد ربیع کاشمیری 369
 (5) علامہ نوامی کات عبد اللہ بن احمد بن محمد بن علی کاشمیری 369
 (6) حضرت علامہ امام مفتی کفایت اللہ صاحب کاشمیری 369
 (7) حضرت علامہ امام مفتی محمد رحمن صاحب کاشمیری 372
 (8) حضرت مولانا محمد علی رحمانی شریعت کاشمیری 373

کافر کافر شیعہ کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر یا جس جیسے کی وضاحت... 379

- (1) حضرت علامہ مفتی محمد شفیع صاحب کاشمیری 379

- (2) حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چانگانیؒ کاٹوی۔ 381
- (3) شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ صاحبؒ کاٹوی۔ 382
- (4) حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحبؒ کاٹوی۔ 383
- (5) حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کاٹوی۔ 385
- (6) حضرت مولانا عظیم عمر صاحب کاٹو مال۔ 387
- (7) مسطرت عثمانیہ کے مفتی اعظم، شیخ الاسلام علامہ ابو سعیدؒ کاٹوی۔ 388
- (8) حضرت مولانا مدد مجر بورٹ کشمیریؒ کاٹوی۔ 389
- (9) حضرت مولانا مفتی مریر رحمن صاحبؒ کاٹوی۔ 390
- (10) حضرت مولانا محمد اہمر صاحبؒ کاٹوی۔ " " 390
- (11) حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امرہوی صاحبؒ کاٹوی۔ " " " " 391
- (12) حضرت مولانا فخر محمد جالندھری صاحبؒ کاٹوی۔ 391
- (13) حضرت مولانا مفتی مرید صاحبؒ کاٹوی۔ " " 392
- (14) علامہ ابن عابدین شامیؒ کاٹوی۔ " " " " " " 392
- (15) امام ابواسحاق ابراہیم علی بن یوسف الشیرازیؒ کاٹوی۔ " " " " " " 393
- (16) قاضی عیاض صاحبؒ کاٹوی۔ " " 393
- (17) اہم محمد بن سعد بن کافٹوی۔ 394
- (18) حضرت امام ابو حنیفہ صاحبؒ کاٹوی۔ 394
- (19) امام ابن جریر صاحبؒ کاٹوی۔ 395
- (20) جامعة العربیہ و الاسلامیہ دہلی کاٹوی۔ 395
- (21) حضرت مولانا محمد قاری بنی صاحب کاٹوی۔ 395

- (22) حضرت مولانا منظور حسین صاحب مفتی جامعہ دارالقرآن پٹی شہر ٹھٹھہ کابل
396 پٹی شہر ٹھٹھہ
- (23) حضرت مولانا عبدالغنی صاحب کابل
396
- (24) حضرت مولانا محمد کرم صاحب کابل
396
- (25) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پٹی شہر
397
- (26) پٹی شہر مولانا محمد کرم صاحب کابل
397
- (27) امام احمد علی محمد علی صاحب دہلی دہلی کابل
397
- (28) حضرت مولانا سید ابراہیم صاحب کابل
397
- (29) حضرت مولانا مفتی احمد عثمان صاحب کابل
398
- (30) حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کابل
398 + + +
- (31) حضرت مولانا عبدالمصاحب کابل
398
- (32) حضرت مولانا عبدالرحمن قادری صاحب کابل
398 + + + + +
- (33) سید علی محمد مدنی کابل
399 + + + + +
- (34) امام عظیم الامام ابوحنیفہ کابل
399 + + + + +
- (35) حضرت مولانا محمد امین صاحب کابل
399
- (36) حضرت مولانا عبدالحق صاحب کابل
399
- (37) حضرت مولانا عبدالحق صاحب کابل
400
- (38) سید امیر رضا صاحب کابل
401
- (39) احمد رضا صاحب کابل
401

شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے زیادہ خطرناک ہے - 402

- (1) علامہ سید بن شاہ کا فتویٰ 403
- (2) نقیہ احمد حضرت مولانا مفتی رشید احمد مدظلہ کا فتویٰ 403
- (3) امام احمد حضرت علامہ محمد نور شاہ دمشقی کا فتویٰ 407
- (4) حضرت مولانا ابو الفضل مولانا محمد امجد علی بیہ صاحب کا فرمان 409
- (5) حضرت مولانا محمد رفیع رحمان صاحب کا فتویٰ 410
- (6) مکیم الامہ حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی کا فتویٰ 411
- (7) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا فتویٰ 411
- (8) مولانا اکرم اعوان خلیفہ مولانا محمد یوسف رحمان چکراہوں مروری امیر تنظیم اعوان
کا فتویٰ 416
- (9) حضرت مولانا محمد منظور احمد رحمانی صاحب کا فتویٰ 418
- (10) حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکنی صاحب کا فتویٰ 419
- (11) اشع علی عبد الرحمن انصاری خطیب مسجد زری دارمان 420
- (12) حضرت مولانا محمد رفیع قاسمی صاحب کا فتویٰ 420
- (13) سید محمد الیوسف بنی الحسینی کاشور 421
- (14) امام غازی صاحب کا فتویٰ 421
- (15) سیدہ حضرت علی امین نقوی کا فرمان 422
- (16) حضرت مولانا مفتی عبدالحق صاحب کا فتویٰ 423
- (17) حضرت مولانا سعید احمد جلال پور شاہید کا فتویٰ 423
- (19) حضرت مولانا مفتی عبدالمجید قاسمی صاحب کا فرمان 423

(20) شیخ محمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحب کائنات 424

(21) حضرت علامہ امجد علی شیر مدین شہید کافرہاں 424

شیعوں کو دعوت دینا..... 431

(22) حضرت علامہ اعظم طارق شہید کافرہاں 431

(23) حضرت علامہ علی ہودا جھنگوی شہید کافرہاں 433

(24) حضرت علامہ امجد علی شیر مدین شہید کافرہاں 433

عرض مؤلف

الحمد لله وسلام علی ہدایہ الذین لصطفیٰ علیہم

میری محترم علمائے کرام!

شروع ہی سے اسلام کے قلب و فکر اور اس کے اعصاب پر یہ حملے ہوئے ہیں کہ دوسرے مذہب ان میں سے یکے کی بھی تائید نہیں دے سکتے مگر اسلام نے غلٹ نہیں کی تھی بلکہ اپنے سب ایفوں و غلٹوں کی اور اپنی اصل شکل میں قائم رہا اس لئے کہ ہر دور میں یہ اپنا پیدا ہونے والے مشابہات سے نہیں بدلتا، زمانہ و مکان کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بات نہیں دے اور اللہ تعالیٰ اصل شاہ کی اس کائنات میں کوئی بات اللہ تعالیٰ طور پر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس انتظام خداوندی کا نتیجہ ہے کہ جس ۱۰ میں جس علاقہ بت موت کے آدمی کی ضرورت تھی، اور جو کہ جس حیرانی میں جا رہے تھے، وہ موت والا اللہ تعالیٰ حل بنا دے۔

مظاہر کیا۔

عام میں تاریخ سے اوقیت رہنے والے ہر شخص جانتا ہے کہ جن اشخاصوں پر ممانعت قرار ہے اسرار، مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا دے گا کہ چشمہ اور ان میں سب سے زیادہ خطرات اللہ ۱۰ رحمت جاں شعیب کا خیر سے دیکھ کر کی تبادلت تمال کے طور پر اس زمانہ میں ہی رہی تھی۔ یہیں شاہیر پیدائی رہی، مستحق میں اس نے اپنے اپنے الموت ثابت ہو

اللہ اس بات کا بھی رحمت اللہ کے مطابق اس بات پر ہے کہ تم جلد دعا سے

علاوہ ارم رضاء کی قوم اس قدر بھی کو صحیح طور پر سمجھتی ہے۔ اس کے شر سے بچنے کی بات کی
 حالت میں یہ سنا "م" وار وہ دینی حیات و حیات الہی کی زندگی بیدار کی گاہ ہے۔ یہ ہے؟
 علاوہ ارم رضاء است مسلمہ کو میرے ہر وقت است مہدی کے ساتھ الہیہ سے ہر
 مکارہ میں اور اس عظیم خدمت گار است رہنے میں یہ کتاب بھی لگی ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ کو
 غور سے پڑھئے اور یہ فیصلہ کیجئے۔ "پ" اس مسئلہ میں کیا ہے۔ اس کا مدلول ہے؟
 اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر لفظ، ہر کلمہ، ہر حرف سے اس سے جس آپ کتابیں حاصل ہوں
 سے مجھے جیسے بے مساحت و کم سود طالب علم کو فائدہ صحیح ہے۔ اس حیات و مسرت دینی اس
 سے جس پر قائلہ الہی حق کی خدمات حلیہ کا کچھ نہ ہو۔ بالکل قاری میں اس کی سعادت بخشی۔
 اس کی عبادت جو ایک "رجلہ" قلب سے جس سے عبادت کریم سے مخصوص اس کا عبادت
 کثرت سے اس کا فائدہ سے بالعموم ایک باطنی قلیل اور وہ حائل مستعد ہے۔ یہی ہے۔ یہ
 کتاب کی مسدود ایک ہے۔

جس مقصد اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسوں اور فائدہ صحیح ہے۔ اس حیات
 است مسلمہ کے عوام و خواص کے سامنے رکھ کر اپنے خانہ کے قائلہ قدم پر چلتے ہوئے اس
 مددگار کام کرنے میں جو کچھ لکھ رہا ہے۔ وہ عیوب قائلہ اس صحیح ہے۔ کیسے معلوماں
 مبرا اثر انہما سے جو ان عظیم مقصد کے لئے ہر ایک کلمہ سے ہیں

اس میں قائلہ میں اس سے "ش" سے اس مجموعہ کا تمام مواد بند ہے۔ پ
 سادہ اور قائلہ میں سب سے خوشہ چینی کے حاصل کیا ہے۔ اس نے اس کتاب
 کے اندر آپ خدمت دہانی خوبی طے تو اس دہیر سے ایک طرف مہربان ہے۔
 جو بھی کتابی رہائی نظر آئے تو اس دہیر کی طرف مہربان کے احسان کا مظاہرہ کرتے
 ہوئے اس کم علم کم فہم کم فکر مددگار کا مددگار مہربان ہوں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا ہے کہ یہ دعا حق فی حق ہوئی چھوٹی کوشش کو صرف
 قیامت تک کے لئے جتنی دھماکا دے دیتا ہے اور اس مسلمان کے لئے نیکو رہنما، روم کے
 لئے مسلمانوں کا رہنما، اور ان میں سے ہر ایک کے لئے رہنما، اللہ تعالیٰ سے ہے۔

انت ولتی فی الخیل والاحرار: موفقی مسلمو الحقی بالصلحین

خادم صحابة واهل بیت
 محب اللہ قریشی

مقدمہ

دین اور مردم کے خلاف فتنہ ہے، یہ لوگ اور اہل حق کے خلاف باطل
 پرست اور باغی تھے۔ حبشہ دم پیا در سے ہیں اور گرم سر و چنگ بھی جگ و تنگ یا ظلم
 و ستم کے معر کے ہمیشہ چاہتے ہیں۔ اور جب بھی اہل حق اور اہل ایمان کے مقابلے
 نصف النہار سے بھی یا دروش لائل اور چاند سے بھی یا در قلعہ ۱۰۰۰ کھنڈ
 ۱۰۰۰ کے دہائیں یا باطل پرستوں کے شلوک و شہادت و شہادت و شہادت
 تمہیں سے تشبیہ کا قلعہ قمع ہے۔ اور اس پر ہم اور وہ کا حکم لگا دیتے ہیں۔ اہل باطل پرستوں
 سے ملحق و تعلق سے ہے۔ کے مختلف و متنوع ہے۔ ہمارے انتہا سے ہیں۔ مثلاً
 (۱) کبھی حرم میں یہ چہ چہ گندہ ہوا فقہاء و مفتویوں کے یہ ٹکڑے ہارے کے
 ٹکڑے تو کھنڈر کرنے و برباد کرنے کے سے ہوتے ہیں۔ ان کے ٹکڑے کے توڑوں سے وہ
 مسلمانوں کی حقیقت بظاہر ہمراہ نہیں ہو جاتا۔

(۲) کبھی جتنے ہیں بھوکا اہل باطل ہیں اور خود عام و ضعیف سے بڑی شدت کے
 ساتھ اہل قلعہ کی حکمت سے مبالغہ ہے

(۳) کبھی جتنے ہیں ہم و ہوس ہیں اور باطنی فتنہ و مداخلت و تفریق جاری
 نہیں۔

(۴) کبھی جتنے ہیں کہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ اگر کسی آدمی میں نفاق ہے یا میں کہ
 وہ ہوں اور ایک دھڑ اسلام کی تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ مسلمان ہی کہا جائے گا۔

شیعوں میں قرآن عامی ہو سکتا ہے۔ یہاں تو قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 یہاں تو قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔ یہاں تو قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔

(5) کہی جاتی ہے کہ شیعوں کا ایک اہم کام ہے کہ قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔ یہاں تو قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔

(6) کہی جاتی ہے کہ شیعوں کا ایک اہم کام ہے کہ قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔ یہاں تو قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔

(7) کہی جاتی ہے کہ شیعوں کا ایک اہم کام ہے کہ قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔ یہاں تو قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔

(8) کہی جاتی ہے کہ شیعوں کا ایک اہم کام ہے کہ قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔ یہاں تو قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔

(9) کہی جاتی ہے کہ شیعوں کا ایک اہم کام ہے کہ قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔ یہاں تو قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔
 قرآن ہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وحی ہے۔

میرے محترم قارئین کرام!

یقیناً یہ ہے کہ جس طرح نماز، روزہ اور حج، اسلام کے اساسی احکام
 ہیں اور ان کے خلاف کسی شخص کی بھی مخالفت نہیں کی جائے گی۔

طرح کفر، نفاق، ارتداد و کاذب و فتنہ بھی اسلام کے نبی و پیغمبر ہیں، اور دین اسلام میں اس کے بھی مخصوص متعین معنی اور مصداق ہیں۔ قرآن کریم نے دینی رہنمائی کے قطعی طور پر یہ نہیں بتا دیا ہے۔

یہاں کا تعلق دس کے لفظ سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس شائد کی وحدہ سیتہ رسول علیہ السلام کی سائنات اور رسول علیہ السلام کے دے ہوئے دیں و شریعت دین سے ماننا اور وہاں سے اقرار کرنا ایمان کے معنی ہو گئے ہیں۔ جو کہ ان کی کبریا سے قرآن کریم کی اصطلاح میں اور اسلام کی یہاں تک کافر سے اور اس دنیا سے تمام لے کر

جس طرح ایک نماز، ایک رکعت، ایک روزہ اور ایک حج کا نام فتنہ سے اور ایک کلمہ کا نام فتنہ سے۔ بشرطیکہ اس کے فرض ہوئے گئے ہوں اور صرف عمل نہ کرنا ہو۔ جس طرح انہی تعبیرات اصطلاح کو کفر و ارتداد، حج کو تہلیل و تہلیل سے کہتے ہیں اور معروف و متواتر شرعی معنی سے لگاں۔ جیسے شرعی معنی میں افعال کرے اور کسی نام میں نہ کرے۔ جو کہ صرف قرآن و حدیث کے خلاف ہوں بلکہ جو وہ سو سال کے عرصہ میں کسی بھی امام دین نے نہ ہو تو اس کا نام قرآن کی اصطلاح اور اسلام کی یہاں تک کاذب و فتنہ سے اور اس شخص کا نام فتنہ ہے۔

قرآن کریم سے اس الفاظ لفظی و معنی و مادہ اور کواں کواں کے خاص خاص معنی، اقوال، افعال و عطا کے اعتبار سے ائمہ و مفسرین و مفسرین کے استعمال فرمایا ہے۔ اور جب تک وہ نے زمین پر قرآن کریم موجود ہے گا یہ لفظ لفظی اور ادب کے ہر معنی و مصداق بھی باقی رہیں گے۔

یہ لفظ اور لفظ ہے۔ وہاں کوئلہ میں کہاں کا استعمال کہاں کہاں ہے۔ یعنی کن کن کوئلہ کے حق میں صحیح ہے اور کہاں کہاں غلط ہے؟ یعنی یہ بتل میں کہ جس طرح

ایک شخص با فرق ایمان کے مقبرہ قاضیوں کو پورا کرنے کے بعد خوش ہوتا، مسلمان سمجھتا ہے اس طرح کو نہ، یہ شخص با فرق نامراد اسلام سے خارج ہے۔

یہ علامت ظاہر بھی فرض سے بددعا تھیسات کو بھی یہاں کے
مکتبہات اور موبہ شونہ فریہ عقائد و اقوال، عقائد و تصدیق (صدیدی) و تعین (ریہ
تائید) و مومن کو پکار اور سلام سے حارت نہا چائے کہ برحق پکارا ہو، اور مسلمان کہا
جائے کہ رادراپہاں اور عرفی حد، اس طرح متخلص و متعین ہو میں انویاں و نمرات امتیاز
مفت جے گا اور بن اسلام بار بھی طہاس میں روجہ جے گا و حستہ جسم انسا

[illegible]

میں نے علماء کو جب کسی فرد یا جماعت کی تکفیر کہتے ہیں تو وہ اس کو انہیں دانتے
بلکہ ظاہر ہے کہ وہ آپ اختیار سے نہ یہ عقائد یا اقوال والی اختیار سے مٹا
سے علماء صرف اس کے فقرہ ظاہر نے ہیں۔ چلی۔ اے اے بھائی تمہیں بتاتی رہو اس
کے ہونا جو ہے تو خدا پرستی سے کچھ نہ کہتا ہو کہ اس میں حقیقت کے باوجود یہ ہوتا
موجود ہیں کوئی نہ دانتے کے ہوا کہ اے اے جہنم تک جہالت ہے۔

میرے مخترم قاریں کرام!

ہر مسلمان کو جانتا چاہئے کہ اسلام، اسلام ہے اور کفر، کفر ہے۔ اگر آپ یہ بات رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس دین کو اپنے حبیب ﷺ پر نازل فرمایا تو یہ بھی دین چاہئے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا عالم دین اور کون مقلی، اسلام کو کفر و کفر کو اسلام نہ کہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ اس لقب، کرام اور صلیب کے درجہ پر بلند فرمائیں۔ یہ دین ہے۔ یہ دین ہے اس دین کو بھٹے میں ڈالیں اور پھر مت کھوں کھوں اس دین کا ایک بار غلطی سمجھیں۔ یہ کافر دین ہے۔ یہ اسلام ہے اور یہ کفر ہے؟ کیسا دین ہے اور یہ کفر ہی ہے؟ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا رشتہ کیا ہے؟ شیطانی اور اللہ تعالیٰ ہے؟ حضور ﷺ کا رشتہ کیا ہے؟ وہ بدعات کونسا ہے؟ یہ سب سمجھیں گے۔

پیش آئے دین کی طرف مصوبہ دین تک، دین کے دین میں ہر قسم کی بات پرست ہونے سے بچنا چاہئے۔ حق و باطل، بدعت و تمیزی روش اور دیگر اس سب سے اس طرح بدمذہب ہو جائے کہ اسلام، احمدی کوئی تیسرا دین ہے۔ یہ دین پرست جو چاہیں تو اپنا دین کہہ سکتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا مذاق اڑائے اور ان کے فکر کو بے حد بڑھا جائے حضور ﷺ، سنتوں کو توڑیں۔ دینوں کا شرعی حکم نہ کیا جائے۔ حضرت امی عاشقہ رضی اللہ عنہا پر تمسک نکات دلوں اور صیہ رام لوانہ کہیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ جانے، بلکہ دنیا میں ایک مطالبہ کرتے ہیں۔ نافرمان کو بھی نافرمان ہونا چاہئے

یاد رکھو!

حکومت، اہل سنت کی کتابوں اور فقہ کی حالت میں، اتفاقاً ہم لکھنا گئے۔ ہم جو حال میں اس کے کفر و بدعت میں رہیں گے، ہمہ حال میں کافر کو کافر کہیں گے، جھوٹے جہاد شرعی و مدد داری نہیں ہے، چاہئے کہ جو بھی اثر ہم لکھنا چاہئے۔

گر ہم اپنی طرف سے کوئی بات نہیں سمجھتے، اس لیے ہم اس لزوم کے متعلق میں ہیں۔
 ہم بچے اسلاف کی عبادت اور قہاں جات ہی است کے سامنے پیش کر رہے ہیں، اب
 ہم چاہیں ان اسلاف پر لازم لگا، اپنا عقیدہ وہ ایمان ہے جس سے اس لوگوں کو ملا
 و محنت سے نکال کر دجال اور اس کے اتحادیوں کو صحت میں نظر آکر ہیں۔

اللہ تعالیٰ حل شانہ ہی کی طرف سب کو لوٹ رہا ہے۔ یہ ہیں سب قوم چٹا لے
 نکال دینے چاہئیں گے اور ہر انسان کا جیوٹا بڑا ہر عمل سادہ و سادہ کے سامنے دیا جائے گا
 اس دنیا کو کوئی کام نہ آئے گا۔ کوئی پیدا رکام نہ آئے گا۔ دنیا و دینہ۔ کوئی صحت۔ کوئی
 تہیہ۔ کوئی پیدہ دینہ، نہ ہلی حال اور نہ ہی چالی میدان کے ساتھ ہو گا۔ نہ ہاں
 شیا طین جو آج اس کی مدد کر رہے ہیں، اور اپنے شر پٹوں سے قہر کل رہے ہیں۔
 بہت اہتمام کل علم پر فرض ہے نہ وہ نہایت اس کے لیے دیا گیا ہے جو اس میں پایا
 جاتا ہے نہ اس کی قیامت کیوں حق کو دیا جائے۔ لے کے قدم میں ڈال دیا جائے۔

میری محترم دوستو!

اللہ تعالیٰ حل شانہ ہے چہ بہتوں کوئی دوزخ اور دوزخ عبادت اور نے کا علم
 فرمایا اور ساتھ ساتھ ان میں داخل ہونے کا طریقہ بھی بتلایا۔ چہ چھ، دس، بیس اور ساتھ ہی
 ساتھ اس میں داخل ہونے کی شرائط و رکاں بھی دیاں فرمیں، اس لیے اس کے بعد وہ کوئی
 باتیں اور جو کتاب ہیں جو نماز سے خارج کر دی ہیں، اگرچہ ہندو و کھنڈ و ہندو پھر بھی کہتا
 ہے۔ ایک بار عذر سے خارج ہو جانے کے بعد وہ یا طریقہ ہے جس کے مطابق مسلمان
 وہاں ہاں شروع کیا۔ کیا یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔

مثال کے طور پر کوئی کوئی طریقہ پر نماز میں داخل ہوا ہیں چہ وہاں ہاں دیا
 عمل کرنا جس کی وجہ سے مازوت جاتی ہے، اس کے بعد بھی یہ نماز جاری رہے ہو،

رہنے والے عربوں کے حیرت سے کہتے ہوئے ایک بار رسول اللہ ﷺ سے کہا: "یہ کونسا مسلمان ہے؟" ثابت ہو گیا کہ یہ آپ ﷺ کی گستاخ گوئی ہے۔ کہہ دیا: "جو مسلمان کہتے ہیں؟" چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہاں کی حفاظت کے اصول بتلائے۔ یہ کہ جس طرح باقی رہ سکتا ہے اور اس طرح نہ ہو سکتا ہے۔ یہاں کی حالت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہاں کو شرمناک ہوتی میں؟ کیا ایسا اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نظر میں آیا ہے؟ اور یہاں پر اس کو اتفاق میں نہیں رہتی ہے؟

جدا ایسا پر اسلاف اور اکابرین کے لئے، کی جانتی روشنی میں آپ ﷺ کی تعلیم پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

1. کیا شیعوں کا قول ہے؟ اور اہل قبلہ کا فرقہ کیسے سے اسلاف کی مراد کیا ہے؟ اور اس قدر کی تحقیق۔

2. شیعوں کا عقائد کیا ہیں؟ اور ان کے کفریہ عقائد اور نظریات رکھنے میں شریعت اسلام میں صرف ان کا عقائد کا دعویٰ کرنے سے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور شیعہ جیسے بھی ہیں اور ان کے عقائد میں؟ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک وہ کامل قبول سے ہیں؟

3. ان کو سے یہ کفر ایک یہود اسلام میں ان کو کہا؟ اور ان کے عقائد میں جدا سے کیا ہے؟ اس سے کیا مراد ہے؟

4. اسلاف اور ان کا یہاں۔ حسب بھی شیعوں کے کفر پر فرقہ کی ایک یہود والی پر لفظ شیعوں کی کیا ہے؟ آج کل کی اصطلاح اور فرقہ میں وہ ہیں، شیعوں کی کہنا یا نا اور پیکار کرنا ہے۔ یہ کہنا کہ وہ ان کا کہنا چاہتے ہیں، شیعوں کا کہنا چاہتے ہیں، انھوں نے۔

5. اسلاف اور ان کا یہاں سے یہ قول ہے؟ اور ان کے عقائد میں شیعوں

(مراد حکومت، چھوٹے سے خواص عوام) کا ہے۔ ہیں۔ یا استغناء، شیعہ کا جرم و کفر ہے۔

6۔ یہ جو شخص جو کہ وہ سب شیعہ کی طرف متسوب رہتا ہے اور شیعہ ہی ہے۔

اور شیعہ سب کی طرف بہت کرنا اور شیعہ فرقہ سے ہونا ہی کفر ہے۔

7۔ یہ چاہتا ہے کہ اس کی اپنی طرف سے شخص کہے کہ جو تمہارے وہ بھی کافر بلکہ

میں طرف سوائے اراکہ یہ نے شیعہ کو بلا لکھی ہو رکھا ہے کی طرح امداد نے یہ بھی لکھی ہے کہ جو شخص شیعہ کے کفر میں مبتلا کرے وہ بھی کافر ہے

8۔ شیعہ کا کفر دوم سے کفار سے زیادہ سخت اور اسلام کے لئے سب سے زیادہ

نقصان دہ ہے۔ اسلام رسولوں کو اپنا نقصان شیعہ کے پہنچاتا ہے اور پہنچاتا ہے ہیں

تو نقصان دہ کے وہ سب فرقہ کا مجموعہ بھی میں پہنچاتا ہے اس کے شیعہ کا براہ ترویج کے لئے محنت دہا رہا ہے۔

کیا شیعہ اہل قبلہ ہیں؟

مسئلہ تکفیر اور اہل قبلہ کی وضاحت،
اکابرینؒ اور اسلافؒ کے اقوال کی
روشنی میں

حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ کا فرمان:

سوال شیعوں کی تکفیر کے مسئلے میں بعض لوگوں کی طرف سے یہ بات کہی جاتی

ہے کہ بہر حال وہ اہل قلمہ میں سے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کو دوسرے امام کا یہ رشتہ مشہور و معروف ہے کہ اہل قلمہ کی تکفیر نہ کی جائے۔ فقہ حنفی کی تکفیر سے اختلاف ہے کہ اسے بعض حضرات بھی یہ کہا اور لکھا کرتے تھے؟

جواب کاش یہ حضرات اس پر جو دکر کرتے کہ جس امر پر اہل حق معصومین نے

یہ بات فرمائی وہ لکھی ہے کہ اہل قلمہ کی تکفیر نہ کی جائے۔ ان کی مراد اہل قلمہ کے نقطہ سے کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ لفظی اور لغوی معنی کے لحاظ سے تو سہرا وہ شخص، اہل قلمہ ہے جو کہ کرمہ میں وضع ہے کہ وہ اللہ اور قبلہ مانتا ہو مگر اس لفظ کا یہی مطلب ہونا ابو جہل و ابوسہب وغیرہ سارے مشرکین عرب میں قبلہ تھے

عربوں کی تاریخ اس کے حالات سے واقفیت رکھتے ہیں شخص جانتا ہے۔

سارے مشرکین عرب کہہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتے تھے اس کا طوائف کرتے تھے اپنے طریقے پر جمع و غمرد بھی کرتے تھے تو اگر اہل قلمہ کا مطلب یہی ہو تو پھر ان مشرکین عرب کو بھی لافرومانے کی گنجائش نہ ہوگی۔

سیرۃ مستترہ دوسوا

در اصل اہل قبلہ ایک خاص دینی اور علمی اصطلاح سے عقائد اور فرائض کی کتابوں

میں تکفیر کی بحث میں یہ لفظ اہل قلمہ عام طور سے استعمال ہوا ہے اور انہی کتابوں میں یہ وساحت بھی کی گئی ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام و ظہر رویت قبول پہلے ہو جو حیدر و سائب قیامت غیور و یاس پائش کہتے سو، اور ان کی اپنی حقیقت کے مشہور ہو جو حیدر و سائب قیامت غیور و یاس پائش کہتے سو، اور ان کی اپنی حقیقت کے مشہور ہو

و مٹیا نہیں رہے۔ ہم کہیں شخصوں کی ایک جماعت کا بھی مشر ہو تو وہ اہل قبلہ ہیں۔ سے ہیں
 سے "اہل قبلہ کی کیا ہے؟"

حضرت اہل قاری کی شرح مشکہ اکبر کے ص 187 پر حضرت امام
 شمس الدین ابو حنیفہ کی اس حدیث کا ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ان مقام پر اہل قبلہ کی تشریح
 کے طور پر بھی لکھا ہے

"اہل قبلہ یہ بات مان لیتی ہیں کہ اہل قبلہ سے وہی لوگ مراد ہیں جو مقام
 حریت سے متعلق ہوں۔ یہ بات فتنہ اور عقائد کی دوسری کتابوں میں بھی صراحت کے
 ساتھ ملتی ہے۔"

یہ جو جگہ کا بیان ہے "ارشید" کے بارے میں اس طرح کی بات ہے کہ
 "اہل قبلہ" وہ لوگ ہیں جن کی علمی صلاحیت مراد حقیقت سے نا اقص ہیں اور
 شیعوہ کے بارے میں آپ مظلوم ہو چکا ہے کہ وہ اپنی حقیقتوں کے منہ بھر کر نکلیں
 جو حضور کریم ﷺ سے انکی قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں جس میں وہ "ارشاد" کے
 گہرائش میں سے جو قطعیت ضروریات میں سے ہیں۔

یہ اہل قبلہ کے نقطہ سے غلط نہیں تو انکی حق حس کی کچھ بیا دہی اگرچہ کسی ہی غلط
 حق۔ ہمارے زمانے کے تو بہت سے پڑھے لکھے مسلمانوں کا بھی یہ خیال ہے کہ جو شخص
 آپ کو مسلمان کہتا ہے (واہ ان کا عقیدہ کچھ بھی ہو) اس کا مسلمان سے ہونے کو آپ کے
 "یکہ اسلام بھی" بعد "اسلام" کی طرف سے ایک ذریعہ ہے جس میں ہی ناسی عقیدے ہی
 مراد رہی ہیں۔

لوگ جو کہ شخص کو جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مسلمان مانتے ہیں۔ پھر ان
 کے لئے جو قادیانوں کی تلخیر کے بارے میں بھی غلط فہم پر تلے نکلیں، وہ یہ کہ

اثر ہات رکاتے تھے یعنی اوراقِ شاعریوں تکثیر کے۔ اسے میں بھی اس کا بھی رعبہ ہوا
قدہ دلی ہات سے اسے حضرات سے درمندی کے ساتھ صرف یہ عرض کرنا ہے کہ ہر عام
کی حقیقت کو جاننا ہوتا ہے۔

عام خصوصیات مقامِ رہائش اور دینی یا ایک متعین صراطِ یات سے جو تصور
اکثر ہوتا ہے اور یہ کہ اگر قرآن مجید میں محفوظ سے شخص اس وقتوں سے وہ مومن
و مسلم سے اور جو اس کو نہ اچھے خوش تصور ہوتا ہے یا جو یہ کہ وہ کافر سے
تو یہاں تک کہ میں نے مخالفت سے اسے اہلِ کفر کا جو ایک نہ پتا تھا شیعہ کی تکفیر سے
متعلقہ سے اسے بھی نہ پتا تھا۔ اس لیے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ میں نے تکفیر کے
بعض قلم کاروں سے حوالہ دے کر عام اور کفر کے تفسیر کے لئے اس کو مدد دینا چاہا تھا
سیار ثابت کر کے اسے اس کا ہے۔

(یعنی اوراقِ شاعری کے بارے میں علامہ رحمہ اللہ متفقہ بعد سے 22)

سوال: ایک صاحب نے امام عزلیؒ کی کتاب "بالضررۃ" کے حوالہ سے
اس کی عبارت نقل فرما کر جس میں اسباب سے باطل قبہ کی تکفیر سے مذہب اور بعض
حاصل ہو سے صحت فرمائی ہے۔ اور یہی کتاب میں امام فرامیؒ نے مسئلہ امامت اور صحابہؓ
کے بارے میں شیعہوں کے خلاف حیالات و نظریات کی بنیاد پر صرف مستند قرآن و حدیث سے

جواب: حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جن
مذہب کو یہ علامہ مکیؒ کو قائم طور سے استثناء کے جواب میں حضرات علماء کرام و احباب
فقہی سے شیعہ شاعریہ رہن کے موجودہ دور کے امام شیعہ کی چونکہ ظہور کی سے دورانِ کو و ہرگز
علامہ سے نہایت قرار دیا ہے۔ امام مکیؒ کے موقوفہ اس کے خلاف سے اس سے مدافعت
سے۔ اور قائم طور یا کوئی یا نامعلوم (تقریباً) کیوں مسلمان نہیں امامی ناب میں ملاحظہ

فرمایا میں میں تکفیر کے بارے میں امام غزالیؒ کے نقطہ نظر پر اس کتاب کا لکھنا ہے۔
 اس کے حوالوں سے پوری تفصیل سے کلام کیا گیا ہے اور مسئلہ امامت اور صحابہؓ کے
 احوال کے بارے میں شیعوں کے جن عقائد و نظریات کی بنا پر امام غزالیؒ نے ان کو صرف
 معتدلاً قرار دیا ہے اس سے ماہر غزالیؒ کی مراد امامت کے بارے میں شیعوں کے
 بعض فرقوں (ریبہ، عیرو) کا یہ عقیدہ نظر یہ ہے کہ امامت (یعنی خلافتِ نبوت) اور اصل
 حضرت علیؓ کا حق تھا اور حضور ﷺ سے اس کے بارے میں مسئلہ بھی فرمایا تھی میں
 شیعیانؓ نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو خلافت سے محروم کر دیا اور خود
 علیہ السلامؓ کی اس طرح مہموں سے حضور ﷺ کی راہِ مانی کی اور ایک بہت سے ائمہ کے
 مرتب ہوئے ہیں۔ وہ اس کی مبادیہ انتہائی کمال پر مبنی ہیں اور اس سے مراد اور
 محسوس انداز میں کہتے ہیں۔ امام غزالیؒ نے ایسے ہی لوگوں کو صرف مبدع
 قرار دیا ہے۔

میں شیعیانہ تاثر یہ حضرت شیخینؓ کے کافر، منافق، زبان سے محروم اور
 صاحبِ قدر انداز ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور خلافت کے مسئلہ میں اس کا ساتھ دینے
 والے کا دعویٰ پر راضی نہ ہوئی مراد اردو یہ ہیں معذرتاً۔

اور یہ عقیدہ کہنے والے ہر شے ایک ہی حقیقت کی تجدید اور انکاد کرتے
 ہیں جو حضور ﷺ سے علاوہ اور قطعیت کے ساتھ ثابت ہے اور امام علیؓ نے اسی
 بحث کے تحت میں خاتمہ کلام کے طور پر تحریر فرمایا ہے۔

تاکہ دقت یہ ہے۔ جب وہ شخص ایسی بات کہے جس سے حضور ﷺ
 فرمایا میں نے بات کی تجدید ہوئی ہو تو اس کی تکمیل و استیسا ہوئی اور چہ مسئلہ مذکور بات
 میں سے ہو۔ (یعنی اگر تاثر ہے کہ بارے میں امام غزالیؒ کا متفقہ مسئلہ ص 27

فرق امامیہ اثنا عشریہ کے عقائد کے دوسرے میں فاضل علام حضرت مستفتی مولانا محمد منکوروبھائی صاحب نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں کے جس کثرت سے حوالے پیش کئے ہیں ان کے مطالعہ کے بعد خواہیں تو کیا عوام کو بھی اس قدر سالہ کے ذریعہ از علامہ سولے میں شک نہیں ہو سکتا۔

علامہ بڑے قلمی بڑے فاضل علم شیخ واپے محمد قویہ قادریہ دے، امامیہ معجم سمجھے، اس کی طاعت کو تمام ہوسوں پر فرض قرار دے، اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے کہ اس پر وحی یا فطی ہوئی ہے اور وہ امام مہدی یا احمد علیہ السلام سے بھی بھٹکتا ہے۔ قرآن، امام عرف، مہدیوں سے سمجھا چاہے جو چاہیں قرآن حیرت میں اور ان کی جاں فدا فی وجہ قرآنی سے سلام پڑھتا اور ان سے تک باقی رہا اس کی خدمت میں۔ محمد بن النعمان، مہدی، کلمے اور ان پر سب دشمن اور تہذیب کو صرف حلال بلکہ کاروبار سمجھتے۔ ایسا فرقہ اللہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اس کو اسلام و امن اور قرآن کریم کا رکن بن کر مینہ ہے کیا خلق؟ بھٹوں شاعر

دشنام محمد ہے کہ طاعت باشد
مہدی معلوم، اہل مذہب معلوم
دشنام کے پیروں میں فرقہ کی کتابوں کی اشاعت نہ ہونے کے باعث عام طور پر ہمارے علماء کرام شیخ و مہدیوں کے معتقدات سے بے خبر رہے ہیں۔ جبکہ اس کی مستند مائیں مثلاً عام پابندی ہیں اس کا سر صحت ہو چکا ہے۔ پہلے بھی جنہوں نے فرقہ کی تصانیف عام جن کی ہر قسم سے بات نہیں کی گئی۔ اس کے افکار و نظریات کا کام یہ سمجھنا ہے کہ ان کے اندر وہ فانی تشریح کی ہے۔

بعزہ کتاب کے اکابر علامہ میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث ۲۰ کی صاحب

نے پٹا متعدد تصانیف میں لکھا ہے اور ان میں سے کچھ کے کتب خانوں سے پڑھیں گے۔ چنانچہ
 وہ اپنے وصیت نامہ میں فرماتے ہیں:

ایم فقہران، حج پر خروج آنحضرت ﷺ کو کہ
 حضرت جعفر صادقؑ، ربیب شیعہ کہہ رہے تھے۔ اہل بیت ان
 و صحابہ کو ام راہمی کہتے تھے۔ حضرت جعفر علیؑ از کلام روایتی
 القافر مودت کہ مذهب ایشان باطل است و بطلان مذهب ایشان از
 لفظ عام معلوم می شود، چوں ازیں حالت افاقست نسبت داد، اثر لفظ
 اسم قدامت کردم بمعصوم شد کہ: امام بصلح ایشان معصوم
 صفت صانع است و معصوم باطل است، وہی باطنی در حق امام
 بعد پر می رسد ایضا۔ چنانچہ خدم نبوت را متکبران گویند بران
 آنحضرت خاتم الانبیاء۔ ہی گفتم باشد

اور پھر دوسری گراں قدر تصنیف غرر العیدین فی معصیل
 الشیعیین میں لکھا ہے: حیات او کہ حب ایشان از حد اعتدال
 بیرون رفت بسیار اند۔ الاں مسہ قوم ہر وئی کہ اندازند اسم عید یہ کہ
 رہنمائی صرف اند۔ امامیہ کہ یہ حقیقت منکر حتم ثبوت اند۔
 و ریت یہ کہ فتنہ مقدمات ہیں المسلمین را ایشان معشائی شدہ اند،
 بار ایس غرق متشعب شدہ اثرات فہاتے بسیار کہ تعداد ایشان عشر
 ہ۔ حضرت عرواحی رحیمی اللہ تعالیٰ عنہ یوں است از لہوہ
 ایشان و این معنی از قطب اوظہر است و اللہ اعلم۔

اور پھر کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں: رہت حضرت
 اب مصبی رحیمی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ صدہ ہزار ہند کہ پیچ
 نقصان نہ کر اندر ہر دم زدن تیر مجاہد اگر حفظ اللہ عالم شہد

حال ایی علت بیودے

ازاں جملہ شیعہ ماسیہ کہ مرید ایشان قرار ہنتر
ثبات ثنائیہ عیسایہ ویراکہ قتل صحابہ و فراموشیہ پیش ایشان
حجت نیست و روایت از انہ ایشان منقطع وہم چہیں احادیث
مرفوعہ و ایضاً منارہ اعتقاد صحابہ بعد از ایشان
مستور نیست و راجح نبوت رشتہ نبوی گرفتہ است

بندہ کذا عدل اسلامیہ کہ بحادیہ ثابت است
مکتوبات و مکتوبات جگہا جگہا

اسماعیلیہ جو احادیث اسیر ہمہ حقیقت مذہب ایشان
نسبت کمرس سلام است و بعد از عذاب و عذاب و عمل ہر
اسلام آپس سے کم ہی ہر شے کہ تفصیل از طبع تمام ہو طبع
اگر چہ حد و مصلحتی سے انسانی عہد از نبوت ایشان ہر
نسبت و ایشان راجع نیست مگر یہیست

اہل بیت کے ائمہ کا چارواں اخصاص و علی حدیث و عہد و میں رقم ہر
چیز ان چاروں کہ مریدانہ حلقہ از منہجوں و عہد
کروند و بغیر سید مذہب دہ مذہب رسوں او

اہل کتاب میں "کے ہل روحانیت قرآن پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتے
پہچوں تمام عام ہر مصنف عثمانیہ جمع شیعہ میں کریم کہ
محفوظ ہے نیست و غیر ہر انا لحفظ خود اگر ہر انا لحفظ ہی ہر
مجموعی شود و ایس را بیچ عاقلی حیطہ شمارد کہ ہر یک اسم
ہر ہر انرجو و شخصی الحال اذہ کنند کہ ہر ہر ہر ہر
سبحانک ہذا بقیۃ عظیم ہذا و ائمہ عربیہ ترکخانہ خانہ

بطریق تعجب آورند بحد کہ فلان چہیں گشت و فلان چہیں
نرسد بشر و کف اشکال یک جانب اصابت برد و یک جانب خطا
المسعود و مہزون پیرہ از روی کار برداشتند و حق مثل خلق صبیح
پیدا رنگشت مسجیان خلاف مسامحہ پس کہ الی بدینا و مسمالا
افلک مدیق است اور می بیند یقیناً رسائی

فرمائی کہ وہ عقائد باطل ہیں جس کی بنا پر حضرت ممدوحؑ کے فطرت ارشد مولانا
شاہ عبدالعزیز بھٹویؒ کی صاحبؒ نے اپنے فقہ میں تحریر کیا ہے۔

۔ رمز مذهب حنفی مد افیہ روایات حنفی بہ حکم فوقہ شیعہ
(اسامیہ) حکم مرتدان است چند پچہ لرفندہ ی عد بگیری مرقوم
است (فتاویٰ عبیدی ج ۱ ص ۲)

یہ بھی واضح رہے کہ مذہب امامیہ اشاعریہ کا سارا تصنیف سرمایہ کیا رہیوں امام
حسن عسکریؑ ہجری 261 ہجری کے بعد کائنات پر ۱۰۰۰ سے زائد کوشمیں دینے سے اپنی
طرف سے گڑھ کر ان حضرتؑ کے سر کے سر منڈھ دیا ہے۔ یہ وہیوں امام کا جو وہ شخص فرضی
اور مسموم سے وہ بھی مالم ہو میں ہی ہیں؟ غے ان کا جو وہ شخص امامیہ اشاعریہ کا کائنات
اشاعت سے بقیہ تمام کیا ہو؟ مذہب اہل سنت سے وابستہ تھے۔ ان کے دوائے تکیا اگر
پیشرفت کا جذبہ مراں کے علم میں آتیں تو سب سے پہلے ان علاقہ عقائد پر تکیہ کرے دے
اور ان کے وہیں ہی تعلیم رہے۔ ۱۰۰۰ سے زائد حضرات ممدوحؑ کے جس طرح نے حضرت علیؑ سے
مباہرہ ہند ریشہ یا تھا اور جامع ہوئے کے سمیر پر اعدان فرمایا تھا کہ جو شخص بھی مجھے کہ حضرت
ابو بکرؓ حضرت عمرؓ پر تعزیت دے گا اس منفری کو 80 کلا سے حد لگا دی جائے گی۔

(جوہر السواوی ج 1 ص 355)

حضرت مولانا محمد عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی کا فرمان:

سوال. جو شخص خلق قرآن یا سب شیعوں کا قاتل یا قاتل فقہ و مرماں کو کافر کہتے ہیں اور انھیں بدعتی و مرمر کہے کر ایک مقررہ ہمارے ہیں، حالانکہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے (احمدیہ) من اول النبیۃ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کو ان کا یہ مطلب ہے؟

جواب. جس اہل حق و حقیقت صاحب نے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مسرخ ہوتا ہے یہ میں کسی و غیر میں و جائے گی میں جو شخص مرمر کہتے ہیں کا مشرب وہ اس و تکلف میں ہوں اس میں اس اور بعض سے کہا کہ اہل قلم سے مراد وہ لوگ ہیں جو مرمر کہتے ہیں کے منکرند ہوں اس سے کہ جو شخص مرمر کہتے ہیں کا منکرند وہ اہل قلم سے نہیں ہے۔ مر اس بل تکلف و جائے گی۔ فقہاء مولانا عبدالحی ص ۱۲۷

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب کا فرمان:

سوال. لکھنوی اہل قبیضہ حدیث سے یا نہیں؟ اور اس کا کیا مطلب

ہے؟

جواب. حدیث احمدیہ اہل قبیضہ نے متعلق ہوا یا عرض ہے کہ اس فقہوں کے ساتھ جو یہ جملہ کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گزرا میں اس معصوم کے جسے بعض اہل اہمیت میں اور ہیں۔ مگر کلامی مبلغ جو اس لفظ کا تمام نقل کر کے آپ کو کہہ چھپا چاہتا ہے۔

۱۔ حقیقت یہ ہے اس و حقیقت اس سے دیا میں فقہ قرآن و عہد سے کوئی شخص (اسلم) تصدیق علی ہے۔ کیونکہ جس حدیث میں اس قسم کے الفاظ و مع ہیں اس کے ساتھ ایک ہی جگہ نہ کرے۔ یعنی بنسب ۱۱ بعد و میر جو حسن و حسن یہ

ہے۔ ان تین مصححیت کی وجہ سے کی گئی تینہ یعنی مسلم، مسلمان کو کافر مت کہو۔ چنانچہ بعض روایات میں اس کے بعد کی یہ الفاظ بھی مکتوب میں لار قرہ اکثر ابوح شعیب تک لکھ کر مت کہو۔ خواہ گناہ متنا بھی عت ہے۔

یہ روایت: ابوساؤد کتاب المحدث ج ۱ ص 252 میں حضرت انسؓ
عاشی طرح مروی ہے: ثلاث من اصل الايمان: الذبح عن قال لا اله الا الله لانكمر بدنسب ولا يخرجك من الاسلام. ثم بخاري
شريف ج 1 ص 57 میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے: فوفوا
من شهادان لا اله الا الله واصلقتين قبلتنا وصلتي صلاتك
: كل ذبيحتنا لله المصلح

اس آیت سے مراد: ہر نماز میں دو گواہیوں کو تہمیداً کہتے ہیں۔
یہ تین تینوں طرف نماز پڑھنے کے بعد ہوتی ہے: لا الہ الا اللہ کرتے ہیں۔

کشافی شرح المصاب ص ۱۱۱ المبحث السابع فی حکم
مخالف بحق من اهل القبلة یسیر بخلاف مالم یحالف ما هو من
صبر وریب لاکم حرفہ اعلا یرع عی کلا اهل القبلة المراد بظن
المعمر عسی العادات باعلا قد قدم العالم ونقی العشر ونقی العلم
بالجریمت ونحو ذلک وکذا یصنی شیء عن موجهیات الکفر عنه

یعنی شرح لا کبر وان علاقہ حتی وجب اکثرہ یہ لا
باعتبر حالہ وفاقہ ایضا الی قرہ او ان صلی الی القبلة واعلا
بفسہ مسلم لان لامة لیست عبارة عن المصیب الی القبلة بل
عن المؤمنین و تحوہ فی الدنفس بلہ رد و ج 3 ص 238 لا خلاف
فی کفر مخالف فی صبر وریب الاسلام وان کس من اهل القبلة

المرأى بطل عمره على الطاعات

۱۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: «المرأى بطل عمره على الطاعات»
 ۲۔ من یصدق بحکمہ وریاست سنیر از الامرر نسیم علم شیرہ فی
 الشرع، اشہدہ من النکر شہدا من الضروریات الاسلام کہت
 انعمہم وحشمہ الاحسانہ فی المعتمد لحریدہ وقرصیۃ النصرة
 ۳۔ انحصوم ہم یکن من ہل القیۃ ولو کان معہ ہا الطاعات (انہی
 قویہ) معنی عدم تکفیر اہل السبلہ ان لا یخیر بارئدب المعاصی
 ۴۔ لا یامانہ الامر المحیطہ غیر المشہورۃ ہتہ ہفتہ المحققین
 فاحفظہ ومثلہ قال المحقق ابن اعلی الحاج فی شرح التکویر لابن
 ہمام والحدیث عن تکفیر اہل الطبطہ ہوا موافق علی ماہو من
 ضروریات الاسلام: (امناذ المفتیین ج 2 ص 114)

سوال: کلمہ گوارا اہل قیہ کی شرعی حیاتیات کیسے ہے؟ گوارا بی جہرا بی جہرا

جہرا بی جہرا اہل قیہ کی شرعی حیاتیات کیسے ہے؟ گوارا بی جہرا بی جہرا

جواب: کلمہ گوارا اہل قیہ ایک خاص اصطلاح ہے اسلام اور مسلمانوں کی
 جس کلمہ مطلب کسی کلمہ ایک کلمہ ہے۔ جو کلمہ پڑھ لے۔ خود کسی طرح پڑھے۔ مسلمان
 ہے۔ جو چاہے جس طرح ہو۔ مسلمان ہے۔ کلمہ یہ اصطلاحی نام ہے اس شخص کا جو
 تمام احکام اسلام کا پابند ہو۔ مسلمان کہتا جاتا ہے۔ ناں شخص ایسا ہے پاس ہے تاویم اے
 ایک اصطلاحی نام ہے، ان تمام احکام کا جو اس طرح میں سکھائے جاتے ہیں۔ یہ تاویم
 ہے (MA) کے الفاظ میں پاس ہوتا ہو رہا رہتا ہو اس طرح اہل قیہ کے معنی بھی
 ہوتا ہے۔ یہ تاویم اصطلاحی نام ہے کلمہ گوارا۔ یہ تاویم ہے۔
 کتاب سکلام: (امناذ المفتیین ج 2 ص 115)

سارن شد و بروت دین و سچا میں اور ضرورت دین۔ سے وہ امور اور ہیں جن کا ثبوت شریعت میں اس طرح ہو کہ انہیں اسلام میں ثبوت کا درجہ حاصل ہو۔ پس جو وہی ایسے ضروری مسئلوں سے نکالے گئے ہیں یا کا حدیث ہو یا قیامت کو تمام جسموں کا اکٹھا ہونا یہ حال جل شامہ کے علم کا محیط ہونا، نمازوں اور روزوں کا فرض ہونا تو ایسے مسئلوں کا منکر اہل قبلہ میں سے نہیں ہو سکتا مگر چہ عبادات میں وہ کسی قدر مجاہد ہی کیوں نہ ہو

(عبقۃ ج 1 ص 303)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ کا فرمان:

سوال: علامہ کوئی کتابوں میں ہے کہ اہل القبۃ کی تکفیر جائز نہیں ہے؟

جواب: جی ہاں۔ یہ حدیث میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک کہ وہ شخص بیت اللہ کو اپنے قبیلہ تسلیم نہ کرے گا تو تکفیر جائز نہیں ہے۔ یہ شخص تکفیر نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تکفیر کی اصطلاح میں اہل اسلام اور اہل قبلہ جہاں جاتا ہے اور یہ دونوں لقب مترادف ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کہ وہ مسلمان ضروریات دین میں سے کسی کا انکار نہ کرے، اس وقت تک اس کا کفر قائم نہیں رہتا۔

اہل القبۃ فی اصطلاح المتکلمین من یصدق
بمصر و یمہ و ینین الی ہونہ اقصو انذار شیئہم بمصر و یمہ و ینین
قد نہ الحدید من عن القبۃ و نہ نال مجہد بالحدیث و کاتب
من باشر شید من ام اندید کجہ دالمنہ و الاہۃ باہر
شرعی و الاستہزاء علیہ فینہا ہر اہر بقیدہ میر اس ص 572
و فضل الحملا صلی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ اعلم ان المواد
بہل القبۃ النہی انفقوا صلی ماہو من من یات الثنین کحبوت

العالم وحشر الأجناد وعلم الله تعالى بالإنكيات والجرميات وما
أشبه ذلك من المسائل المهمة فمن واضبط طرؤ عمره على
الطبع عصب واستعدادات مع اعتقاد عدم انعام ونقص انحصار في
علمه مدحجانه وسعالي بالجرميات لأخرون من أهل القبلة وأن
المصر لا بعدم تكفير، هدم من أهل القبلة عداهل المعنة إنه لا يحرر
مادم يجره شيء من أمور التكفر وعلا مائه ولم يصدر منه شيء
من موجدانه (شرح الفقه الأكبر).

وفي شرح لمقاصد خلا فرغ في كرامات القبلة المراضب
طوّل المعمر على انطاعت في اعتقاد قدم العالم ونفي الحشر ونفي
العلم بالجرميات، وهو آية، بضمه شيء، من موجد
الخدم عنه. شرح المقاصد المبحث السابع.

وقد ل الصلاه رحمه الله تعاني كل من كثر حبلى إلى
في حله أن العلم يحضره علمه في صفة كبرية في العلم
أمره بنى رحمه الله في لأجله في كرامات الله في
صعوريات لأعلام من هودت بعدم، هشر لأجله، نفي العلم
بالمجربيات وأن كان من أهل القبلة المراضب طرؤ عمره على
الطبع عصب واستعدادات مع اعتقاد عدم انعام ونقص انحصار في
علمه مدحجانه وسعالي بالجرميات لأخرون من أهل القبلة وأن
المصر لا بعدم تكفير، هدم من أهل القبلة عداهل المعنة إنه لا يحرر
مادم يجره شيء من أمور التكفر وعلا مائه ولم يصدر منه شيء
من موجدانه (شرح الفقه الأكبر).

الطبع عصب واستعدادات مع اعتقاد عدم انعام ونقص انحصار في
علمه مدحجانه وسعالي بالجرميات لأخرون من أهل القبلة وأن
المصر لا بعدم تكفير، هدم من أهل القبلة عداهل المعنة إنه لا يحرر
مادم يجره شيء من أمور التكفر وعلا مائه ولم يصدر منه شيء
من موجدانه (شرح الفقه الأكبر).

الطبع عصب واستعدادات مع اعتقاد عدم انعام ونقص انحصار في
علمه مدحجانه وسعالي بالجرميات لأخرون من أهل القبلة وأن
المصر لا بعدم تكفير، هدم من أهل القبلة عداهل المعنة إنه لا يحرر
مادم يجره شيء من أمور التكفر وعلا مائه ولم يصدر منه شيء
من موجدانه (شرح الفقه الأكبر).

لا تكثر اهل القبلة بسبب (شرح التحريم ص 318)

«قد [في العبرانية] معنى عدم تكثير اهل القبلة ان لا يكثر
بدرجته بامسحدهم، (لا يكثر) لا يكثر اهل القبلة غير المشهورين»
ص 372

«قال ابن قيمية كذا الايمان وحسن التقدير اهل القبلة
من غير علمي ان لا يكثر بامسحدهم لا يكثر به الامسحدهم كذا
ص 372 او ص 372 نقول في شرح العقيدة الطحاوية
مكتوبين في قول كذا قد يكثر به»

«عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لا تكثر من
الايمان الخلف عن قال لا تكثر من الايمان بسبب ولا تكثر من
الايمان بسبب الحديث (ابن ماجه ص 252)

چونکہ تکلیف اللہ ورسول کے ہاں اہل قبلہ کو معنی اہل اسلام کی اصطلاح اور عدم
تکلیف اہل قبلہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کاتبیہ و موسیقیہ کتب میں مشہور اور عام
معروف سے اس لئے بعض دفعہ صرف تا لکھ دیے ہیں کہ اہل قبلہ کی تکلیف جا کہیں اور
عنا مطابق کام اس کی تشریح سے درست نہیں سمجھتے۔

خلاصہ بحث:

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے تمام نظام کی تصدیق سے وہاں مسلمان
ہے اور کسی ایک حکم کا کاروبار نے الا کافر ہے یا مسلمان مشہور و معروف یہ ہے۔ تمام یہ
وہی کی تصدیق کا کام اسلام چاہے وہاں ملے۔ سے کسی ایک کا کاروبار ہے۔

(المصدر: املاء، ج 1 ص 71)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کا فرمان:

شیعوں کو اب آچہ رہا ہے۔ سب کچھ کے سب مسلمان نہیں ہو سکتا، اگر ایک امت قرآن شریف لائی کرے تو منکر و ملحد ہو تو وہ کافر ہو جائے گا۔ چڑھنے اور قہر کی طرف مہم ہے۔ سے مومن نہیں ہوتا۔ (ہدایہ الشیعہ، ص 198)

مولانا نواب محمد قطب الدین خان دہلویؒ کا فرمان:

سوال ہو سکتا ہے کہ کوئی مسلمان اچھی طرح سمجھتا ہے کہ وہ کافر ہے۔
مشہور کتاب شرح عقائد مسلمین میں اس بات کو اس لئے تسلیم کیا ہے کہ شیعوں کو برا سمجھا جائے کہ یہ فرقہ روئے دیوار ہے۔ صاحب جامع العلوم اور صاحب مہتاب سے شیعوں کو عوامی فرقوں میں شمار کیا ہے، اسی طرح شیخنا حسن اشعریؒ، راہم غفرلہ سے بھی اس کو مناسب نہیں سمجھا ہے کہ اہل قہر کو کافر کہا جائے۔ بہت بولتے شیعوں کو کافر ہے یہاں کافروں میں اہل سنت کے مومنین نہیں ہیں۔

جواب نمبر 1 اہل کفر یہ ہے کہ وہ اشیاء پر رنگ مہم اور رابطہ علم سے شیعوں کی فکر میں عقائد کا دائرہ بھڑکا ہے اور اس فرقہ کو کفر کا مقام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اس میں یہ نہیں دیکھا ہے کہ اہل سنت سے شیعوں کے تمام عقائد و نظریات، اہل کفر کے حوالہ و معادلات پر پوری طرح قائم ہیں۔ جو اہل عقیدہ سے اعراض کیا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اہل کفر کو اہل کفر میں شیعیت کا مسئلہ پر مبنی ہے۔ صحت میں تھا کہ شیعوں سے متعلق تمام چیزیں حقیقی طور پر ایمانی حیثیت پر مبنی ہیں۔ کے ساتھ اس کے علم میں ہیں۔ ان کے دانا ہونے سے شیعوں کے بارے میں ان کا منکر یہ کاٹنا یا جو اس کے منہ سے علم و معنومات کے مطابق تھا۔ اس

طریقہ بہت مناسب تھا۔ جس کا حلیہ انقدر مناسب نہ رہا۔ بلکہ یہ بھی تھا کہ وہ اور ان کا قول و عمل ان کے مسائل کے حقیقی پہلو سے مختلف تھا۔

مثال کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو کھڑا کر کے پوچھا کہ تم نے کون سے مسئلے میں اشتباہ کا ہونا یا حضرت علیؓ کو بیعت اہلبیت اور ان کے اور تمام بیعتوں کو ایک میں ملا دینے کے مسئلے میں اشتباہ ہونا یا سیدنا حضرت فاروقؓ اور عقیلؓ کو جنس کے تیمم کے مسئلے میں اشتباہ ہونا

پس نہ کو یہ لاپرواہی کی نظر بخش اس بات پہ تھی۔ شیعہ اہل قبلہ اور کلمہ کو یہی راہی بنا کر پیش کرتے تھے ان کی تعمیر سے احتیاط برتی۔

اگر ان کے علم میں شیعوں کے وہ تمام عقائد و روایات تھیں جن کے ساتھ میں نے جہاں کہیں اہل قبلہ اور کلمہ کو یہ سب کے کھتر متاف میں اور جو کسی بھی شخص و غیہ کیلئے واضح ثابت اور دلیل و سندیت دیتے ہیں تو مینا وہ رنگ بھی اس و غیہ کے قائل ہو جے۔

جس طرح جب سیدنا صدیق کبڑ نے وفات فرمیت اور اہل بیگی سے انکار کرے، وہ بوں کے خلاف تو راہی نے کا قصد کیا تو سیدنا فاروقؓ اور سیدنا حضرت علیؓ نے اس لوگوں کے کلمہ کو جو لے لی بنیاد پیدنا صدیق اکبرؓ کے سامنے اس کی سفارش کی اور کہا کہ ہم ان لوگوں کے خلاف جنگ و قتال کیسے کر سکتے ہیں جبکہ حضور ﷺ اور شاہ سے امرت ان افاضل افاضہ حصہ یقولوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ اور یہ تمام احوال و سلاطین ادا کرتے ہیں صرف رکوع ۱۰ کا ذکر ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ نے پورے عزم کے ساتھ جو یہ کہ میں ہر اس شخص کے خلاف جنگ و قتال کا جو نہ راہ و روئے کے درمیان فرق کرے گا اور اس کی نظر نہیں

میں سے ارادہ میں حاش نہیں ہوئی اس سیدنا فاروقی انکسٹن فرماتے ہیں کہ میں نے کچھ بڑے
 اس مسئلہ میں اندھا دیکھ کر تسلیم کیا ہے یہ سیدنا صدیق اکبرؓ کو شرعاً صدیق طاقہ کا چلنے اور رب
 میں نہ تھا ہوں کہ حق و باطل کے جو سیدنا صدیق اکبرؓ ہو رہے ہیں۔

جواب نمبر 2: یہ بھی انتہا کے کہہ کر دیا ہے۔ کہیں نے اپنے ان اقوال

منظور کیا طلبہ ان شیعوں کے پاس سے کہہ کر دیا ہے جو اس بات میں یہ کہہ رہے ہیں کہ
 عقائد وہاں نہیں کہتے تھے جیسے بعد میں شیعوں اور رافضیوں نے اختیار کیا ہے اس کی
 تائید حجاز میں ملا علی قاریؒ کا بیان الفاظ سے بھی ہوتی ہے۔

فرمایا میں ہمارے یہ بات ہمارے رہا ہے کہ رافضیوں اور حجازیوں کے حق
 میں سب سے پہلے یہ کہہ دیا کہ فرقوں کے لوگ اکابر صحابہؓ میں سے کئی کے بعد کا عقیدہ رکھتے
 ہیں اور تمام اہل ملت و اجسامت کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ پس ان فرقوں کے کافر ہونے کا
 جرح ہے۔ اس میں یونی انسااف ٹیکس ہے۔ مطب مصر جو جلد 5 حصہ 537

میر سید شریفؒ: شرح مواقف میں فرماتے ہیں:

یا فرکھو ۱

اہل قہر کو کافر نہ ہونا۔ یہ شیخ ابو الحسن اشعریؒ فقہ دلی تحقیق سے ہیں، امام بیہ
 رحمہ جرقوں کے عقائد میں چھاپے ہیں کہ یہ فرقوں میں بہت سے یہ عقائد ملتے جلتے ہیں۔
 خطا معویہ لغویں۔ یہ بدعتیں اشعریؒ فقہاء کے اس اصول سے انفاقی نہیں رکھتے بلکہ
 یونی مسلم، شرق و غرب کے عقائد و اعمال و اقوال اختیار کرنے والے ہوں، یہ کافر نہیں
 تھے، مگر چہ و قہر کی طرف سے اس کے قریب جتنا اور وہ مسلمان ہوتا ہو۔

(اکفار الملحدین ص 405)

امام ابن حزم صاحب کا فرمان:

مکملین اسلام کی اصطلاح میں، اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہادی
 و رسل میں کوچا میں "خدا و رسل" سے واسطہ دہیں جنہیں جانوت شریعت میں
 اس طرح کو کہ نہیں اسلام میں شریعت کا وجہ حاصل ہو۔ جس کو یوں یہ ضروری مسدود
 سے انکار۔ کے نتیجے کا حادثہ ہوتا ہے۔ امت کو تمام جسموں کا انکسار ہونا خدا تعالیٰ جل شانہ
 کے علم کا محض بڑا نمونہ اور وہ اس کا فرض ہوتا ہے۔ یہ مسائل کا منکر، اہل قبلہ میں سے
 نہیں ہوسکتا۔ رچے بچے عبادت میں وہ کمال پر مجاہد ہیں۔

(عبد ۱ ج ۱ ص 303)

علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی صاحب کا فرمان:

اس میں شبہ نہیں کہ کسی کلمہ کو دیکھا (کہا) بہت حق نام سے "اور" سے سلام کو
 ہمیشہ اس معاملہ میں بڑی احتیاط کی ہے۔ ہمارے تمام نظم کے لگ بڑی تا یہ کہے ساتھ
 بدعت کی ہے۔ اہل قبلہ کو کافر نہ ماننا ہے مگر اس صورت میں نہ وہ بدعت دین میں سے
 ہے نہ کلمہ کمال انکار اس سے ضروری ہے۔

(علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی حیات و خدمات ص 670)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا فتویٰ:

جو لوگ ایسا واسطہ نام لکھا ہے ہیں، وہ ضرور وہ میرے کے بعد ہیں مگر
 اسلام کے فی قطعی اور قطعی حکم میں تاہم یا اس باطلہ کے تصدیقات کتاب و سنت و اجماع
 امت کے خلاف اس کا منہم ہوتے ہیں، ان کو کافر و مرتد قرار دینے پر پورا سال یہ پیدا
 ہے کہ یہ لوگ کا کوئی قبلہ ہیں، اس لیے کہ یہ بتائے کہ اس میں سے

خلاف عقائد کا اظہار بھی منہ سے متنبہ بھی اس کو کافر نہ سمجھا جائے۔

ماہینہ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ کی ہجرت مسندہ کذاب اور اس کی جماعت کافر و مرتد قرار سے کر رہا ہے جو امر سے پہچانہ برادر کا چہرہ اس کی کھلی ہوئی شہادت ہے کہ اہل قلعہ کی تعلیم منہ سے اس کا منہ ہوسکتی ہے۔ جو قلعہ کی طرف سے نہ لے پا رہا ہے کہ اس کی تعلیم منہ سے بھی کافر نہ کہا جائے بلکہ معلوم ہو کہ کلمہ کو اہل قلعہ سے متعلقہ الفاظ ہیں، ان کے معلوم میں صرف وہ مسندہ داخل ہیں جو شعار اسلام، روایات کے پندہ سے لے کر ہر ماہر و دہات کفر اور عقائد باطلہ سے پاک ہوں

اہل قلعہ کی یہ منہ تمام الفاظ منہ کی کتابوں میں بصراحت اور صحت سے جو سے داخل ہیں چند اقوال سے اسلام کے پیش سے لے کر ہیں۔ جس سے ان کی شہادت پیش کرنا مقصود ہے۔

1 اہل قلعہ کا صحیح معلوم۔

2 اصل، سورہ بحث پر شہادت ہے کہ اسلام کے قطعی اور یقینی احکام میں قرآن و سنت اور رجوع امت سے اہم شدہ معلوم کے خلاف کوئی منہ مقرر روایات بھی کذاب و رسول اللہ ﷺ کے حکم میں ہے۔ اور ایسی کذاب کو رسدہ و کذاب سمجھا جائے۔

محقق صاحب الحاج صاحب ہونا ہے۔ جو صاحب کوشش ہے۔ ہمارے شائق اور محقق ہیں۔ بشرح بحریر الاحصول میں اہل قلعہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں
هو الصواب عنی ما هو من صمد ریت الاسلام کحدوث العالم
وہشیر الاجساد من غیر ان یصدر عنہ شیء من موجودات بحر
قطعا من عنقاد جمع الی وجودانہ عیواللہ تعالیٰ اہل حیرتہ فی
بعض اشخاص من الناس اہل انکار بدعتہ محمدیہ وادعائہ واصلتہ
وہشیر اجساد من غیر ان یصدر عنہ شیء من موجودات بحر

هذان علم تكفير اهل القبه بدب ثيمس علي عموه الا ان يجعل
اصف علي و يوس بكثر في حرج انكفر به كم اشار اليه السبكي

ترجمہ: اہل قبہ کے جو موافق ہو تو میری بات سراسر احمقانہ ہے۔

حادثہ اور حشر ایسا، اسی طرح ہے۔ اس کے خلاف یہ مومنات نہیں ہیں جو اس سے صاف رہیں اور مثلاً
یہ اعتقاد جو شخص ہو علی تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ ہر سدا کے ساتھ کہ وہ خدا تعالیٰ جل
شانہ کے فی شخص میں جلوں سے کو یا پڑا محمد ﷺ کے انکار کا یا آپ ﷺ کے ساتھ
آپ ﷺ کے اعتقاد بوسہ کی طرح و "وہ نہیں دیکھا ہوں کہ نہ معصیٰ قہارے ہیں
وہ ان سے ظاہر ہو گیا کہ اہل قبلہ کی قہاد میں ہر سے تکفیر نہ رہے و حدیث کے علم
پہنچیں ہے ہاں اگر گناہ سے مراد کفر کے علاوہ کیا جاوے۔ جیسے کہ بعد میں ملے گا صاحب نے
اس طرف اشارہ فرمایا ہے تو غور فرمائیے۔

تر شرح مقاصد میں عدم تکفیر اہل قبلہ کی آیت ہے کہ

قد سمعت السبع في حكم مخالف الحق من اهل القبه ليس
بخلاف عالم يحالف عاهو من روريات النين كحيوت نعيم
و حشر لا حس

قال الشرح و معناه ان الندين اتفقوا علي عاهو من
موريات الاسلام كحدوث العالم و حشر الاجساد و عيشة
النك و خلع النراعي اصول سواها كمستفة الصفات و خلق الافعال
و عموم الاراء و الكلام و جواز الروية و محو ذلك مما لا يراع فيه
ان الحق فيه واحد بل و ذلك لاعتناء الحق بذلك الاعتناء
و بسبب ان لا يراعى في كراهه ثقله مواظب من العمر
علم الصفات بعثت عدم المعاصم و مع حشر و نفي نعيم

بالجبریات و دحر۔ تک و کذا بصدر شہیء من موجبات الکفر عنه

ترجمہ ساتھ اس بحث، اس شخص کے حکم میں جو مخالفت حق ہو اہل قید میں

سے کہ وہ ظلم نہیں، جب تک مخالفت نہ کرے کسی پر، اور اس میں سے جیسے ماہر کا
حادثہ ہو اور حشر و نشر۔

شامی فرماتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس میں حق

میں، جیسے صدر مآثر اور حشر و نشر وہاں، ان کے سوا کسی دوسرے اصول میں اختلاف رہنے

میں۔ جیسے۔ مسدود صاف اور خلق انصاف، اور عموماً درود، سلام اللہ علیہ ہو اور ضرورت

اللہ کا ہو اور عید، جس میں کوئی رتبہ اس میں نہیں ہے، اس میں حق ایک ہی ہے تو یہاں

اس تنازعہ اور اس کا قائل ہو ہے یا نہیں ہے اس مخالفت حق کی تکلیف نہ چاہے گی یہ نہیں، سو

کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اسے اہل قید کی تکلیف میں جو قدم طاعات پر ہر ہر منہ کرے کے

ساتھ قدم عالم اور حق حشر اور علم و خیریات وغیرہ کا قائل ہو اور اسی طرح سوچتے کہ میں

سے کسی چیز کے ضرر و ہر سے اس کے کھر میں کوئی اختلاف نہیں۔

اور حضرت فاضل دہلوی صاحبؒ کی شرح فقہ اکبر میں ہے: اعلم ان

المراد بھل العبد الذین اتفقوا علی ما ہو من ضروریات الدین

کحدوث المعالم و حشر لا حساد و عدم اللہ تعالیٰ بجز قیاس و

اشبه ذلک من الحسائل المهمات فی و اطب بطور مضمون علی

اعداد و العبادات مع اعتقاد قدم العدم، ثم حشر و ثم عدم

سبحانہ و معنی بالجبریات لا یكون من اهل القبلۃ و ان المراد بھل

القبیلۃ عنہا من السفۃ انہ لا یكفر ما انہ لا یكفر ما انہ لا یكفر ما انہ لا یكفر

و بدیصلر عنہ شہیء من موجبات

ترجمہ یہاں تا جا ب۔ اہل جمع سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام امور و باتوں پر

ہی متفق ہیں، فقہ حنفی کا مراء رش رش اور علم اللہ تعالیٰ ہرگز مات و میرہ ہستی نہ بخش تمام عمر جماعت و عبادت کا پیر ہو س کے ہا جو قدم عام اور رش رش ہائی علم اللہ تعالیٰ ہا پر پناحت کا معتقد ہو، اول قدم کس سے ساء، امر اول قلم سے اول مدت کے رو یک یہ سے کہ اس کی تکفیر اس وقت تک نہ ہا جائے گی، جب تک عبادت طریقیں سے کوئی برہنہ اس میں نہ پائی جائے اور جب تک اس سے موجودات طریقیں سے کوئی باہر نہ ہو۔

اور کٹر الاسلام بروی صاحب کی کشف الاصول باب الاجماع.

ج. 3، ص. 239، میں لکھا ہے: لا یستحب الذی یزعم انہ من اهل السنة ان یتبع الاصول فی احکام فی اصول الاحکام، مثلاً: اور غالیہ بتحقیق شروح اصبع [اسماعیلی] میں ہے: ان غلا فیہ لای حق، ہذا حق، وجب اکثرہ بہ لا یعتبر خلافہ، وہو حق ایضاً، نعم، بخبرہ فی معنی الامة بمشہور، نہی بالعضمة وان صلیو النبی القبلہ و عتقد مقصدہ مسلک لان الامة لیست عن ذکر النبی، نہ انتقد بن عن ابن معین وہو کافر وان اس ذیہری وہ کافر.

ترجمہ اُن کا یہ پابندی خواہش ہے، نہ اس پر کسی نہ غیر، اس میں وجہ ہے، جماع میں اس کے خلاف مخالفت کا اعتراف ہوگا، اور اگرچہ دقتیں طرف ہا، پر ہوتا ہو، اور پے تپ و مسلک بختا ہو، نہ ہوتا، امت قبلہ کی طرف ہا، پر ہنے ہا، کوں کا نام میں ہے، بلکہ اس میں کا نام سے ساء، راہ کار سے، چہ اس کو اپنے کار ہو سے کا نام نہ ہو۔

اور رد المحتار باب الاصحة میں علامہ شامی صاحب نے بحوالہ

شرح تحریر الاصول، من تمام لکھا ہے.

مخالفت فی کفر لعمال فی ضروریات الاسلام وان کان

من حق التبع، تسبیح رسول عربی علیہ السلام، کتبہ بشرح

التحریر

ترجمہ جو شخص ضروریات اسلام کا مخالف ہے، اس کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں، اگرچہ وہ اہل قبلہ میں سے ہو، اور تمام عمر طاعات پابند رہے۔

اور اب بحر الرائق شرح کبر اللہ نق میں ہے: **المحاصل** ان
 بعد من بعد ثم تحفیر جنس المحالفین فیما لیس من الاصول
 معلومة من تنوی صرورہ

ترجمہ حاصل ہے کہ وہ پاپے مخالف میں سے کسی محرمین
 ہے، موصوفین میں سے کسی کی چیز میں مخالف ہیں۔

اور شرح مفید: بعضی نقیضہ برائے میں سے ہو، نقیضہ
 اصطلاح المنہجین من یصدق بصرہ رواج نہیں ہی الامر النہی
 علم فیہ یوسفی الشرع: تنہی عنہم انکم شیعہ من الصرور رواج
 کعبہ ت العلم: حشر لاجساد و عدم اللہ سبحانہ و تعالیٰ
 بد محرمین و فرصیۃ الصرورہ: الصرورہ تم یکن میں اہل القبۃ و کثر
 کان صجۃ: بالخطا عدت: کذب من بد شر شیئا من امارات
 التحدید کسحر الضم: رضاء برہ علی والاستہزاء علیہ
 فلیس من اهل القبلة ومعنی عدم تحفیر اہل القبلة ان لا یختر
 یدرتکب المعاصم والایسکر الامر بخلیۃ غیر المشہورہ

ترجمہ اہل قلم شکایں کی اصطلاح میں وہ ہے، جو تمام ضروریات دین میں
 اہم میں گناہ ہو یعنی ان امور میں جس کا ثبوت شریعت میں معلوم و مشہور ہے، کسی جو انکار
 کرے کسی چیز کا ضروریات دین میں سے، جیسے صرورہ عالم اور شر اور علم اللہ تعالیٰ
 یا رب یا رب ماز و برہ و تہ و اہل قبلہ سے نہ ہوگا، اگرچہ وہ طاعات پابند ہو۔

ی طرح وہ شخص بھی اہل قہر میں سے نہ ہو گا جو اس ایسے فعل کا ارتکاب کرے جو نہ قہر میں
 کی کئی علامت سے دلچسپی دیتا ہو نہ کسی سے اس کا ارتکاب کرے کہ جس سے اس
 شرعی یا دینی امر یا نہایت بڑا اور اہل قہر میں سے نہ ہو۔ اہل قہر کی تکفیر نہ کرنے کا مطلب یہ
 ہے کہ ارتکاب مجاہد سے اس کی تکفیر نہ ہو جائے بلکہ یہ غیر مجاہد کے ارتکاب سے اس
 کی تکفیر ہو جائے۔

اور مہر عقائد میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل
 القہر لا یموتون فیہ انما یرما علم محبہ بہ و بصیرۃ بہ و جمع علیہ
 کسبہ۔ (مجموعہ ص ۱۰۷)

ترجمہ: اہل قہر کی تکفیر ہو جائے گی مگر اس صورت میں کہ اس میں
 ضرورت دین کا انکار یا کسی چیز کا انکار لازم نہ ہو کہ وہ ایمان نہ پہنچا ہے، چاہے وہ
 شیطان کا جواب دے۔

اور شرح فقہ اکبر میں ہے: یرحمہ ان جہا بقول علی بن
 ابی حمزہ یسکونہ اہل القہر بہ من یسکونہ جہا انہ یسکونہ اہل القہر
 النہا۔ (۳۰۰) و یسکونہ من یسکونہ ان جہا یسکونہ علیہ السلام غلط
 ہے الخرج من القہر تعالیٰ ارسلہ الی علیؑ و یسکونہ و الخراۃ بہ
 ہاں صغر الی القیلة یوسر اہل مؤمنین و ہذا ہر امر اذا یقولہ صلی اللہ
 علیہ وسلم من صلی صلوات و اکن ذہب حقا ذلک مسلم

ترجمہ: یہ بات سچی نہیں ہے۔ اور یہاں کہ اس قول میں اہل قہر
 کی تکفیر کسی کتاب کے میں ہے۔ میں محض قہر کی طرف رخ ہے۔ پس وہ نہیں۔ کہنا صحت فقہ
 رواہی سے میں جوہر کی میں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہ اس سے میں غلط ہے۔
 کہنا حق تعالیٰ جل شانہ سے اس کے حضرت سے کہ میں بھی تھا ہاں میں وہ فعل بہتر ہے۔

ہے حضرت علیؑ معبود ہے۔ یہ لوگ اُن چہ تلمذی طرف مارتے رہیں، مگر سزا نہیں۔
 "اُنکی مراد ہے کہ اُنہیں رخصت کر کے لڑائی نہ کرے، جو ہماری شہادت ہے اور ہمارا پیچھا ہے۔
 تو یہی مسلم ہے۔"

اور کعب بن ابی لہبؓ کی ہے: فإلّا يفتخر أهل القبلة بأهل البيت
 بمصابيح جب المكلف و ہدایہ قبولی قیلہ تعالیٰ ان اللہ یحب الذی یحب
 جمیعاً مع ان الکفر غیر معصوم و محقر جمہور اہل لیسۃ من النفاق
 و المملکت لم یس عذم کفر اہل القبلة من المعبۃ عۃ المأویۃ فی غیر
 حصہ و ریت سکون القلوب شہدۃ کہ فی حرۃ العرجانی و المحيط
 التبرہانی و حکم الرازی و اصول البرزوی و رواہ ابو خی و الحاکم
 ابن شیبہ عن الامام ابی حنیفہ و العرجانی عن الحسن بن زیاد
 و شارح مواقف و المصنف و الامدی عن الشافعی و الاشعری
 لا یطعن

ترجمہ جس ہم اہل قبیلہ تغیر نہ کریں گے جب تک کہ سے جو جہت ہے
 کا صدور نہ ہو۔ اور یہ اسی طرح ہے جیسے اُن ایمان تل شہادت مان گئے: اللہ خان تمام
 "تا ہوں ہشت" تا ہے ہوا جو اس کے، مگر یہ معذور ہے۔ اور جب جمہور اہل علی
 کا لقب ہے شکستیں میں سے جو بہت ہی ہوا پڑا ہے۔ رہتے ہیں غیر مہارہت دین میں ان کے
 متعلق یہ ہے کہ ان کی تغیر نہ کی جائے۔ جسے کہ نہ اور جہاں اور محیط برہان اور احکام
 رازی اور اصول برزوی میں سے۔ اور یہی رویت کیا ہے کہ اُن اور حکم شہید کے امام
 ابو حنیفہ صاحب سے اور جہاں سے حسن بن علی سے اور شارح مواقف اور انصار اور
 کہ ان سے شافعی سے اور اشعری سے

اور شارح مواقف شافعی و الامدی و الشافعی و الاشعری

ادلائے کہ احدامی اہل نقیہ الایمان قطعاً من الشریعة

ترجمہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے، مگر سب انکار کے کسی قطعاً حکم شرعی ہے۔

اور ماہر اہل فہم، کتب کافی سے یہ اقوال میں تحریر فرماتے ہیں: **وہ** معبد، اہل قبیلہ اندر نہ دیو، **وہ** جو دنیا پر معمولی عامیہ کہہ انکار صمد، ربہد، بنسبہ بمعانیہ منقرض احدام شرعیہ بخند، **وہ** فہم، علم مجیبہ مواد، **وہ** بنصر، **وہ** بخند

ترجمہ اگرچہ شریعت میں اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے، مگر سب انکار کے کسی قطعاً حکم شرعیہ کہہ انکار صمد، ربہد، بنسبہ بمعانیہ منقرض احدام شرعیہ بخند، **وہ** فہم، علم مجیبہ مواد، **وہ** بنصر، **وہ** بخند

عقائد عصیہ میں سے لاکھ احدامی اہل القبۃ الایمانیہ بطی انصاع المحضار، ایمانیہ شرک او انکار البیعة و انکار مد علم من الحنین بالصبر و او انکار مجمع عدیہ و ما عدہ ذلک فالقبل منطاع و بیہ کافر

ترجمہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے، مگر سب انکار کے کسی قطعاً حکم شرعیہ کہہ انکار صمد، ربہد، بنسبہ بمعانیہ منقرض احدام شرعیہ بخند، **وہ** فہم، علم مجیبہ مواد، **وہ** بنصر، **وہ** بخند

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں، اگر کتب فقہ و عقائد میں لکھی گئی ہیں تو یہ ہے کہ یہ لکھنے والے کافر ہیں۔

عمواں۔ عدم تعلقہ اہل قبیلہ ہو گیا۔ حدیث فقہ سے ماہرین و راجس منظم سے ماہر تہ لوگ یہاں سے یہ کچھ نیچے۔ جو شخص قبیلہ طہ سے مراد کے قہار پڑھ لے کر وافر نہا جائے کہیں نہ کہتے ہی عقائد غلط ہیں۔ جیسے سب، اہل اقوال کہ یہ بدنامی ہے۔ یہ بھی خیال نہ کیا کہ اگر یہی لفظ پڑی ہے تو اہل قبیلہ کے لفظوں سے تو یہ بھی نہیں نکالنا کہ قبیلہ کی طرف سے کہہ کر پڑھے بلکہ اہل لفظوں کا مفہوم تو اس سے کہ نہیں۔ صرف قبیلہ طہ سے مراد ہے وہ قہار جس پر ہے پڑا ہے۔ یہ معنی مراد ہے کہ میں وہ چھوڑ دیا میں کون شخص کا ذہنی نہیں رہا مگر کیونکہ کبھی۔ کبھی جو شخص کا مراد قبیلہ طہ ہو جاتی ہے اور یہ ہے۔ لفظ اہل قبیلہ اور تمام اہل قبائل۔ جس کا نتیجہ بدنامی اہل قبیلہ ہیں۔

خوب سمجھ لیجئے!

کہ لفظ اہل قبیلہ ایک شرعی اصطلاح ہے، جس کے معنی اہل سلام کے ہیں، اور سلام، حق ہے جس میں کون ہاتھ نہ تھری نہ ہو۔ یہ اہل قبیلہ صرف وہ لوگوں کے ہے جو اہل جہان ہے جو قرآن و روایت دین کو تسلیم کریں، اہل رضوانہ علیہ السلام کے تمام احکام و (شرط و عہد)۔ یہاں لا میں مراد اس شخص کیسے جو قبیلہ کی طرف سے نہ لے۔ جسے دیوں مراد جو وہند اسوہ میں اہل کار کا لفظ صرف ہے ان لوگوں کیسے بولا جاتا ہے جو وہند اسوہ مراد جو قوانین و رسم کا پابند ہو جس کے مفہوم لغوی کے حق و کام۔ ہے آدمی و انماں کار۔ ہمیں مراد تا۔ جو یہ جو یہ ہمیں یہ علم فقہ و عقائد میں کتابیں لکھنا یا قلم سے پڑھنا ہیں۔ میں سے جس عبارت سے آئی ہیں۔

عن عبد اللہ بن قاری صاحب شمس حاشیہ اکبر علی فرما ہے میں: انعم علی
 شمس البیاض الطیبة العبدیہ الفقیر عنی ہر مراد حسن و ریاض النبی
 کسبہ ثل المعاصم و ہشتر لاجتہاد عنم اللہ تعالیٰ بہ جہد بہ ہر
 انعم اللہ علیہم انعم اللہ علیہم انعم اللہ علیہم انعم اللہ علیہم

الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم ونقي الحشر ونقي عبده
سبحانه وتعالى بالحرية لا يكون هو اهل القبلة وان الامر به
مستبلة عندها انسخة انه لا يخطر ما دم يوجد شيء من امراب النكر
وهم يصدر عنه شيء من موجباته

ترجمہ خوب سمجھ لو اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن و سنت میں
پرستی میں، جیسے عبادت کا مہارشی اور علم اللہ تعالیٰ بالجزئیات وغیرہ میں پختہ تمام
عمر حیات و عبادت کا پابند ہونے کے ساتھ ہی قدم عالم اور اہل حشر بالی علم اللہ تعالیٰ
پر پختہ کا معتقد ہو، وہ اہل قبلہ نہیں ہے، اور مراد اہل قبلہ سے اہل سنت کے ہر ایک یہ
ہے کہ اس کی تکفیر اس وقت تک نہ ہو جائے گی جب تک عبادت قریش سے کوئی چیز اس
میں نہ پا جائے مگر جب تک اس سے موہبات کفر میں سے کوئی بات نہ ملے۔

اور رشید غفرلہ صحت صحاح میں مذکور ائمہ مہتممون کو العمل یہاں کرتے ہوئے
لکھا ہے خلاصہ ارجح فی کفر اہل القبلة المواقف بطول العصر علی
الطاعات واعتقاد قدم بعدم ونقي الحشر ونقي العلم بالجزئیات
وہم انکار ہندو، رشی، من موجبات تکلمہ

ترجمہ اس میں کسی اختلاف نہیں کہ اہل قبلہ میں سے اس شخص کو کافر کہی
جائے گا جو اگرچہ تمام عمر عبادت و عبادت پر اصرار کرے مگر علم کے قہر سے اس کا اعتقاد
کلمہ یا تو مشرک یا فرقہ تھیں کے عالم میں یہ بات ہوئے گا انکار سے راقی طرف وہ شخص
جس سے کوئی چیز موہبات کفر میں سے صادر ہو جائے۔

اب بطور مثال اگرچہ المصححہ بہ دلائل جسدیہ میں کلام
نہی لکھا ہے! نقل فرمائیے لاجلہ فی کفر الحائف و اہل
نقلہ، مہتممون عدم علی الطاعات کما فی شرح، بقدر

ترجمہ: اس میں کی کا خلاف نہیں کر لیں مگر اس میں سے جو شخص روایت

دین میں سے کی چیز کا انکار ہو وہ ظالم ہے۔ چہ تمام طوائف عیال اس میں وارد ہے

اور: روح عیال معنی لڑائی ہے۔ اس میں سے ہیں نقیبہ

اصطلاح الملک کنعین من یصدق یحضر روایات میں ہی ای الامیر اللہ

علم ٹھہر تھا فی الشریعہ اشکھر فمن انکسر شیعہ من الضروریات

کحدوث العلم وحشر لأجساد و علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ

یا سجر مہیات و فرصۃ الصلوة و الصدوم ثم یخفی عن اهل التبتہ و لہ

کامن معجہات، بالظناعات، و کذلک من یحضر شیئاً من امارات

استکد کسجود الصنم و الاہانتہ با سر شرعہ و الاستہزاء عنہ

فلین من حمل القبلة و معنی عنہ تکفیر اہل القبلة لا یکفر

بدر تمام صاحب سمع صبی و لا یامسک الاہور احیاء غیر المشہورۃ

عما حلقہ المحققین

اہل تبتہ تکفیر کی اصطلاح میں: شخص ہے جو تمام مذہب روایت بنی قاضی

اس میں جو شخص ضرور روایت دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے وہ ظالم ہے

فمن کفر چہ عرات، طاعت میں محال ہے نہ، روایت کی وہ شخص جو مانتا ہے

و بخدیب میں سے نہ تو کام طلب، پیچھے ہٹ کر پانسی مرشرقی کی اہانت و استہزاء

کرنا وہ اہل قبلہ میں سے نہیں اور اہل قبلہ نہ تکفیر نہ ہے کام طلب یہ ہے کہ طاعی

کے ارتکاب کی وجہ سے اس کو کافر نہ کہیں اور یہ اس کے نکال دینے سے کافر نہیں ہو

عام میں مشہور نہیں ہے۔ روایت: ین میں سے نہیں۔ (لجہ من انفقہ ج ۱ ص ۱۳۰)

ایک جگہ فرماتے ہیں:

جو چھٹے شرط میں ہیں قبیلہ بن نعلیہ تابع بنی اسرائیل ہے، اس کا یہ صحابہ نہیں ہیں جو

فیہی طرف سے کر لے وہ مسلمان ہے۔ ہندو یہ شرع اسلام کا ایک اصطلاحی لفظ ہے جو صرف ان لوگوں کہنے والا جاتا ہے جو اسلام کے عام شعار نہ، عید مسلمانوں کی طرح دانتے ہوں اور ان سے کون قوس و قوس لیا ہوا رد و رد ہوس سے حصہ نہ لے سکتے ہیں۔ یہ ہوں ہوں۔ (رجوع الی الفہم ج ۱ ص ۱۲۲)

امام محمد صاحبؒ کا فرمان:

جو شخص اسلام و شرع میں سے کو ایک بات باقی انکار دے اس سے ہاتھ پڑھنے کو چاہئے۔ یہ لوگوں کا ہمارے قدم کی طرف سے رکے، رہنا انہیں اہل قبیحہ میں داخل کرے۔ یہ حاجب کما حدیثہ و ہدایت میں پڑھنے سے نہ لے سکتے ہیں۔ (تفسیر تہذیب ج ۹ ص ۳۵۵)

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا فرمان:

بقدر ہم شرح معتمد و الجمع بجز قدیم لا یختر احد من اہم الحکم و فی ہوم من قل یحیی العزیز و یستلزم البروہ و سب التشیعین و یعدیہ او مذہب و ہذا مشکل السنہ

ترجمہ یعنی شرع عطا ہر شے کے نہ ہوا ہے ان وہ ہوتا ہے اس کے مطابق مشکل سے ایک سال یہ ہے کہ یہ کسی شخص کو چاہئے نہ چاہئے کہ جو اس قلم سے ہوا اور اس قوس یہ ہے کہ اس شخص کو کافر ہونا چاہئے جس سے یہ ہے کہ اس شریعت حقوق سے وہ ہے نہ شہادت علی شامین روایت محال سے پاس نے شیخان لودہ ابیہ شیخان پ سے بعد ہذا ملے میں دیکھو وہ راہی ہو کر اس کے ہمدردوں کی جگہ نہ کہنا ہے یہ محمول شرح عداد و ہذا مستخرج ہے

بقدر انفقہ شمر الایں التیابی فی ہاشیہ قرآنہ و ہ

قواہل لہذا لا یکتفی فی المسائل الاجنبیۃ الا سماع فی
تکطیر من انکر ضروریات الدین ثم ان هذه القاعدہ بلشیخ
الاشعری وبعض متابعیہ وام البعض لا یرفعہم و ہم
الذین کفرو المعذرة والشیخ فی بعض المسائل فلا ھذا جالی
انھم لہذا الذیل انھی

ترجمہ یعنی ہمہ شمس الدین خیالی نے کی تو اس کے بعد یہ قیادت
السنہ ان لایہ کفر کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ یعنی اس کا اندہہ کا یہ ہے۔ ہاں یہاں نے
مسائل اپنی یہ میں اس و سنے کہ اس امر میں اس نہیں۔ اس شخص کا ہر بنا چاہے جس
شخص نے انکار یا نہایت۔ یہ ہے۔ اس مقام میں یہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کا اندہہ شیخ
عمری اور اسے بعض تابعین کے یہ ہے۔ یہی دوسرے بعض علماء م کہ ایک
یہ کا اندہہ ثابت نہیں اور وہ علماء دین کہ اس کا تو یہ ہے کہ معتزلہ اور شیعا اپنے بعض مسائل
کے جب سے کار ہیں اس سے اب اس انوار اس میں مسابقت کرنے کی ضرورت
نہیں اس واسطے کہ یہ دونوں اول ایک ہی شخص کے قول نہیں ہیں۔

و لا یحتمل ان یجواب الایہ بحصول و تکلیف بخلاف ہذا
ذلیل فالجواب الثانی مبنی علی اخلاف القاضی بالقوبین وہ
خلاف اسراف بن القاضیون بلکہ اللہ علیہم اندہیں یخبرہن یحدو
الظہر و سبب انشودہ۔ وہ م اندہہ و تم انعام بالاسات
عبر ہذا

ترجمہ یعنی ظاہر ہے۔ جواب اول میں شخصیت تنبیہ کے کام میں نہیں
وہیل نہ دوسرے جو سکتی بنا اس پر کہ وہ تو اس کے کامل شخص میں حالانکہ
یہ بھی خلاف واقع ہے بلکہ اسلئے کہ اس کا اندہہ کے کامل وہی وہ میں نہیں انہوں نے کہا

ہے، وہ شخص باور سے چوبہ ہے نہ قرآن شریف مخلوق سے، وہ شخص باور سے چوبہ ہے نہ شخص علم و عرفیات کی لگی سے ہر طرف باور کا کوئی، عقیدہ کا مدعو۔

تَمَالِ الصِّبْغَ فِي شَرْحِ السَّيِّدِ اَوْفِ اعْلَمِ اِنْ عَمِ الْكَلْبُورِ اَوْ
اَسْتَبْلَ مَبْأَعِ بِلَامِ الشَّيْخِ الْاَشْعَرِيِّ وَانْقِطَاعِ كَمَا مَرَّ كُنَّا اَوْفَقْنَا
عَلَى مَشْرِقِ لَامِلَا مَبِيسَ وَجَدْنَا مَدْنًا مَابِرَ حَبِ الْكَلْبُورِ كَعَلَمِ
اِسْرَاجَةِ الْبِي وَجَرِ . اِنَّهُ غَيْرُ الْكَلْبُورِ سَبْحَانَهُ اَوْ اَلَمْ هَدُوهُ فِي بَعْضِ
اَشْجَاصِ الْمَنَاسِ اَوْ اَلَمْ اَنْكَرَ بَدُوَ مُحَمَّدًا مَبْأَعِ الْبِي مَهْ اَوْ اَسْتَبْلَ مَبْأَعِ
اَوْ اَلَمْ اَسْتَبْلَ مَبْأَعِ الْمَحْرَمِ بَ ، عَمِ مَبْأَعِ اَجْبَابِ الشَّرْعِيَةِ اَسْتَبْلَ

ترجمہ یعنی ہاں سید سے شرف مواقع میں۔ چنانچہ ہے۔ مدد ملنے والی
قبول میں توں نے ہوا میں سے جو شے اشعرنی اور مقہرہ کا ہے جیسا کہ اس پر کیا گیا یعنی
ہم سے جب تشریف لے گئی کہ ہل اسلام کے فرقوں کے عقائد کس کس طرح کے ہیں اور ہم سے
پہنچا گیا کہ کس حد تک عقائد کے بعض عقائد سے قطع کر لارم آتا ہے مثلاً یہ عقیدہ کہ اللہ
تعالیٰ جل شانہ کے سوا کوئی دوسرا خدا بھی ہے یا نہ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے بعض باتوں میں
خلو ہے یا نہ، تصور رکھنا کہ حق بات کا انکار کیا گیا عقیدہ نہ جس سے تصور رکھنا کہ حق
ہر مستحق تو ہیں بڑی ہو وہ عقیدہ کہ جس سے غرابت و مبہوتی کا نہ ہو اور جہات شرعیہ کو سب سے
کو دینا ثابت ہوتا ہے، یعنی سب عقائد سے صاف رکھ کر ہر عقیدہ ہے۔

بِسِ اَللّٰهِ اَلْمُحَقِّقِ اِنْ اَلْمَصْرَ اَلْبَاهِ اَلْقَبْلَهُ هُمُ اَلدِّينِ لَا يَحْكُرُوْنَ
مُحْرُورِيَاتِ اَلدِّينِ لَا مَنَ يُوْجِهَ وَجْهَهُ اِلَى الْقِبْلَةِ فِي الصَّلَاةِ قُلْ اَللّٰهُ
لَعَنَ سَبِيحًا . اِنَّهُ اِنْ يَرَوْا هُوَ مَدْمُ عِبَرِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، هُوَ
۲۹ ہر مہر سے ہر مہر سے ہر مہر سے

اس سے لازم آتا ہے کہ اس دیکھنے والے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پاس کلام سے کچھ حقیقت
 اعلیٰ حصر صفا الناس یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس امت کے ہرے میں فرمایا کہ
 جس قدر کہ امت ہوئی ان میں سے تم لوگ بہترین امت ہو تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس
 امت کو بہترین امت قرار دیا اور اس کے خلاف اس شخص کا خیال ہے کہ اس امت کے لوگ
 گمراہ ہوئے کہ غلط مرواں لوگوں نے صحیح سمجھ لیا ہے یہ بھی لازم آتا ہے کہ شخص و اللہ
 تعالیٰ جل شانہ کے اس کلام سے بھی انکار ہے وہ من یشاقق الزسوا من بعد
 ما بینہن لہ الہدی ویخرج غیر مسبیل العزمین الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس
 شخص کے ہارے میں حق پہنچایا جس شخص نے مسید کی راہ میں ہرجا ہے اور پھر وہ شخص حضور
 ﷺ کی راہ میں ہرجا کرے گا اور مسلمانوں کی راہ کے سوا کوئی اور راہ اختیار نہ کرے گا
 رہے تا یہ کہ اس شخص نے تصور رہے کہ اس میں نہ ہیستہ سے انکار ہے ذاتہ جمع
 اعلیٰ علی الصلاۃ یعنی میری امت کے لوگوں کا اجتماع اگر علی یہ ہو گا تو جس
 ان امور کا منکر ہو وہ اہل قلم سے نہیں سمجھا جائے گا۔

[illegible][illegible]

نہیں اس لئے کہ اس میں شہرہ نہیں ہے، وہ شخص جو اسے چون اسود میں سے ہی ہر کلمہ نکالے،
 ذوق کا واجب ہونا اور عہد کا ایسا، جب ہونا اور شیخ واقعی نماز کا جب ہونا اس کا سہا
 ہونا اس لئے کہ ماضیہ ذوق سے شروع اسلام میں جہاں کیا گیا، اہل سنت و جماعت اور کے
 بعض امور کے انکار سے کفر تاویل لازم آئے کیس یہ حال امور میں تاویل قابل مباحث
 نہیں، جہاں کہ ماضیہ ذوق کی تاویل نہ کی گئی کہ ان لوگوں نے اپنے مدعا کے ثبوت میں اللہ
 تعالیٰ علی شان نیکایہ کلام پیش کیا، اس صواب اور دلائل کے بغیر، آپ نے اسے تسکین
 کہا، اس لئے جہاں کہ اور ضرورت کے تاویل انکار تکم میں نہ کی گئی کہ ان لوگوں نے
 اپنے مدعا کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ جس شان کا کلام پیش کیا، ان کے حکم الالہیہ بحق
 صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کا اعتراف ہے، پیش جو شخص قرآن شریف کو تفسیر کے، یا اللہ تعالیٰ جل
 شانہ و جہت کا انکار کرے یا انکار کرے علم یا جو بات سے طریق جزئی تکم و قائل ہو
 تہ علم کا بطریق کلی تو ایسے شخص کو تکلیف نہ ملے گی چاہئے اس لئے کہ ان احکام
 کی نفاذ سے پہلے جلی میں ہونی صاف حکم میں رہے بجا، قرآن شریف میں سے اور بعد جہ
 متواترہ میں سے، اس ہر کلمہ کو سمجھنا چاہئے، واللہ تعالیٰ مدد دے، آمین۔

عسا قیوم من الدلائل علی ان المعراض اهل القبلة هم
 المصلحون وجميع ضروریات الدین ای دلالہ بفظ اهل القبلة قلن
 بذلول عدوہ اکثریتناہل الايمان قناہل العدم واملکہ ان اکثر عدم
 الايمان و المتقابلان بالعدم و المعطاة لا یخون بیدہم و اسطة بالنظر
 الی خصوص الموضوع و ان امکن بیدہم و اسطة بالنظر الی
 التوافق کما المعنی و البصر فی الذی من نشاء البصر لا یحصر عن
 احدهم و لا شیبہ ان لا یمن معہم وہ الشرعی المعتمد وہ فی کتب
الاحکام و العبادات و التفسیر و التحدیث ہو حسب الذی یختار و یعلم

مجيئته به ضرور تأعدها من شأنه ذلك ليخرج النبي و المعجرون
 و المعجزات و الكفر عدم لايمان عما من شأنه هذا التصديق
 فمظهرهم السطر هو عدم تصديق النبي بقوله ما علم مجيئته به
 ضرور ما هو بعينه ما ذكره من أن من آخر و أحدا من ضروريات
 الحديث انصف بذلك نعم عدم التصديق له من ثبوت أربع فيحصل
 في ظن البعض أنهم أربعة

أولهم كثر الجهر و ما عديد حتى يتصور ما فيه عدم
 مجيئته به مع العلم بكونه عليه السلام كذب في دعواه و هو كثر
 إلى جليل و أمثاله

ثاني كثر الجهر و العهد و هو تكذيبه مع العلم بكونه
 صدق في دعواه و هو كثر هل الكتاب كقوله تعالى: الذين أتبعهم
 انكسب يعرفونه كما يعرفون أبناءهم و قوله تعالى: و جعلنا ألبها
 و استخف به المسيح طله و معنى: و كثر البهس من هذا القبيل
 و ثالث كثر ادعاء كذا كان لأكثر المصلقين

و سابع كثر التواريخ و هو أن يحمل كلام النبي بقوله على غير
 محمله أو على التلقية و انصر عدة المصالح و تعذر ذلك و ما كان
 التوجه إلى القبله من حواصص معنى لايمان سواء كان شمه أو غير
 شاملة عبروا على الأيمان بأهل القبلة كما ورثي انحيث توجب
 عن فضل المصليين و مرانهم من مع أن فضل القم أن على أن
 أهل القبلة هم المصلقون بالنبي في جميع ما عدم مجيئته به
 و هو قوله تعالى: و صلوا على سبييل الله و كثر به و بمسجد الحرام
 و يخرج أدله هذه كثر عن ساء و انتم

مصور صورت کی ہا، جو اس علم کے کہ مصور صورت ہے، عین میں صادق ہوے اور
 قی طرح کا علم اس کتاب کا کفر سے۔ چنانچہ عند تعاقب تل شامہ مرید سے کہ اس باتوں کو ہم
 سے کتاب دی ہوگی جو لوگ اس کتاب سے ہیں وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہنچانے میں
 جہاں وہ لوگ اپنے ہاتھوں کو پہنچانے میں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ سے مرید سے کہ اس
 کا کفر س نے انکار کیا اس امر کا حالانہ اس امر کا صحیح ہونا یہ لوگ یقیناً جانتے ہیں۔ یہ انکار
 صرف بے نصافی اور تکبر سے صورتی طرح کا کفر نہیں بلکہ کفر بھی ہے

3۔ تیسری قسم بدعتی تک سے بھیجنا۔ کثرت منافع کا تھا۔

4۔ چوتھی قسم بدعتی انکار میں سے اور مرنا میں سے مرید سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نام
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا یہ معنی ہے اس میں جوئی افعال اس نام کا معنی ہے۔ یہ بات محسوس رہا اس نام
 کو تلبیہ اور رعایت محکمات پر موابہ ہی کسی اور نام غلط پر اس کو تسلیم کرنا۔ چونکہ ہمارے قلم
 اور کفر ایسا ہے ان کے حاصد سے ہے خواہ شاہد ہو یا خاصہ غیر شاہد ہو۔ اس واسطے اہل شرع
 سے ایسا ہی تصریح اہل قبلہ کے لفظ کے ساتھ کی ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ
 میں نے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، رہوں کے

اس حدیث شریف میں مراد واریوں سے مسلمان ہیں حالانکہ بعض قرآن شریف
 سے مراد ثابت ہے کہ اہل قبلہ ہی لوگ ہیں جس لوگوں سے تصدیق کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اس سب اس میں نہیں ہے۔ میں معلوم ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ چنانچہ القہ
 میں جل شانہ۔ فرمایا ہے کہ جب کرنا ہمارے میں بد کرنا کے عند صوابی راہ سے رخص
 کرنا ہے اس کی شان میں اور کفر کرنا ہے مسجد حرام کی شان میں اور لکان دینا مسجد حرام کے
 لوگوں کو یاد دہ۔ اور دیکھ اللہ تعالیٰ کے۔ یہ مسئلہ قابل غور ہے۔

صاحب التحریر اہل حق کا فرمان:

ہاں میں یہ ہے کہ حقیقہ کے اس قول کی ہر ایک کسی اہل حق کے مخالف شخص یا فرقہ کو
کافر نہ کہہ جائے یہ ہے کہ شخص یا فرقہ اہل مسلمہ و مہذبوں کا مخالف نہ ہو جس کا میں ہونا
معروف و یقینی ہے اس کو ایسی طرح سمجھو کہ اکثر مصلحین ص ۱۰۱

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید کا فرمان:

سوال: غلطی کا رول قبلہ کی طرف کیا تعریف ہے؟ قادیانی فرقہ والوں اور
مرزوں احمدی اہل قبلہ غلط تو مسلمان ہیں یا نہیں؟ آپ کیسے تو سامنے سے؟

جواب: غلطی کا رول اہل قبلہ ایک خاص اصطلاح ہے اور عام مسلمانوں کی
حس کا یہ مطلب ہی کے ایک نہیں ہوگا کہ یہ ہے خود ہی طرح ہے کہ مسلمان
ہے اور جو قبیلہ کی طرف سے وہ مسلمان ہے بلکہ یہ اللہ اصطلاحی نام ہے اس شخص کا جو
تمام احکام اسلام کا پابند ہو۔ جسے کہا جاتا ہے کہ غالباً شخص ایمان سے پاس ہے تو ایمان
ایک اصطلاحی نام ہے ان تمام علوم کا جو کسی درجے میں سکھائے جاتے ہیں انہیں ہوا
ہے کہ ان کی طرف سے مسلمانوں پر درجہ ہے اس طرح اہل قبلہ کے کہیں بھی یا فانی امت
نہیں ہیں۔ جو تمام احکام اسلام کا پابند ہو۔ کما صریح بہ فی علما کتاب الخلام
(فتاویٰ ختم معرب ج ۱ ص ۱۰۵)

سوال: لفظ کفر اہل قبلہ حدیث سے یا نہیں آیا؟ اس کا کیا مطلب

ہے؟

جواب: حدیث لفظ کفر اہل قبلہ کے متعلق جو ماعرفی ہے اس
مکتوب کے ساتھ یہ غلطی کی حدیث کی سبب میں نظر سے نہیں گزرا میں اس مکتوب کے

جیسے لیس اٹھا دیتے ہیں، اور ہیں۔ مگر کمالی مبلغ جو ان الفاظ کو تمام نہیں کر کے اپنے فقر و
چھپا چاہتا ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ کسی کی حیثیت میں سے نپاؤ نہیں جیسے قرآن کریم سے کوئی
شخص لائبریری تصدیق غلے رہے۔ یوں۔ لائبریری میں اس قسم کے الفاظ جمع
ہیں، ان کے ساتھ ایک ہی جگہ سے، جن بدعتوں، بعد و غیرہ، جس کی قرآن یہ
ہے۔ ان کو وہ سمیٹ لیا ہے۔ کسی اہل قبلہ کو بھی مسلم مسلمان ہونا واجب ہو چکا ہے
بہشتی روایات میں ان کے حدیثی یہ غلط فہمی ہوں ہیں۔ درود کفر، ایوب، بھی جب
نیک امر صریح نہ دیکھو، تا فرما ہے۔ خود بخود کتنا بھی سخت ہے۔

یہ مدحت ابو داؤد کتاب المجاہد ج 1 ص 252 میں حضرت انسؓ
سے اس طرح مروی ہے: ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِسْلَامِ: الْكَفُّ عَنِ الْقَوْلِ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ سِوَهُ، وَلَا نَخْرُجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ. بیرونی، بحاری
شریف ج 1 ص 77 میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے مروی
مِنْ شُهَدَائِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَسْلَمُوا قَبْلَنَا، صَلَّيْ صَلَاتَكَ
وَكُلَّ دِينِنَا فِيهِ الْعَسَم.

اہل قبلہ سے مروی صحیح امت، و لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کو مانگتے ہیں،
۔۔۔ یہ فیجے کی طرف سارے ہیں، چاہے وہ یہاں ساری کا انکار کرتے رہیں۔

کشاف شرح المفہم صدق انبیاء السامع ہم ہکم
محائف سحر من ہر القلب نہیں بھاؤ، عالم و مخالف عاھر من
ضروریات لائق قوتہ لایزال عی کثیر اہل القبلة المواظب طویل
انھم علی العبادت باعتماد م العانہ، تم انھم، تم انھم
بالحیث یومعونہم کما یستحبونہ من مخرجہ بالکفر عہ

وہی شرح لاکیریو ان غلا فیہ حتی وجب اکثرہ بہ لا
 یعبیر خلافہ، وعاقدہ یصا (اللی قولہ) ان صلی الی القبلۃ واعتقد
 بنفسہ بمسلم، لا لہ لیسف عبارة عن المعصیون الی القبلۃ بل
 عن المؤمنین وبعوہ فی الحشف للبردوی ج 3 ص 238 لأحلاف
 فی کفرہ المخالف فی ضروریات الاسلام وان کن من اهل القبۃ
 انما اظہر ان عمرہ علی العبادت

وقال انشامی ایضا: ہر القبۃ فی اصطلاح المتکلمین
 من یصدق یصرہ ریاض المنیر ای الامر الی عدم ثبوتہ فی
 الشرع: اشہرہ عن انکر منید من التصوریات الاسلام کحدث
 العلم وھتم الاحسن وسمی المعدم بحدیثات وقوصیہ الصلوۃ
 والصوم ہم یکن من اهل القبۃ ولہ کائن مجاہد بالطاقعات (اللی
 صریحہ) ومعنی عدم تکثیر اهل القبۃ ان لا یختر برتدب المعاصی
 ولا یمکر الامور الخفیۃ غیر ان مشہدہ: ھت، ما حفظہ المحدثون
 فحفظہ ومثلہ قیل المحقق ابن امیر الحاج فی شرح التحریر لایمن
 ھماد والنہی عن تکثیر اهل القبۃ ھو العوائق علی ما ھو من
 ضروریات الاسلام (لقتا، ای حتم بدوت ج 1 ص 107)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اے قوم دنیا! بنانا اس وقت تک درست نہیں جب تک اس میں کوئی چاروں شیئی
 ہم جہت موہنہ، اکر کوئی رشتہ دار اسے نہ پا رہے ہو، جسے ہم نے ہی حضرت علیؑ کا حق
 گمان کر کے تو اس کے کفر میں کس کو گلام ہے

وہی رد المحتار ان اہل الخصم ان کان من یعتقد الاکروہیۃ

ہے۔ اس پر شخص سوار کے قطعی متواتر ہو مسلمان عقائد کے خلاف کوئی طریقہ درختا ہوا
 اہل قہد میں داخل نہیں ہوا ہے۔ شکار قہد کی اجازت دی جا سکتی ہے۔
 (فتاویٰ بیروت ج 3 ص 596)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اہل قہد کی اس ولایت تک گھیر نہیں کی جاتی جب تک ضرورت ہو: یہ بھی کہ کسی
 چیز کا جس پر اجماع مسعودی، انکار نہ کرے مثلاً حرام کھانا وغیرہ۔
 جو شخص غریب، سید غلام شریعت میں سے کی گامدہ سے نکال دے یا جو
 میں ہیں، انہیں ^{سید} متواتر اجازت ہے اس سے انکار نہ اس کی غلط فہمی دینی ہے
 (فتاویٰ بیروت ج 1 ص 253)

حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحب کا فرمان:

سوال: ایک شخص انتہائی زہریلوں میں مبتلا ہوتا ہے تو میں قادیانی ہوں
 یا شیعوں، سب کلمہ تو میں اور سب قہد ہے میں، سب مسلمان ہیں یا یہ بات درست ہے؟
جواب: عقائد اہل باطن و اصولی قطعیت کے خلاف فرماتے اسلام سے خارج
 ہیں۔ کھانا تو کھوئے یا نہ پڑھے سے وہ اہل قہد ہو کر مسلمان نہیں ہوں گے
 (فتاویٰ مصر ج 2 ص 115)

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب کا فرمان:

لفظ اہل قہد ایک شرعی اصطلاح ہے جس کے معنی اہل اسلام کے ہیں اور
 اسلام ہی سے جس میں کوئی بات نہ ہو وہ بہرہ ایہ لفظ صرف ان لوگوں سے لیا جاتا ہے
 جو تمام عقائد میں تسلیم کریں اور حضور ﷺ کے تمام احکامات پر عمل کرتے ہیں

ایمان لائیں، اس سے مراد ہر شخص جس پر قبضہ کی طرف مد کر کے نہ رہے۔

تنبیہ

حدیث شریف اور فقہ سے آگاہانہ و غرضی حلقہ سے ماہر ائمہ لوگ یہاں یہ تجھے کہ جو شخص قبضہ کی طرف مد کر کے نہ رہے اس کو کافر کہتا ہے۔ جو کہ کفر سے کفر یہ عقائد رکھتا ہو۔ یہ بہت بڑی نادانگی اور بے لیت کی بات ہے۔ علمائے اہل حق و باطل سے مسدد و مصلحان رس اس پر شامہ ہیں۔

۱۔ فی اصطلاح المتخمين من يصدق بصدق بصره رباب التبر
او لا يصدق بصدق بصره في انشراح و اشله من التبر
ان يصدق بصدق بصره من يصدق بصدق بصره
۲۔ كذا من يصدق بصدق بصره من يصدق بصدق بصره
و لا يصدق بصدق بصره من يصدق بصدق بصره

اہل قبلہ کی عدم تکفیر کا مطلب۔

حضرت علامہ قاری صاحب فرماتے ہیں کہ اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرتے سے مراد یہی ہے کہ اس میں سے کسی شخص کو اس وقت تک کافر نہ کہا جائے جب تک اس سے کوئی ایسی بات نہ ہو جو عداوت عرب یا مسلمانوں کی طرف سے ہے (فتاویٰ عثمانیہ ج ۱ ص 92)

حضرت ملا علی قاری صاحب کا فرمان:

ثوب بخیر ما کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہل حق و باطل پر متفق ہوں۔
۲۔ یہ بات یہ نہیں ہے کہ جو شخص عداوت عامہ اور قیامت و حشر پر اس عقائد تعان کل
شامہ کا علم تمام بات۔ چنانچہ یہ بات اور ان قسم کے جیسے عقائد صمد۔

تیس۔ اور ”ہندو ریاست“ بن گئے مٹھیا مٹھیا ہوں تو رچا ہوں میں ساری رہ گئی عبادت
 میں رہ گئی ہندو ہندو حال ہو گئے۔ چنانچہ حضرت اہل قاری فرماتے ہیں کہ
 جانا چاہئے۔ اہل قلعہ سے مراد ہر ایک دو لوگ ہیں جو ہندو ریاست دین کا شوق
 اور ان کے قتل ہوں۔“

اور بعد میں علامہ اعجاز چاندوی فرماتے ہیں: حضرات متکلمین کی اصطلاح میں
 اہل قلعہ وہ شخص ہے جو ہندو ریاست دین یعنی اپنے اس کی تصدیق کرتا ہو جس کے ثبوت ہر
 شریعت کا علم شریعت سے ہو چکا ہو۔ پس جس شخص سے بھی ہندو ریاست یہ میں سے کسی کے کا
 نکار یا مثلاً: حدوث عامیہ حشر ”حساب اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علم“ یہاں کیا نسبت اور
 اور وہ کائنات کا شخص: اہل قلعہ میں سے میں ہو گا۔ ”چند دعوات میں بحث کرنا ہو۔ ہر
 کسی طرح کے شخص سے عقیدہ میں بنائیں میں سے کسی کا ”کتاب یا عقائد“ اور اتحاد یا
 ی شریعت کا میں ہمت راستہ ہو تو وہ شخص اہل قلعہ میں سے ہو گا۔ اور اہل قلعہ کی
 حد متعینہ کا معنی یہ ہے کہ نہ ہوں گے ان کتاب کی وہ ہے اور نہ چنگی اور غیر مشہور اور ان کے انکار
 کی وجہ سے اس کا عقیدہ کی جگہ ہے گی۔ یہی حضرت کے عقیدے کی تحقیق ہے۔

اور یہ ہے کہ ہندو ریاست دین کے مٹھیا مٹھیا بن گئی ہے۔ یہ ہندو ہندو نہیں نہ
 حادیت اور اہل قلعہ اپنے طور پر اسلام کا مناسب جواب دیتا ہے۔ عبادت بتوں وغیرہ دیکھ کر وہ
 چنانچہ اہم یہ انعام پر ابو جحیم اللہ و نفع ہے۔“

جب کی مسئلہ میں لئی ہو کہ نہ اور صرف ایک وجہ اسلام کی بدنامی مٹھیا مٹھیا
 قیام و اہل ہونا چاہئے جو اسلام کی ہے۔ یہ نہ مسلمان کے ہاں میں جس ننگی سے کام
 لیا گیا ہے اس آؤ وہ شخص خود ہی نہ ہو جو متکلمین کے ہوا اس ہونا میں کہہ سے مٹھیا مٹھیا
 رہتی۔

تمام اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مومنوں میں داخل میں خطہ ہر امتداد
 بشرطیکہ وہ مجتہد سے نیک مکتبی و مابہ سے قطع ہو اقبال مودہ نہیں دلا رہے صرف ایسا
 شخص معذور تصور ہونا چاہیے جس کی شانہ کی طرف سے اس کے پاس کوئی اصول یا مکتبہ
 نہ رہے دین اور عقائد کا معاملہ اس سے بالکل الگ ہے۔ کیونکہ اس میں دیامت کے
 ساتھ غلطی بھی تو ہاں معافی نہیں ہے اور اس کی جانب میں جہالت اور لاعلمی یا غلط فہمی
 معذور سمجھا جاسکتا ہے اور اس طرح تو اس میں حدیث شہورہ جماع اور قیاس جلی کا
 مخالف بھی معذور نہیں ہو سکتا، اس لیے اس پر غریب پیش کرتا ہو چنانچہ علامہ
 سعدیؒ نے مینا ایہ انتہی لکھتے ہیں۔

اصول اور عقائد میں خطہ کر لے۔ الاکانل مز سے بلکہ اس کی تحصیل یا تعمیر
 جاسکتی ہے۔ اس سے نہ عقائد اور اصول میں حق صرف ایک ہی ہے (اور فروع کی طرح ان
 میں حق چند نہیں ہے) تاکہ جو جبرامہ ہو۔

اور علامہ مسیح مطلق لکھتے ہیں کہ جو حدیث قرآن کریم اور متواتر حدیث
 کے مخالف ہو تو اس کی تاویل ملے واجب ہے، تاویل میں نہ ہو تو دوسرے حدیث حوالہ
 ہو جائے گی۔

سہ یہ بات واضح ہوگئی کہ اصول دین اور عقائد اور اہل طریح قرآن کریم
 حدیث جماع اور قیاس جلی کے مقابلہ میں، چہرے غریب بھی پیش نہ داتی ہو سکتی ہیں، وہ
 باطل اور مروجہ مکتبہ اس باب میں مخالف یا غلطی نہ سمجھتا، نہیں سمجھا جائے گا۔

مذکورہ تفسیر:

حدیث متواتر، مکتبہ، ایک حسب تفسیر شراہ ملام ضروریات، یہ اصول
 دین و قطعی اہل مثل کتاب عند حدیث متواتر، جماع قطعی کا انکار اس کی تاویل نہ

یہ تو کافر ہے۔

پہنچا تو امام محمدؒ فرماتے ہیں: ”اے شراعتِ عالم میں سے وہ ایک چیز کا
نہی انکار کیا تو اس سے لازمہً لازمہً کہ تو ساقیوں کا دلوہ
حاصل ہے۔ تاہم جانتے چاہئے کہ اس پر اتفاق ہیں کہ اصول دین اور ضروریات دین
میں ہر شخص کی مخالفت بنا ہے تو اس سے کفر ہی نہ ہو گی
قرآن پہنچا ہے کہ قاعدہ پر حشر اب لگتی ہے اور سب مشغول ہیں کہ ضروریات دین میں
اور قطعیت میں۔ اور طریقہ صریح الفاظ میں تاویل پر قائل ہوتے ہیں اور کسی تاویل
”نہی کہ اور سے نہیں پہنچتی۔ قائل بہر حال کاؤ ہو گا۔ لاشک شک فیہ۔ لا یم
(تفسیر معارف انصاف ج 1 ص 122 و 126)

علامہ حافظ ابن تیمیہؒ کی کتاب الایمان میں ہے:

”میں جب یہ کہتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت میں یہ متفق ہیں کہ اہل قبلہ میں
سے ہر شخص کو، گناہوں پر سے کافر نہ بنائے تو اس جگہ گناہ سے ہماری مراد معاصی نہیں رہا
مگر بہ طور عبور رہتے ہیں۔ (جواہر النقاہ ج 1 ص 131)

امام احقر، حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا فرمان:

سوال میں یہاں یہ ہے کہ اہل قبلہ سے وہی لوگ ماریں جو تمام
ضروریات دین، عقیدہ میں مرتے ہو اور اہل قبلہ کا نظریہ فکر اس پر مبنی نہ ہو؟
جواب اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اور ایمان ایک دوسرے کے مقابل میں
اور اس میں قائل بہ عدم و ملکہ کا ہے اس لئے کہ کفر کے معنی عدم ایمان اور کفر نہ
ہیں وہ اس عدم و ملکہ کا قائل ہوتا ہے اس کے برخلاف یہ حدیث کے اعتبار سے ”مطہ البیہ“

بظاہر مسلمانوں کے سے کام کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ اہل قبلہ کو کافر کہنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی یا دھوکہ ہے جس میں جیسے جیسے مسلمان قتل ہوتے ہیں۔ درحقیقت کسمپٹہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ ایسا حال ہے کہ ظاہر پر یہ قیاس چلتا ہے کہ وہ کافر ہیں۔ اس کو یہ گمراہ اور کافر بولک اپنے چپ کو مسلمان ثابت کرے اور علماء حق کی تکلیف سے بچنے کے لئے یہ کھوپڑی استعمال کرتے ہیں کہہ انقول استہدیکم

فرمادیں جو اہل حق کو کافر کہے گا وہ یقیناً کافر ہے اور تمہیں وہ کافر نہیں کہے گا۔ پھر وہ

اہل قبلہ میں سے ہو۔ (اکفار المصلحین، ص 95-99)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

عمرو روایت دین میں مخالفت کرنے والے کو کافر کہے گئے اور اہل حق میں وہی حقائق نہیں ہے، پھر اہل قلعہ میں سے ہو۔ (عبدالمسلمہ بن حسن، ص 105)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

جو شخص شہر و دیار میں کافر کہتا ہے وہ اہل قبلہ اور مسلمان رہتا ہے

(اکفار المصلحین ص 406)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

یہ علماء اہل ملت کہتے ہیں کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے کا مطلب یہی ہے کہ اہل قبلہ اس وقت تک کافر ہے جب تک کہ اس میں کوئی ایسا شخص نہ ملے جو کفر سے روک دے۔ یہاں تک کہ اس میں کوئی ایسا شخص نہ ملے جو کفر سے روک دے۔ یہاں تک کہ اس میں کوئی ایسا شخص نہ ملے جو کفر سے روک دے۔

گویا کسی مسلمان سے کوئی بھی امر یہ تو کیا فعل ضروری ہے یا اس میں کوئی بھی عداوت نظر پڑتی ہے تو وہ اہل قبلہ سے خارج ہے کافر ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ کافر ہو یا مسلمان۔ یہاں تک کہ اس میں کوئی ایسا شخص نہ ملے جو کفر سے روک دے۔

(الکفار الملعونین حصہ 101)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اس میں تو کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وہ اہل قبلہ (مسلمان کہلائے) والے (جو عمر بھر روزہ، صومہ وغیرہ تمام عبادات و احکام کا پابند رہیں، لیکن عالم کفر میں رہا ہو، یا جسمانی حیات بعد از موت کا انکار کرتا ہو، یا اللہ تعالیٰ جل شانہ کو حقیر ٹھاکر مانتا ہو، و قہر میں ظہور پائے جسے کہہ کر وہ بد شک و شبہ نافر سے اس طرح لڑی و دروغ یہ قول پر غصہ اس سے رہا ہو، وہ بھی نافر سے اکتے المسجونین حصہ 99)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

مستکبین و اصطلاح میں اہل قبلہ وہی لوگ ہیں جو تمام حد و ریت وین ہستی اس تمام حد و حکام سے جو جن کا ثبوت شریعت میں یقینی اور معقول و مشہور ہے۔ ہر جرم و عیب و عیوب میں سے کسی ایک چیز کا بھی منکر ہو مثلاً اگر نبی و مرہ کے قرض ہونے کا انکار کرنا ہو وہ اہل قبلہ میں سے ہے۔ نہیں۔

یہی طرح جس شخص میں کوئی بھی علامت لہر پائی جائے مثلاً کسی بت و مجسمہ و تعدد و ربوبیت لہر شریعتی تو ہیں۔ کہہ رہے ہیں کہ ”وہ بھی اہل قبلہ میں سے ہے۔ نہیں“

اہل قبلہ وچہا۔ کہے کے معنی صرف یہ ہے۔ یہی مسلمان کو کہنا ہوتا ہے کہ وہ کتاب و حد و حرمت و فکر و مسائل کا کار ہے۔ یہ کافر نہ کہ ہے۔ یہی مقتضی حقیق ہے اس ناجہی طرح یا دوسرے (اکثر راسخ و عین حصہ 102)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اہل قبلہ میں سے وہ کہہ کر لوگ جس کو کسی نہ کسی طرح سے ظاہر میں نہ جانتا ہو۔

کبھی کبھی اس اثر کا اثر قلم کے لفظ سے بغیر ہو جاتا ہے جیسا کہ شیخوں کا ہونا ہے اس سے جس سے مستحبیں عن سکتیہ اور بقلا کے لڑنے میں اثر و اثر ہو سکتا ہے صرف وہی شخص اس سے جو ضرورت دین میں تو اہل حق سے شوق ہو، یہی اصول عقائد و اعمال میں اہل حق سے شوق ہو، ضرورتی مسائل میں مخالف ہو، صرف اس شخص کو کا نہیں کہ ہاں سکتا ہے اور ضرورت دین میں مخالفت ہے، والے کا ہے کہ بارے میں تو اہل حق میں کوئی اختلاف نہیں ہے، چہ و اہل قبل میں ہے جو

اس شخص سے یہ بھی، صبح ہو یا رسی نماز ہو، سے اہل قبل کی مخالفت ممناعت کا سبب بھی عام نہیں ہے، اور چہ نماز سے وہ نماز میں پاتا ہے جو کہ ہے، وہ شخص جس کی تعلیم کسی سبب سے نہ گناہ کی ہے، سے اہل حق ہے، وہ نماز میں صراط سے خارج ہو گا، اور اس کو کا لکھا جائے گا، یہ بھی ثابت ہے، اور ضرورت دین میں سے اس شخص کا انکار و اجابت کفر کا کتاب اس و اہل قبل سے خارج ہے، چہ یہ کہ اہل قبل کے معنی بقید و غربت و مدد کے رہنے والے، بھگتا، و اقییت و اہل ہے۔

(اخبار الملحدین، ص 105)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

صریح لفظ کے مرتب اہل قبل کو کا لکھا جائے گا، اگر چہ وہ قبل سے محض ہے۔
یوں اور سلام سے خارج ہوئے کا قصد بھی نہ کرے (اخبار الملحدین، ص 119)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

کسی گمراہ کو نہ ہے، پہ اہل عقیدہ میں علوانتہ رہا اور حد سے بہا، گمانوں میں و کا لکھا اور یہاں سے، ایسی صورت میں اہل حق کے ماتھ میں سے وقت یا مخالفت، یہ بھی اعتبار نہ ہو گا، اس سے یہ مسئلوں میں، عقل کی میں رہا ہے، وہاں مال

و اما حاصل ہے: چہاں قبیلہ کی طرف منہ کر کے نہاں ہوتا ہے اور نہ ہی مسلمان سمجھتا ہے۔ اس لئے کہ مسلمان ہر قبیلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے کا نام نہیں ہے بلکہ مسلمان ہر شخص کے ایک کاپی رہے ہیں اس اسماء، عقائد، یقینیہ و خلاف یقینیہ پر یہاں جو یہ شخص یقیناً کافر ہے اگرچہ وہ مولانا کے سچے (اکابر اسمعیلیہ ص 101)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اہل قبلہ قصد و ارادہ کے بغیر بھی تفریق و عقائد میں مباحہ پر سلام صحیح ہو سکتے ہیں۔ قرآن نے اہل قبلہ و اہل حق و الحق: یقرء القرآن و یؤقیوں من الانسان لا یقیمون عہد بشری: وہ کلمہ نہ زبان سے کہتے ہوں گے قرآن پڑھتے ہوں گے اس کے باوجود وہ اسلام سے نکل جائے گے اور ان کو اسلام سے کوئی عطا نہ ہوتی ہے۔

پیدا شد شریف الگو کوں کے قوس وازوئی کی میں جو یہ بنے ہیں کہ سلام
میں داخل ہوے اور مسلمان ہو لائے کے بعد اہل قبلہ میں سے کوئی مردہ گروہ اس ہفت
تک، سلام سے خارج نہ کا فر نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ جان بوجھ کر اسلام سے نکلے یا ارادہ
نہ کرے یہ قیام بالکلمہ میں ہے۔ (اکفار المسحوبین: ص 129)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

ماہنامہ اسلامیہ کے ایک مہتمم اور ارفع فاضل مسلمان ہونے پر
اہل قہر میں سے ہونے کے باوجود اسلام کے قطع اور فتنی عقائد و احکام سے
انحراف و انکار کر کے باطنی و کرام بنیم السلام پر سب سے مستقیم و متدین رہیں۔ وہ
صرف کافر و مرتد اور واجب القتل ہیں، بلکہ اس کے تمام کافروں اور مجرموں
سے زیادہ مذموم کے ٹیپ اور مصیبت سے رہاں ہیں۔ اس کی بیخ کنی سب سے زیادہ

امام ابو حنیفہؒ نے کسی گناہ کی بنا پر اہل قبلہ کی تکفیر سے منع کیا ہے

امام ابو حنیفہؒ سے کہا کہ: ظلمہ اہل قبلہ کا مسئلہ سب نے صرف مستقم سے ہی نقل کیا ہے۔۔۔ منسبی اس مہارت امام ابو حنیفہؒ سے حسب ذیل الفاظ میں نقل کی ہے: ولا یحرم احدنا الحبلة بسبب: "ہم نہ کسی گناہ کی وجہ سے اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔" یہ خبر اس مہارت میں نہ جابجائی ہو سکتی ہو۔

در حقیقت۔۔۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول صرف مع "اور ثوارین" و "وہیہ" کہنے سے کہ فریق تو گناہ اور دھار کا ارتکاب کرے۔" کے مسلمانوں کو کافر کہنے میں "اور مثزلہ" کی بات سے خارج "اور محمد" فی ہذا ہے جس میں ہم اہل امت "اعمامت" میں وہ کافر کہتے ہیں۔ "خارج" از اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمان اور لائق عقیدہ سمجھتے ہیں۔ "اس لئے کہ جملہ کفار و کفاروں کو نہ مام و صاحب اس کو توں پر تحریریں روئے ہیں" "ایہ" مؤمن مسلمانوں کو کفر کی تعریف لیا نقل کے سرور، ہوئے شخص کی گناہ کے ارتکاب میں جب سے کافر رجحان اسلام قرار دیتے ہیں۔ لیکن ظلمات ظہر تھے پھر بھی "ارک" کو کافر نہ کہا جائے گا تو پھر اس ظلمات کو کلمہ صاف کفر نہ لایا جائے۔" یہ صحیح ہے اور معاملہ ہے

مصرعہ فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حاکم ابی حنیفہؒ اہل کتاب و ایسے کے صفحہ 121 میں متعدد ہیں "معتز" میری نظر سے نہ رہی۔

نہ ہمسایہ تھے ہیں۔ اہل امت اس پر متفق ہیں۔ گناہوں میں سے کسی مسلمان کو کافر نہ کہا جائے تو اس گناہ سے ہادی مراد اس "شرک" خورد و خوراک میں ہوئے ہیں۔

طہروں اور نفاقوں کا وہ عمل مذموم ہے:

غرض یہ کہ "مر" راقم کے قول "لا یحکم احدنا الثبوت" سے شہدوں اور زندیقوں

ہے کہ اس مذکورہ بالا مشیورہ معروف مقولہ میں داخل قبیلہ سے وہ لوگ مراد سے جو مشرک و بدعت
دین کا انکار نہ کرتے ہیں۔ کو کلمہ دین سے ناپید سے مراد۔ دین کو ہٹانے والے لوگ
سے نہ کہ وہ شخص جو صرف قبیلہ کی طرف منہ کے نماز پڑھتا ہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل
شانه و جلالہ تعالیٰ یسے۔ جو ان لفظ اور جو عنکم قبیلہ المصشرق والمغرب
و سبک انبیاء اھل یسے۔ الحج

ترجمہ تکلیف و روچہ داری صرف ایسی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کی جانب سے
پھر ہو۔ بلکہ قبیلہ اور دین کا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ کہ وہ
ماں رہتا ہو۔ ہرگز جو شخص ضروریات دین کا انکار کرتا ہو وہ داخل قبیلہ اور مسلمہ کی رتائی
نہیں۔ (اکفار المسیحین ص 406)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

ہاں رہا مسئلہ فقیر میں فقہاء اور مشائخ کا اختلاف تو اس سے ہرگز ہو کے میں
مت پڑنا کہ یہ صرف مسلمان گروہوں سے متعلق ہے اور کلمہ دین کے بارے میں
مطلق کون امتاؤں کس سے اور یہ دین کا منکر یا ان میں تاویل کرنے والا مقام امت کے
ہے۔ ایک متفقہ طور پر ہمارے یہ اختلاف بھی صرف ان اسلامی فرقوں کے اپنی گروہی
میں ہو اور ہر سے چھوڑ کر لے لیا کہ لے چکی ہے (جو مسلمان گروہ ہوتے ہیں فاسد عقائد
عمال میں مالی ہیں کہ بے غائب تمام مسلمانوں کو باقرہ مشرک کہتے ہیں ان کو کافر کہہ گیا
سے اور جو مالی نہیں ہیں ان کو باقرہ سے اہل رکھا گیا ہے اور یہ حدیث ارباب
تصانیف کے اختلاف مالات میں ہے چنانچہ جس مصنف کا جس گروہ فرقہ سے وابستہ ہے
اور سے اس و گروہ کی وجہ تک پہنچنے کا موقع ملا اور اس کے فاسد عقائد و عمال سے یہ
نقصان پہنچنے کا ہے ہم یقین ہو کہ اس سے یہ کہہ دے میں حدیث فقہاء میں اور یہی

شعبہ ادبیاتی و عجیب و غریب "رام منٹاں تک باقی رہے وہ (بھتیجی) اسوامی سے
واکٹ جاری " کا قریب ہوا " رحمن مصنف کو ایسا سا پتہ نہیں ہوا " مگر کہیں ان صاحب کی تک
پہنچنے کا موقع نہ حال سے " وہ سے حقیقت مسئلوں اور اہل فہم سمجھ رہے ہیں اصل کار
میں سے ہوتا رہا ۔

[illegible]

ہم نے اس رسالہ میں صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اس دین (کے اصول) کا
علاج کیا ہے جس پر ہم قائم ہونا اس کی حفاظت کے ہم ملکہ ہیں مانور ہر پہلو سے احتیاط کا
جو حق تھا اس کو دیا ہے (یعنی جس طرح سی کلہ کو نافرمانی سے قہراً بدست
درست ہے، ایسی ہی یہ امر واضح ہو دین کی حفاظت و حمایت میں بھی انتہائی احتیاط
بدست درست ہے، ایسا نہ ہو سن کر کوئی غر سے پناہ نہ لے لیں بلکہ یہ سن کر
جس کو یہ نقصان پہنچا بیٹھیں کہ یہ ضلعی ہوئی نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دین کے
ساتھ تھک رہی ہے۔ ہمارے ہاں سب سے بالکل پاک و صاف ہے، جو چہ ہم کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ

جس شادی کا گواہ میں وہ بھی ہر جا میں جھوٹا کہتا ہوا ہے۔

(کفار المصلحین ص 341)

نتیجہ بحث:

فرماتے ہیں کہ بڑے بڑے قہر میں قہر جانتے رہے ہیں اور موسیٰ و
نصو بیات میں سے، خواہ زور کے عقیدہ حامد شاملہ ہے، خواہ زور کے عقیدہ حامد
شامد اس لئے علماء نے آپ ان میں ملایا ہے اور قہر کے لفظ سے چھریا ہے۔

جیسا حدیث میں مصلح کی روایا ہے مسلمان سے۔ اسی طرح
حدیث بسبب عن قدر المصلحین لکھنے پر ہے، ہوں گے ان کے لئے ہے، یہ
یہ ہے۔ اسی حدیث میں مصلحین سے یقیناً مصلحین ہوں گے۔

علامہ ابن قسطلانی نے کہا کہ بدوہ میں ہرگز نہ ہوتا ہے۔ بلکہ ہرگز
ہیں جو خصوصاً مصلحین کی تمام امور میں تھوڑے سے والے ہیں کہ آپ ﷺ کا
بحیثیت پیغمبر کے رہنا یعنی طور پر معلوم ہے۔

بقال اللہ تعالیٰ، وصعد عن سبیل اللہ و کفر به و المصلح

الاحیاء و الخراسان خلع منہ اکبر عند اللہ

ترجمہ۔ مقتولوں کی راہ (۱۰۰) سے لکھیں اور وہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔

اور مسجد ام سے لکھا: اہل برکت کو ہم سے نکالنا اللہ تعالیٰ کے برہنہ سب سے بڑا کفر
ہے۔ (کفار المصلحین ص 414)

علامہ شامیؒ بروایت مختار: جلد 1: صفحہ 377 پر فرماتے ہیں:

اس شخص کے کافر ہونے میں کوئی خدشہ نہیں ہے، میں عوام کے قہر میں قطعاً

عقائد و احکام کا مخالف ہوں، اگرچہ وہ اہل قہر میں سے ہوں اور ساری عمر عبادت و عبادت کا

ننانوے فیصد کفر اور ایک فیصد اسلام مسئلہ کی وضاحت

میریے محترم قاریین کرام!

مسئلہ :- ننانوے فیصد نمر ایک فیصد اسلام کے تحت آپ ایک نئے یہ

ملاحظہ فرما میں گئے اس حمد سے پامراہے اس جملے کا مقصد یہ ہے۔

دوسری چیز یہ ملاحظہ فرما میں گئے شیعوں کا پتہ مسلمانوں سے الگ ہے کون

یکے تہذیب عقائد و بیانیات میں سے یہاں نہیں اس میں شیعوں مسلمانوں کے ساتھ تعلق ہے۔

یہ یہ بات برہان موصول ہے کہ جب تک ایک فیصد اسلام ہو تو شیعوں کا فرقہ نہیں گئے۔

تیسری چیز یہ ملاحظہ فرما میں گئے۔ کام جتنے پڑے ہیں ان میں تمام چیزوں کا

تکلیف دہانے والی ہے۔ بات دینا میں سے کسی ایک چیز کے کار سے بھی اس کا کام ہو جاتا

(باب اوّل)

تنا نوے فیصد کفر اور ایک فیصد اسلام،
اس جملہ سے کیا مراد ہے؟

حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال شریعت کا مسد سے کیا معنی ہے؟ کیا یہی ممکنات سے باتیں کرنے کی ہیں اور
یہ باتیں اسلام کی باتوں کی بغیر نہیں کی جاتے؟ کیا مسلمان ہی جہاں سے گناہ شیعہ کا مکر
اسلام کی پسندوں کا نہیں ہیں؟ وہ خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کی باتیں جانتے ہیں۔ ہمارے
وازد کو بھی جانتے ہیں۔ میرا میرا وہ یہاں ہاں ہوئیے، اسلامی دھرم سے خارج رکاوٹوں کو
جانتا ہے؟

جواب حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں
جہاد نہ ہوتی ہیں۔ انہیں نہیں جانتے۔ ان کے پاس میں وہی باتیں ہیں۔ ان کے پاس یہ باتیں
ہوتی ہیں۔ ہوتی ہیں۔ ہوتی ہیں۔ ہوتی ہیں۔ ہوتی ہیں۔ ہوتی ہیں۔ ہوتی ہیں۔ ہوتی ہیں۔

جو لوگ بھی یہ کہتے ہوں اس کو لے کر نکال دیا جائے۔ جیسے پہلی بات: ہر سے
 ہیں، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ماننا اسلام کی سب سے پہلی بات ہے۔" مظلوم ہے
 کہ مسلمانوں میں یہودیوں کی طرح اور تمام ہی مذہب والے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ماننا چاہتے
 ہیں، مگر چہ شرم کہ جیسی کفریوں میں مبتلا ہیں۔ اور ان میں سے کچھ مذہب والے دنیا کے
 اعمال کو دیکھ کر ہلکے ہلکے قائل ہیں۔ "یہ وہ مسلمان ہیں جو کفر ہمارے عقیدوں کے ساتھ
 یہ ظہور میں آئے ہیں۔ ہر سے مسلمان کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بارے میں جو باتیں آتے ہیں ان کے سامنے
 دیکھی بھی رہتے ہیں۔

اور یہی سب سب ماننے ہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ ان کا علم دیکھنا کیا ہے۔
 اور یہ بات بھی ہے کہ ان کو کس کو کھانا کھانا دینے سے پہلے پڑنا ہوگی کہ کام میں لگنا ہے
 یہ سب باتیں اسلام میں تھیں تو انہیں ان باتوں کے ساتھ "یہ سب مسلمان ہیں"
 (مثنوی اور شانہ کے بارے میں علماء و مسلمانوں کا موقف ص ۶۱)

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال مشہور ہے کہ امریکی شخص میں 99 کپڑے لکڑی کی ہوں اور ایک کپڑا سلام
 کی بات ہے۔ امریکا کی رہتا ہے چاہے تو شارح علیہ السلام سے بہت سے کلمات کو کفر کے
 سے سمجھا گیا ہے تو چند کلمات کفر و مرتدیت سے منع ہے۔ یہ یا فائدہ دہندہ اور شخص رتہ و مقام سے
 وہم نہ کھینچتے ہیں کہ ان کے دماغ میں بڑے بڑے عام نعروں کو دیکھ کر ان بات پر ہلکے
 قسمت میں اہمیت کفر کے رنگ پر امریکا کی ہے میں اس وقت سے کہ ان پر چھوڑ دیا
 چاہے؟

جواب اس کا مطلب یہ نہیں کہ 99 باتیں امریکی مذہب ہیں یا جاہلین کا
 بھی تو دیکھتے ہیں کہ 99 تو کلمہ ہے اور ایک کلمہ امریکی مذہب نہیں ہے بلکہ یہ سب

بھی تو یہ کہہ رہے۔ مگر مطلب یہ ہے کہ وہ اس امر میں بہت سے احتمال ہیں۔ بعض احتمالات یہ تو وہ موجب کفر ہے، اور وہ احتمالات 99 ہیں۔ اور بعض احتمال یہ، وہ موجب کفر نہیں اور وہ ایک سے فوق صورت میں امر ٹھوس اس احتمال پر کریں گے جو موجب کفر نہیں، بلکہ یہ قیود ہیں گے۔ (امداد الفتاویٰ ج 4، ص 383)

سوال: اکثر مرتدوں کو اعتزال کرتے ہیں۔ سب یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کسی شخص میں 99 بہ کفری پائی جاوے اور ایک میں اس میں سلام کی ہو تو اس کو کافر نہ کہا جاوے گا۔ اور حدیث میں ارشاد ہے کہ کافر کو کافر نہ کہنا چاہیے۔ حدیث شریفہ ہے: **عن ابن مسعود** قال قال رسول الله ﷺ من صلي صلوة واستقبل قبعتك واكل بيعةك فذلك المسموم الذي له ذمة الله وذمة رسوله فلا تغفروا الله في ذمته من بعد ذلك ثم يابى عن

والله لا اله الا الله حل الجنة

بہ صماء رام سے یہ عرض ہے جب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہل قدمہ لگے کہ جو ہے تو عطا ہو گیا اس پر کفر کا توئی کیوں لگاتے ہیں۔ اس کا شافی طور پر جواب رقم 14 میں۔

جواب: جس شخص میں یہ ہیں کہ یہ معنی ہوئے، تا کہ کہا جاوے گا کہ وہ حدیثیں اس شخص کے بارے میں ہیں کہ میں وہی وجہ قطعی نہ ہو، اس مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کوئی مرتد ہو گیا یہ معنی یہ ہو کہ جو شخص مرتد ہو گیا وہ کافر نہیں ہے، بلکہ وہ کافر نہیں ہے، بلکہ وہ کافر نہیں ہے۔ یہ معنی یہ ہیں کہ اس میں تمام جود کفری نہ ہوں، وہ جن کا کفر مخصوص ہے، وہ بھی کافر نہ ہوں گے۔

(امداد الفتاویٰ ج 5، ص 386)

سوال: کافر کوئی شخص اپنے مرتد ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ سب کفر سے باز رہے

پھر غلام و سوامی دونوں پھر کلمہ پڑھیں تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

جواب تو بعد معینہ و مصلیہ اس کا شوق میں کہ محبت و یگانہ کاری ہے۔

۱۰۰۔ جس طرح کہ کسی قوم و ملت کے لیے ایک اور قوم کے لیے بعض خاص بعض

تفریق رکھ کر ان میں اختلاف پیدا کیا جائے گا۔ لیکن یہ تفریق صرف ظاہری ہوگی

میں ایسا کوئی لائق نہ ہوگا جس کا یہ عقیدہ غریبی ہو۔

نوٹ ہے کہ صراط کے قائل ہیں کہ یہ فرقہ پڑھتا ہے۔ ان کا نام ہے

تفریق دونوں ایک ہی قوم و ملت کا ہے۔ لیکن یہ فرقہ پڑھتا ہے کہ اس سے مراد وہ جو کہ اس میں

دونوں امتثال ہوں جیسے ایک غلام کے لیے جتنی سنتیں ہوں۔

(مجموعہ فتاویٰ، ج 4، ص 587)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال بخاری شریف میں ہے کہ ایک مسلمان کو ایک مسلمان غلام

۱۔ اگر تمہارا حاصل ہوئی حقیقتاً، مگر اس کی خدمت میں ہے ۲۔ اگر وہ در پست یا کہ

یہ مسلمان ہے ۳۔ پہلے سے اس سے چھوڑ دینا یا اس سے اس سے

۴۔ مان و طرف الٹی بھی ہے ۵۔ پہلے سے اس صاحب سے مراد لے جاؤ یہ مسلمان

ہے۔

جواب یہ حدیث بخاری شریف میں نہیں ہے، صحیح مسلم، ابوداؤد و ترمذی میں

اس قسم کی روایت ہے مگر اس کے معنی میں یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے یہ روایت فرمائی کہ

میں لوگوں میں اس سے بہتر نہ ہوگا (اللہ تعالیٰ جل شانہ کے رسول) ہیں۔

جب اس روایت سے حضور ﷺ کی وصایت کے اقرار کے ضمن میں حضور

ﷺ کے حکم کی تعمیل کی۔ تو اس کے حکم میں کاشفہ نہ ہوگا؟

مطرح نے حدیث کا محتاجہ لکھ لیا ہے وہ حدیث شریف کی کتاب میں اس
پر اختلاف نہیں پایا۔

حکمر سے سامقرا سے پہلے جائے تو مسلمان اور غیر میں کوئی فرق اور تمیز باقی نہ
ہے گا۔ نیز تو غیر میں تو حید منکر میں رحمت یہودیہ سے داری اور شریعت میں سب کے سب
مسلمانوں میں اقل ہو گئے یہ حق کل رحمت نظر
(احسن الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۹)

مولانا مفتی اسامہ پالن پوری ڈینڈرولوی کا فرمان:

ضابطہ: ی کے قول عمل میں ناٹوے جو بات صرف ہوں اور ایک ہی
یہاں کی حق سے باہر نہیں گئے۔

تشریح: کیونکہ فرشتہ کا حکم لگا، شریعت میں بہت سی دوسری
بات سے وہاں جب تک ہی بھی مسلمان کے قول عمل کا صحیح محملہ بھی ملتا ہو (گوئی، مل
سے جو امت حکم لگا ہے میں جلدی نہ مل جائے کیونکہ ایک مسلمان کے قہر میں خطا
نہ ملے سے اور دوسروں میں خطا نہ ملے سے

نوٹ: تاہم دیار سے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں دوسرے فرقہ یا کسی
گروہ اور ایک بات یہاں کی سوچوں و سوچوں کی نہیں گئے جیسا کہ بعض نے جیسا سمجھا یا
تھے۔ بلکہ ایک بھی فرقہ یا بات قطعاً نہ کے ساتھ ہیں کہ ان کا فرج ہونا ہے اور چاہا میں
اس بات یہاں نہیں ہوں۔

بلکہ مطلب ہے کہ یونی ٹام یا عمل میں سے لریاثر کا یہاں میں ملتا ہے
حقائق میں اور دوسرے کے سہ اس کے کفر یا بات نہ تھے میں مکر صرف ایک امتحان میں
کہ ان کے دلائل برحق نہ تھے امتحان نہ ملتا ہے جس شخص کو وہ دلائل ملے کہ ان کے دلائل

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کا فرمان:

فقہائے زمانہ سے یہ اصول بتا دے کہ کسی شخص کے کام میں ناپائیدار احکامات جو حسب ضرورت ہو، یہ کہ جن کا موجب ایسا ہو کہ اس ایک مثال پر ترجیح دی جائے گی اور اس کے لیے پھر کا حکم نہیں لگائیں گے۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ کسی شخص سے کوئی ایسا جملہ جو ایسا ہی عبارت لکھ دے کہ جس میں ناپائیدار احکامات صریح کے ہیں اور ایک مثال صریح محمول پر عمل کیا جائے تو اس عبارت میں بھی اس کے لیے پھر کا حکم نہیں لگائیں گے۔

بعض لوگ اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص سے ناپائیدار حکم کے لیے اور ایک جملہ ایسا کا بولنا چاہیے والے جسے ناپائیدار ہوگا اور اس پر پھر کا حکم نہیں لگے گا یہ مطلب نہیں ہے۔ ناپائیدار کے ساتھ کہیں نہ لکھیں اور ایک بات ایسا ہی کہ مستحب بھی دوسرے کے لیے

۔ حمد فقہر و ایک ہی سے چاہے باقی بولاسویا تحریر لکھ اس میں کوئی فرق نہیں ہے، المستحسن فی تشریح میں مختلف احکامات ہو سکتے ہیں یہیں رہتا ہے اس مثال دونوں کا ہے جو موجب یہاں ہے۔

مطلب یہ نکالنا کہ اس سے کام میں حتی الامکان ایسی تشریح دی جائے گی جو اقوال طرف سے جائز ہو۔ ہذا وجہ تک ایسی ہی تشریح کا اہتمام ہوگا اس وقت تک ہم اس کے لیے پھر کا حکم نہیں لگائیں گے، نہ وجہ کی شخص کے لیے اس میں غلط طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ اس سے پہلے علم کے وسیعہ صاف ہے۔ مگر الذہب ضروری کا کاربہا سے اور اس کی تشریح میں کی، مگر اس کا اہتمام نہیں ہو پھر اس کے لیے حکم کا حکم لکھ دیا جائے گا

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کا فرمان:

۱۰۰ نفرو سے جتنے کے یہ معنی ہیں وہ باری تمہیں سے ایسا کلمہ کہہ کر کہے کہ
 کے بہت کم یہ معنی لفظی طرف ملاحظہ ہوتے ہیں اور یہ جب ایک معنی کے لفظ نظر آتا ہے
 سے تو اس صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ جہاں تحقیق اس چٹوٹی نظر آ جا رہی ہے وہاں
 یکہ شخص ہی نے کہا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پر ہاتھ سے لگا جاتا تھا اس کا بازو
 پر جان کر وہ ہاتھ کے قریب سے کاٹ کر ہاتھ کاٹ کر ہاتھ سے لگا جاتا تھا اس کا بازو
 کاٹ کر وہ غیر دوغیر ورجس نامہ جمع فکر کی طرف سے تو بے شک وہ شخص کا کہے۔ اور عرض
 اس کی اس فکر سے صرف یہی ہے کہ میں مار کو تیرے کبے سے کشاں اور اس کے تو اس
 صورت میں یہ فکر نظر نہیں ہے۔ ایسی صورتوں میں مفتی کو لازم ہے۔ جہاں تحقیق میں نظر آتا
 ہے۔ اور جو امر یہ تھا کہ اس میں پانچ سے چھپا۔ بتوں کو متحدہ رہا۔ انشاء اللہ میں اس
 میں اس کے چھپا ہوئے میں ہی ہوا کہ اس میں۔ اور جہاں مذکور ہے تاہم ہر دو

(فناوی حجم بچور $27 = 27$)

امام زین العابدین ابن نجیم المصریؒ کا فرمان:

(مفسر معارف الفرقہ ج ۱: ص ۱۲۳)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فرمان:

یہ مظلوم بیوقوف چاہے فقہاء و علماء کے نام کیوں کیوں کر بھی نہیں چاہے جس سے بھی چیز کی شخص کے عقائد و اقوال میں ایک عقیدہ و قائل بھی نہ ہو وہ تو اس کی مانند سمجھو۔ یہ کہ یہ معنی اس تو بھرا، یہ میں بولی کا حتمی کہ ٹیٹھان و تھیں بھی کافر نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ کافر کا وہ نہ بولی عقیدہ و قائل تو وہ وہی یہاں کے معنی میں ہوتا ہے۔ بلکہ مقصد حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا یہ ہے کہ ان شخصوں کو یہاں سے نکال دے کوئی نگاہِ حق و عرصہ کے اعتبار سے مختلف معانی پر محسوس ہو سکتا ہے، اس میں یہ کہ معنی کے اعتبار سے یہ کافر عقیدہ و کفر یہ سے نقل پاتا ہے اور دوسرے تمام معانی اس کو عقیدہ و کفر یہ سمجھتے ہیں تو یہی حاکم میں مفتی پر دہرہ ہے۔ اس کے علاوہ کو صحیح معنی پر محسوس کے اس میں ہی قرار دے شرطیہ و غیر۔ یہ تفسیر ہے۔ اس میں مراد مفتی عرب میں۔ (رجز ۱۱، صفحہ ج ۱ ص ۱۰۳)

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کا فتویٰ:

سوال: کتابہ دایمہ میں سے کہ کسی میں ٹائپو سے غلطیوں کی ہو، اور یک خدمت اسامہؒ ہونے کو کیا قرینہ ہوا ہے گا؟

جواب: حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے آپ کی زندگی بے غور و ناواقف نہیں گئے؟ اس کا مطلب یہی ہوا ہے۔

آپ کی ماری آج بھی کتنا فریٹ نہیں گئے؟

اللہ تعالیٰ کے بندوں یہ سب بھی نہیں ہے۔ یہ سچ تو یہی ہونی ہے کہ ہوا کی ہوا ہے۔

ماری ہوا ہے۔ یہ ہوا ہے جس میں بھی مل جائے گی۔

مسئلہ سمجھو:

میرے کتہ مر تو ہلکا رہنے بیٹے شمس سے چٹاٹروں سے دور
چید ہو جائے کیسے ایک ہی سٹ ٹائٹ جا بھی گاٹی ہے۔

چپ رہنے بیٹے ہر چھوٹ سے چٹاٹروں سے اور چھوٹا بنے بیٹے ہر چھوٹ ونا
تہ رنگ ٹٹٹ سے ایک چھوٹ بھی ہوس دیا گاٹی ہے

صاف رہے بیٹے ہر رنگ کے واٹ سے چٹاٹروں سے، لیکن دیکھ اور بیٹے بیٹے
نئی ایک رنگ کا ٹٹٹ گاٹی ہے ہر رنگ کا ٹٹٹ ورنہ کیس ہے

صحت مند رہے بیٹے ہر بیماری سے چٹاٹروں سے، لیکن مر رہے بیٹے دیکھ
تیار کا ٹٹٹ گاٹی ہے، لیکن مر رہے، ہر تیار کا ٹٹٹ کا ٹٹٹ مر رہے۔

ایسی طرح مسئلہ کا رہنے کیلئے ساری ضروریات ہیں واناٹروں سے، لیکن ہر بیماری
کفریات سے چٹاٹروں سے، لیکن دیکھ اور بیٹے بیٹے ایک ٹٹٹ مر رہے۔

ناگوارہ جو وہاں جو بات سے وہ اصل چپ ہے، ایک بات سے جس کے و
مطلب ہوتے ہیں۔ مر رہے مطلب کم، لیکن اور ایک مطلب بھی صحیح نکل سکتا ہو
تو اس بات کو جب کوئی دیکھ لے، اس طرح ہو کہ وہ لکھ لکھ کر چپ ہیں اس وقت تک نہ ہو کہ
اس کو لکھ لکھیں اس کا حکم چپ کے یہ بات ایسی سے بیٹے کوئی کہتا ہے، یہ میرا چپ ہے
سب اس لئے نے ہی مطلب ہوتے ہیں

1 یہ میرا چپ ہے یعنی میری واں عاقل، میری واں طبیعت اس بھی

تہ۔

2 یہ معنی ہوتا ہے ہر رنگ کا بھی، اور کی ہلکا ہے اس قوم کا لڑ ہے۔

اس قبیحہ نام ہے۔ اس کو بھی بھائی کہے ہیں۔

3. کبھی کبھی برادرین بونی سے کہہ چکے ہیں کہ مسلمانوں میں جہاد نہیں ہے۔
 4. اگر کبھی ایسا بھی ہو کہ کسی بونی سے کہیں کہ مسلمانوں میں جہاد نہیں ہے۔
 5. یہ کہ جہاد سے ہمیشہ رشتہ میں مجھ سے قریب ہے مثلاً یہ میرا چچا ہے،
 جہاد سے ماموں زاد چچا ہے، مخالف رو جہاد سے دیکھو وہ تو یہ لڑنے لڑنے سے کہتے ہیں،
 حالانکہ ایک ہی جہاد ہے۔ یہ میرا جہاد ہے۔

واقف طرح اگر کسی ایک جہاد کے جو مطلب نکل سکتے ہیں ان کو جو مطلب نہ
 والے ہوئیں ایک مطلب اگر اسلام والا ہو تو اس اسلام والے معنی میں کیا جائے گا جب
 تک دوسری طرف چاہتے کہ لے کون قرینہ جو ہے۔ یہاں پر قرینہ شیعہ کے
 امر یہ عقائد نظریات کی بھرمار جو ہیں۔ چاروں منہ سے کہتے ہیں کہ میرا اسلام بھی
 ہے۔ ۲۹۹

میرے عزیز دوستو!

میں ہاتھ نہیں کھدینا۔ کسی آدمی میں وہا توں میں سے ناکوے ہاتھ نہ ہوں
 اور ایک ہاتھ اس میں اسلام کی جوتو وہ مسلمان ہوگا، ہاتھ لکھ ہے اس لئے کہ پھر تو
 سامنے قادیانی مسلمان ہو جائیں گے۔ سو وہ بھی دیکھتے ہیں، پھر تریں بھی پڑھتے ہیں،
 وار میں بھی رہتے ہیں، تو یہاں بھی پہنچتے ہیں، ہمارے اسٹی نام سے خوش مطلب
 سمجھیں اور پھر طعنہ دہوں کو یہاں پہنچ بھی بھلا کہیں ہاتھ سے ۲

(حصہ ۲، صفحہ 285)

(باب دوم)

شیعوں کا ہر چیز مسلمانوں سے الگ
ہیں پھر ننانوے فیصد کی بات کرنا
فضول ہے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فرمان:

شیعوں کا مقام پرستی ہے۔ ان کی ایک ہی بھی مسجدوں کے ساتھ مشابہت نہیں، انہیں سے کچھ نہ پنا سب کچھ مسجدوں سے علیحدہ کیا جائے، جن لوگوں کی مسجدوں کے ساتھ وہی ایک چیز بھی مشابہت نہیں۔ «رہنمائی کے تمام اصول اور احکام حتیٰ بظاہر ان مسجدوں سے علیحدہ ہے، انہیں «شیعہ اسلام» سے پہلے پہلے ہر مسئلے پر
(مجموعہ کتب عدلیہ، نظریات اور احکام، طبع منہجہ ص ۱۱۶۹)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ نے کلمہ تہذیب اور رکوع وغیرہ تمام حصوں و قرواع میں اپنا الگ شخص قائم کر دیا ہے۔ جب کہ چیز مسلمانوں سے جدا کر لی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاں کامل قبول نہیں ہوں گے۔ (بہارِ حقائق ص 40)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ فرقہ ثامن عشریہ کے کفر کے بارے میں مولانا محمد منظور نعمانی صاحب کے مرتبہ رواستہ نامہ ہندوستان میں مفصل جواب مولانا حبیب الرحمن الاعظمی صاحب نے لکھا ہے کہ پاکستان میں مولانا مفتی وحسن صاحب کو اس فرقہ کے نمبرو بے وقوف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور مدیترہ میں مقیم مسلمانوں میں جید اور مستحکم علمائے کرام نے اس فتویٰ کو مایوسی

حضرت مولانا یوسف مدنی شیعہ حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب کی اس عقیم تاہلی کاوش کو بجا طور پر چھوڑ دیا ہے۔ عہدی کے اوائل کا تصدیق کا نام فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

عام ملاحظہ فرمائیے کہ شیعہ مذہب بھی اسلام کے درمیانوں ہی کا ایک فرقہ ہے۔ یہ لکھا بھی کہ ہے ہوں۔ شیعہ، ہادیوں، چادر ترقی دہی، "وہ شیعہ مذہب نہ صرف یہ کہ بے شاعر، روایتین، دستور و سنت اسلام کا منکر ہے۔ بلکہ اس کا کلمہ بھی جودین و قوانین سے مسلمانوں سے الگ ہے، اور قرآن کریم جو، دین کا سرچشمہ ہے اس کی تحریف بھی کامل ہے۔ جس گروہ کا کلمہ، قرآن تک مسلمانوں سے الگ ہو، ان کو مسلمان نہ مانو" (علامہ وحشی سے) (نظامِ خلافت، شدہ، ۱۰ فروری ۲۰۱۴ء ص ۱۹)

سوال: اگر شیعہ تمام دین مسلمانوں سے الگ ہے تو پھر شیعہ اسلام کا نام

ہاں لکھنؤ علیحدہ کرتے ہیں۔ تو حیدر، الملویت، کنگا، امبیڈ، رسالت، خلافت، مدار، روارہ، عقدہ اور
تو زمین و رسم تمام بیچاں اور فرقی امور میں ہمیں رہبر است، اختلاف کے جو ایک اور سے
کو پالکھنؤ علیحدہ رویتا ہے، اس میں تاریخی طور سے کاروں کی بات چلائی ہے۔

یا آپ انکار کریں گے۔ ہمارے قانون میں مسلمانوں کے سر پر ہماری ریشمی
اور ریشمی چٹائی علیحدہ نہیں ہے؟ (مستفہم انکار کی) ہمارے قانون میں علیحدہ قانون طلال اور
قانون، راجت کو، کیسے سب علیحدہ ہیں۔ لہذا ہمارے قوانین کے درمیان اتنا کس میں پر
ہو سکتا ہے (عصبت چ 2 ص 316)

سوال اہل سنت و جماعت کے شیوخ کے ساتھ امتیازات قطعی اور
اصول ہیں یا نہیں؟ فرقی کس درجے کے ہیں؟

جواب اسلام میں جو باتیں ماننے میں نہیں رہیں صرف ایک سے اور یہی
صراط مستقیم ہے اس کے دوسری باتوں سے اختلافات اصول ہیں۔ اور جو باتیں ماننے میں
ہیں ان میں مختلف طریقے سے ملتے ہیں اور یہ عوام کی راحت عمل سے ان باتوں کے آپس میں
خلافات دلی ہیں۔ لہذا ہم رہبر کے آپس میں اختلافات فرق ہیں اور اہل سنت
و جماعت کے معتزلہ سے۔ مولفین سے حواشی سے اور شاعریوں اور اساتذہ کیوں سے
خلافات اصول ہیں۔ انھوں نے صحت میں یہ بات شریعت عام رکھنی تھی اور مسئلہ قطعی و جہد میں
کامل چنا تھا۔ چنانچہ علامہ ابن الدین سبکی صاحب طبعیات ازہم لفقہ ج 1 ص 13
پر فرماتے ہیں۔ معتزلہ اور مولفین کی عقلی اسلام کے قطعی اصول میں سے اور ان سے اہل سنت
کا اختلاف نہیں نہیں قطعی ہے۔

اصول حد فالت کے واسطے بھی جتنی نہیں اور اصولوں پر بھی سے بارش نہیں
یونیفرم و امتیازات کے واسطے صرف مواب اور خطا کے واسطے جوتے ہیں، حق و باطل

کے واسطے نہیں دے۔" ان میں ایک دوسرے کی رعایت بھی کی جا سکتی ہے۔

(عبدت ج 2 ص 207)

مولانا محمد اکرم اعوان، خلیفہ مولانا اللہ یار خان چکڑالوی، مرکزی امیر تنظیم الاخوان پاکستان کا فرمان:

شعبوں کے قیام کے بعد مولانا باقی نہیں چھوڑے ہیں۔ ان سے ہیں کون سا بڑا
ماں بچہ۔ یہ وہ ہیں جو کوئی قادیان ہے۔ یہ صرف ان کی نہیں بلکہ تمام
کے دشمن ہیں۔

کافر، چاہے وہ بے بھی ہیں، کافر ہو جائیں " بے بھی ہیں، چھوڑ دو جوئی مرے
" بے بھی ہیں، کافر ہو جائیں " بے بھی ہیں، سب کافر ہیں چنی سکتے ہیں۔
بچے کچھ یہ عقائد رکھتے ہیں بعض اسلام سے منہ رکتے ہیں بعض ان میں سے تو بے بھی ہے
عقائد اپنے رسم و رواج " اپنے اس طریقہ زندگی کا اسلام بنا نہیں دیتے۔

جہاد راہبوں سے عقائد کافر نہ رہے، رسم و رواج تو مشرک نہ رکھے طریقہ
مردانہ " عامی عین صد ہا صبح تھا " اور پھر اس پر نام، اسلام، دھما۔ اپنی عبادت کا نام بھی
قہار، مہر و مروت، زوفا کھانا، اسلام کے مقابلے میں کچھ پراساں " اس کی ہر جہاد
کے کمال میں اپنی عبادت وسیع نہیں اور اس عبادت کا رخ سے دین اسلام کو رخ کرنے
وہ کوشش کی بنیادی " ناقہ راجست یا شر کے قوت نہ رہا حتیٰ کہ اسلامی فتنہ کے ہاتھوں
چنی و کھانا فتنہ شکست میں ہو " اس میں جو میں اللہ کی " یاں تمہیں س و رین دنا " پیش
یہ جو ہر کی " فاقہ بھی نہیں " مچھان " فاقہ کواکب اسلامی ریاست میں مائدہ کمر سے
کار صرف مطالبہ کیا یکد چرنی ٹوٹ کے ساتھ کھانا کے حق میں چلوں بھی نکالے اور

حکومت چاہی ہوگی۔ ۱۱۔

۸ حالات میں ہمیں مسلمانوں کو بتانا ہوگا کہ یہ سب کون کون سے علامات ہیں۔
 اللہ تعالیٰ جل شانہ تصور فرمائیے، صحنہ پر کراہی کے شائع میں، جو کوئی یہ دیکھ لے گا
 ساریش سے سلام کے خلاف نہ کسی نے عام الامیہ کے مرتبہ اور قتل کو چاہا یا،
 صحنہ پر کراہی کی عظیم کوٹھڑیاں ہیں اور جب یہ وہاں کی رو سے محفوظ نہ رہے تو سلام
 دینے سے روکتا ہے، کیونکہ اسلام کو نام بھی الیٰ قلیس کا ہے جو تصور فرمائیے صحنہ پر اہم
 کو سلام میں اور چہ اس منبر تک مسیوس سے ساریش یہ لانا میں جو یہ فرض صرف غلط نہیں
 بلکہ اسلام کے صحنہ سے بڑے بڑے ہیں۔

۹ الیٰ کی کہ شیں ساریش کی ساریش یہ سلام کے خلاف ہیں اور اس صحنہ سے حال
 سے سے کہیں صحنہ سے پاس یہ کہتے ہیں، صحنہ وہ نہ کہ یہ طلب رہے اس بات میں اس پر صحنہ میں
 فقہانہ سے ۸ کہہ دیکھ صحنہ سے مقامات بھی ماں بھی یہ صحنہ کی بدلت کیلئے ۸ ماں
 جہاں تا یہ تو الیٰ کی صحنہ اور رہا کی عظیم کی میں سے نہ اس ملک کی حکومت کے
 ساتھ بات طے رہتے ہیں نہ اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو چاہئے لے لو اور اس ملک میں ہو
 مسلمان ہیں ۸ وہاں کے ہرے میں ہمارے ملک بھیج دے یہ بدعتیں ہیں فقہ کے حصر سے
 ۱۰ ماں وہیں رہے بھی ہیں سے یہ سلام کا لے لیں اس پر ۸ بدعتوں کو بھی ہیں
 پیش ہیں نہ چاہئے

۱۱ اگرچہ یہ الیٰ کی باتیں اور مطالبہ بھی یہی رہتا ہے نہ اس ملک پر صحنہ میں
 چہاں یہ مسلمان رہتے ہیں جس کی صحنہ کی قیمت مسلمانوں کے صحنہ کی صورت میں سے
 حاصل کی گئی ہے وہاں بدعتوں کی فائدہ مند کی ہے تو کچھ جہاں چاہئے نہ ان کے مہتمم
 ۱۲ سے صحنہ کے اور کچھ نہیں، یہ بھی جہاں جہاں سے یہ اس ملک میں ۱۲ سے ملتا ہے

”روح نہیں چاہتے۔“

مسلمانوں کو خوش کرو، ایدہ سوچاؤ ”علامہ اور پتے ٹیموں اور ان کے ”امام
سے ہاجر رہو۔ اگر تم لوگ سوے سے توبہ لوگ تو شرع سے کی چاہتے ہیں۔ دین اسلام
کتنے نالہ نہ ہو۔“ رابر ”پس نفقت سے یہ لوگ کامیاب ہو گئے تو تقریر کبھی ”پس لوگوں کو
معاذ نہیں کر سکتی (فتویٰ امام اہل سنت ص 29)

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چانگائی کا فرمان:

بد شیہ ہے کوسمداں کہوے کی نکلے کوفصل یا تو کوہ اردہ اسلام سے خدائی
قرآن پر پتے کا قیام۔ ”نہیں“ خدا کا نام سے۔ اس بارے میں ”کی حد تک احتیاط
کے ساتھ کرنا لازم ہے۔“ اسی طرح جس شخص یا فرقے نے ایسے عقائد یقین کے
ساتھ سامنے آئے ہیں جو خود بہ گمراہوں یا عام مسلمانوں کے دین کی حد تک پہنچنے کے
پرستش کرو، بد و کافیر اور اعلان میں بھی ملے۔ یہ کائنات ہے

رسول اللہ ﷺ کی احکامات کے حد کے مازک۔ یہ وقت میں منکر میں ہوتا ہے
مسجد، یہ وہ عبادت گاہوں کے قیام کے۔ اس میں سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ سے
جو مسند فرمایا، اور جو نظر رکھا، انہیں یہاں آپ کے لئے ناقی مستند شمس۔

قادیانی، یہ صرف یہ۔ آپ کو سداں کہتے ہیں، ”رنگہ کو ہیں“ ہندوؤں سے
پے حاصل مقاصد ہیں آپ کو خط و کتابت کے مطابق ایک حد کی سے بھی بدوحدت سے آپ
طریقہ پر عدم میں شیخ و اشاعت کا یوں حاصل رہا ہے کہ وہ عالم اعلیٰ میں ملک میں قائم کیا، اس سے
چاہر حضرت واقع میں اور جو ہندوستان میں فرمایا کہ حد کی تک آپ کو مسلمان اور
علامہ کا پیش کا رہا۔ اس لئے جیسے جیسے مسلمانوں سے جس طرح معاملہ کیا
تجربہ کی، یہ کی حد تک۔ یہاں سے بدوحدت کی پالیسی تک سے لے کر جس تک مسلمان

مذہب شیعہ کی حاکم تعلیم سلسلہ ۱۰۰ رتبہ -

کلمہ ر کے معنی چھپا ہے ۱۰ دظاہرہ رے کے ہیں اور تقوید کا مطلب ہے
چپے قوس و عمل سے اصل حقیقت اور واقعہ کے خلاف علم کرنا اور اس طرح دوسرے کو
دھوکے میں مبتلا کرنا۔

مذہب شیعہ کی تعلیم کا اندرونی نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک پریس کے ورہیے عربی
فاری کی بجائے انگریزی یا عربی کا سلسلہ شروع نہیں ہو سکا اور ہندوئی سے مائیں نکالی جاتی
تھیں۔ علم کے اعلیٰ سطح کا بطور سے مذہب شیعہ سے بناؤ تھا۔ سے یوں۔ و تائیں صرف
حاکم حاکم شیعہ علماء کی نے پانچ سو تھیں ۱۰ کو کسی غیر شیعہ کو ال و بھی نہیں لکھنے
تے تھے۔

بعد میں جب رے کی کتابیں پانچ سو تھیں ۱۰ چھپنے لگیں اور مذہب شیعہ کی
یہ کتابیں بھی چھپ گئیں تب بھی ہمارے علم کے نام نے ان کے مطالعہ کی طرف توجہ نہیں
دی۔ ۱۰۰ سے تھی کہ چند تھوڑے تھے ۱۰ جب علم کا یہ حال رہا تو ہمارے عوام کا ایذا رہا
کیا۔ سے کیا شکایت

اس عامہ و قیہ کے سبب عوام عام فاضل اور ایلا انتلاپ سے متاثر ہونا
کے لئے ہوتا ہے کیونکہ و شیعیت کے ہی حدود حال سے نکال دیتے

اسلام میں شیعیت کا آغاز

شیعیت ۱۰ اسلام کے نزدیک ہے خارجی اور مسلموں میں اختلاف و متنازعہ پیدا
کے نے سب سے پہلے و عیدہ بن مشیہ کا دل سے کی وعت و جو میں کی تھی سب یہ
وہوں تو میں طاعت کے لئے تھے ۱۰ اسلام کی حق و تباری سے گھٹتی ہوں و عت کہہ گئے
میں کا کام رہی تھی اور ای سے شیعیت کا ناپا پنا چلوں ۱۰ تفسیر کردہ مسیحیت کے جانے

۱۔ سے بہت پہلے ملتا ہے جس سے چیرائی نہ ہو۔ در سے میرا بیت کی تحریک حضرت
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لانے سے یوں حق کی تحریک ہو سکتی ہے۔ خوش و خوشی سے لائی
موجود چیرائی ہو سکتی ہے۔

شعبہ سب کے عقائد و مسائل یہ ہیں جن میں ہر مسند قرآن میں تحریک کا
عقیدہ و عقائد میں پر مرقع اور ان عقائد میں وہاں ان عقائد کے بارے میں سب
و عقیدہ ہی نہیں بلکہ ان عقائد کو نکال کر رکھ دینا، درمذہب سے ان وہاں کہلا
و پنے والی عقیدہ روایت ہیں جن میں کوئی بھی مسلمان بدعت نہیں کر سکتا۔

انتباہ کیلئے کوہ یا عقائد کے کفر ہے۔ جس کی مختلف مرقع نکالیں

سے؟ اب بھی جو عقائد شیعوں کی عقیدہ میں آؤ فق کریں، عقائد ہر مرقع ہو گئے ہیں؟

شعبہ اور سنی کا اصولی تقابل ملاحظہ فرمائیں

1۔ مسلمانوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے، شیعوں

کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خمینی حجۃ
اللہ کو مسلمانوں کا کلمہ ہے، شیعوں کا کلمہ ہے شیعوں کا کلمہ۔ دین اسلام کی بنا
سے۔

2۔ مسلمانوں کی اس جدا ہے، شیعوں کی اس جدا ہے شیعوں کی اواں

خانائے علویہ؟ کلمہ خاتم ہے

3۔ مسلمانوں کا قرآن مجید ہے، شیعوں کی معتز ماب باطل کافی کے

مطابق، جو قرآن مجید شہد ہے، درمذہب قرآن امام عتبات (مہدی) کے پاس ہے۔

4۔ مسلمانوں کی ازجہا، شیعوں کی ازجہ۔ مسلمان ہر مرقع کا۔ کے قابل

تین ہر شیعوں صرف شیعوں کی ہیں۔

کہتا ہے کہ مہدی (سی کوہد اترے) سے بدتر ہے اور یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ بلا شائبہ ہے کہتے
 سے بھی بدتر کی چیز نہیں، تاہم یہاں مہدی (سی حدائق کے کمر یک کہتے سے بھی بدتر
 خواہے۔ (نحو النبیین ج 2 ص 516)

11۔ مسندوں کے کرد یک حضور ﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت
 سے افضل اور انجانی قابل احترام ہیں اور شیعوں کے نزدیک ازواج مطہرات کا قاتل
 احترام میں ہلکے مانتا ہے۔ (نحو النبیین ج 2 ص 516)

شیعہ عقیدے کے مطابق جب اس کا رہنما امام مہدی طاب ثنائہ و ام المومنین
 حضرت عا و شہید یقہ کو رو کر کے ان پر حملہ لگائے گا (نحو النبیین ج 2 ص 361)

12۔ مسندوں کا مسودہ اور قبلہ جد سے اور شیعوں کا مسودہ کربلا سے
 شیعوں کا مسودہ زین سے شروع ہوتا ہے اور قندہ زبان کسی پہ ہوتا ہے اور شیعوں کی قبلہ
 سمت بھی قدرے مختلف ہے۔

13۔ مسندوں کا اصل مسند جد سے ہے اور شیعوں کا اصل مسند جد سے ہے۔
 14۔ مسندوں کی میاں رمضان کی تحریر اور خطاری جد سے ہے اور شیعوں کا
 وقت خرم خطاری جد سے ہے۔

15۔ مسندوں کے نکاح طلاق اور وراثت کا نظام جد سے ہے اور شیعوں کے
 نکاح طلاق اور وراثت کا نظام جد سے ہے۔

16۔ مسندوں کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کل شائبہ تمام کائنات کا تک و مانع
 اور عالم لقیب ہے اور شیعوں کے منکر ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ امام ولایتی اور
 مستقل کا پورا پورا علم ہوتا ہے اور یہاں تو جیہ امام سے حق نہیں اور شیعہ نہ رب میں

مظہیر کا چہرہ کی رو سے ہمارا تعالیٰ عملِ شریعت کے چائل ہوئے کا اقرار ہے۔

$\mathcal{L}(\mathbf{A}, \mathbf{B}, \mathbf{C})$

17 مسئلہ: اب اس کے رہائش مقام پر ختم ہوئے جبرائیل علیہ السلام سے اور شیعوں کو اس کے منکر سے اور اہل حق کے قائل ہیں اور اس کے نزدیک اس کے بارو عام جائز نہیں۔ اہل علم اسلام سے افضل اور حضور ﷺ کے برابر ہیں۔

18 سلسلہ حیات نامہ دسہ کبیر اور خلیفہ کلامیہ الدرد سے اور شیعہ سنی کا
معارفہ اور حیدر علی اور خلیفہ کلامیہ دہلی کے جو نام اور شرک سے

19 مسلموں کو بائبل کا عقیدہ انوکھے سے پوچھنے کا طریقہ دی عقیدہ کا نام ہے

20 مسئلوں کی فقہ حلی قرآن و سنت سے باقود سے اشیعوں کی فقہ
 مجسم یہ قرآن و سنت کے قطعی مخالف سے نفی (جھوٹا مسئلہ) مانا اور (علاقہ سے
 تعلق نہ رکھتا ہو) اور صحیح و سچا پر مبنی تھی اس کے بعد ان میں اور کئی ایک
 حوالہ دیتے ہیں یہاں سے یہ چار دفعہ جمع سے سے حسو اور مسئلہ کا ذکر کیا جاتا

21 مسلمانوں کا نصب العین حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام کے طرز و اُفتال
خدمتِ اِسلام کے اور شیعہوں کا نصب العین یہودی حکومتِ ناقیمہ ہے اور اس میں اور تباہی
کے ساتھ مذہبی و دنیوی اور عربوں کے خلاف پراپیگنڈہ اس کا سبب بنا رہا ہے۔

الغرض شیخ رحمہ اللہ بات میں سلامتی کوئی جھلک نظر نہیں آتی
ہو اسے شکر کہ رکھی یعنی مامور ہی میں اللہ تعالیٰ میں شاہد ہو جو **میت** میں مت نظر
وہ وہاں رہا وہاں وہاں وہاں کے طور پر چلے وہاں نکل و منت سے جو سلام نے

اس ماحول کے ساتھ ساتھ کی ہیں۔ مختصر یہ کہ جب قرآن مجید کے صحیح نسخے پر مبنی نہیں تو پھر علماء کرام کمال اور مسلمان کیسے؟

خلاصہ یہ کہ ملت اسلامیہ جدا ہے اور ملت ابنیہ سہمہ ہے، ہمدان شیعہ کی انتہاء خلاف ثابت ہے۔ یونانہ شیعوں کی تمام چیزیں مسلمانوں سے جدا ہے۔

حاصل کلام

اس تمام مقام پر سے بالکل واضح ہے۔ مسلمانوں اور شیعوں میں کوئی جہتی تفریق نہیں کہ کسی بد شیعوں کے کھریات کا یا شیعوں سے نہیں کیا جاتا۔ جب کامیابی نامہ ہیں شیعوں یا مسلمانوں میں جتنے ہیں؟

علامہ ابن سہیل فرماتے ہیں کہ: "جہنم میں کایہ عسیدہ ہو کہ قرآن مجید سے دور ملت کا کائنات اختیار کیا ہو، نہ بیٹ کے راہی یعنی صحابہ کرامؓ ان کے نزدیک (معاذ اللہ) منافق و مرتد تھے، ان کو مسلمانوں کی طرح تصور کیا جاتا تھا، جہنم شیعہ کی بیانی بھائی کا عمرہ ایک ایسا چھوٹا ہے کہ اس سے ۷۰ روٹی چھوٹا ہے۔ قرآن نہیں ہو سکتا۔ اب بھی ہو لوگ؟" حقیقت کی بناء سے ایسے انقلاب کو اسلامی انقلاب اور نہیں ہو اس دور کا امام المسلمین، امام امت مسئلہ کا شجاعت و جسارت رکھ رہے ہیں اور عام مسلمانوں کو یہی یاد رکھنے کی کوشش میں ہر گرم ہیں وہ ہر امر فریب اور گمراہی میں مبتلا ہیں

اہل سنت کی ذمہ داری

شیعیت اور اصل اسلام کے خلاف کھڑی ایک جدید سازش ہے اور یہ فرقہ سے جس پر عامہ کمال کا حقوق سے تعالیٰ بکھر رہا ہے۔ یہ جارحانہ ہے۔ یہ گمراہ شیعیت ہے، نقاب کے کاغذ میں نیچے، نیچے، شیعیت عام اسلام بننے سب سے زیادہ ہے۔ ہر اے مہربان چنی تمام قوموں میں "راہ سال کونہ" کے بار

لا رمت مسلمہ کو اس ٹکڑی اور قسے سے بچا میں اس فریضے کی سنگی میں داخل نہ کیجے۔
(شیدی، فتاویٰ حنفیہ کے آمیزہ میں ص 2)

جناب غلام محمد صاحب کا فرمان:

یہاں پر میں یہ بات بھی واضح کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مکہ میرے تحقیقی
مطالعے کا مطلق نقطہ شروع ہے۔ اس تک اسلام کے نام پر اسلام اور مسلمانوں کے
علاقہ سازش کے تحت سے صرف وہ مذہب ایک شیعیت اور دوسرا قادیانیت و جود میں
۲ کے ہیں جن کی ہر بات اسلام (قرآن و سنت) پر قائم ہوگی۔ ان ہر بات سے تفریق کا
بظاہر سے والی ہے اور یہ دونوں مذہب اسلام کے خلاف کھیل رہے ہیں۔ یہی صورت میں قلمبند
کئے ہوئے ہیں۔ اس بات کو ہم سب میں بھی شیعیت و اقلیت کا عمل ہے۔ اس کے
مستند و دلیل و سبب ہیں

1۔ اسلام میں شیعیت کا فقہ امام سے امام فقہوں سے چلا ہوا ہے۔ پہلے پہل
صدیقی جہاں کی پیروی سے وہاں مذہب کے نام سے ان کی حکومتیں بھی رہی ہیں۔ بعد ازاں
مذہب کے نام سے ان لوگوں نے اسلام کے خلاف ہر بات کی ہے اور تصنیف کے لئے میں نے
سے یہ دو آسانیاں اور احساس میری ہیں اور رہتی ہیں

2۔ غلام کے نام پر یہاں شیعہ مذہب پسند مذہب کے نام سے تصنیف
ہے۔ یہاں سے یہاں کے مسلمان قرآن و حکم کے خلاف سے اپنے عقائد میں
عجیب میں گزرتی ہیں۔ شیعیت کا تصنیف وہاں پہلے 131

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب کا فرمان:

شیعہ کا عشر یہ مذہب نہ صرف ہے شمار ضروریات میں اس کا منکر سے بلکہ اس کا کلمہ

سے لے کر قرآن تک مسلمانوں سے جدا ہے۔ انہیں مسلمان نہ مانا جائے اور اسلام ان کی ہے۔

(ارشاد انشیعہ ص 216)

حضرت مولانا عبدالمتان معاویہ صاحب کا فرمان:

ی طرح شیعی کی بھائی بھائی کا عہدہ بلند ہے اور ہے اور مسلمانوں کے
 وہ مسلمانوں کی زندگی پر مد ہے اس آیت ناراض ملت اور جماعت کے تمام عقائد اور اہل
 تشیع کے تمام عقائد میں مشرق و مغرب کا فرق ہے۔ یہ لگتا ہے یہ پتا چلتے ہیں۔ یہی ہے امام
 شیعہ ہم (یہی گالی گلوں پر کر رہے ہیں۔ جبکہ شیعہ نے تم کو کونسی دین دلا دیا ہے۔ اب وہ
 دین دین جواں کر رہے ہیں، ایک ہے، تو ایسے کہ رہتے ہیں۔

(شیعہ عقائد و عقائد ص 44)

جناب ابو عبد اللہ صاحب کا فرمان:

سوال: شیعی اور کسی کے درمیان امتلافات اصولی کیا ہیں؟

جواب: امتلافات وہی ہیں جو شیعیہ میں امتلافات کا تجزیہ یہاں سے تو یہ

فرمائی ہے۔ امتلافات نظر میں آتا بلکہ یہ تمام اصولی و عہدہ امتلاف ہے۔

(کشف الحق ص 118)

حضرت مولانا دلی حسن ٹونگی صاحب کا فرمان:

صرف یہی نہیں عقائد (تحریر قرآن، عقیدہ راست، کلمہ صیچہ) کی تخصیص
 انہیں پس بخود نظر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شیعیت اسلام کے مقابلے میں ایک نیک اور
 متوازن عقیدہ ہے جس کا لگہ طبع ہے۔ یہیت کی آیتیں انہیں تک تمام اصول و فرائض
 اسلام سے لگے ہیں۔ یہیں حدیث و سنن و فقہ و عہدہ صیچہ ہے (20)

کے مقابلہ میں اپنی شریعت بنائی۔ اسلامی اصول کے مقابلہ میں اپنے اصول رکھے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس کے کارہ منسور میں کا یہ چہ عاۓہ ہے یہاں سے۔ اور جس سے بگاڑ دیا گیا اس سے بگاڑ دیا گیا ہے۔ اس سے یہ پڑھا دھنسی کے اور جس سے بگاڑ دیا گیا وہ بدتر ہیں باہر سے۔

اور شیعوں نے سلام کے ساتھ یہ دھنسی دی ہے کہ چنانچہ کلمہ بنا کر پڑھا سلام بنا کر پڑھا کر، اپنی نماز بنا کر سنا دیں اپنا بنا کر جسور کر میں کے دین کے مقابلہ میں رکھ دے اس لئے یہ سب سے بڑے کافر بن گئے (بیہام قرآن ج 3 ص 316)

حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا فرمان:

مسلمانو! وہ ایک ہے جو تمہیں شیعہ کہانہ رسولوں سے کاٹ کر رہا ہے، اس کے جہنم میں پہنچ دیا سو۔ وہ ایک چیز یہاں کا شیعہ نے بنا دیا جو وہ اس قسم پر خوب تم پر معاف ہے مجھے کون سے ارادے

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ہمب تک شیعہ اس کلمہ کو نہ دے جو امت مسلمہ کا کلمہ ہے وہمب تک شیعہ قرآن و حیرتوں نہ دے، ہمب تک شیعہ میرا حضرت صدیق اکبرؓ کی حدیث یا قسمل کا قائل نہ بن جائیں، ہمب تک شیعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث کا قائل نہ بن جائیں، اس وقت تک شیعہ لگے کسی امگ سے۔

(باب سوم)

ضروریات دین میں سے کسی ایک
چیز کا انکار کرنا کفر ہے۔ اور شیعہ
ضروریات دین کے منکر ہیں، پھر
ننانوے فیصد کی بات کرنا فضول ہے

علامہ ابن عابدین شامی صاحبؒ کا فتویٰ:

تمام مرسومے پیشہ واری نہیں، صرف مرسومہ کا ہی انکار کسی ایک سے
ام کا انکار جس کا علامہ بن علیہم سوا تعلق، ورنہ طور پر معلوم ہو، جیسا کہ مقدمہ شتم پوسٹ ^{۱۰۱}
تعلیق اور تفسیر حق سہو جس کے بارے میں منہج علامہ انکار بھی نہیں کہہ اور ذرا عام حقائق

و نہ کرتا ہے۔ یعنی یہاں شرعی جتنے ضروری ہے نہ تمام قطعی تعلیمات اسلام کا قیام رہتا ہے۔
لیکن کفر اور ارتداد کیلئے جتنی قییدیں ہیں۔ (عقوبت ج ۱ ص 240)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فتویٰ:

سوال۔ کافر و مرتد ۱۰۰ مردوں میں سے کتنے کا صاف فرما میں؟

جواب۔ کافر و مرتد کے درمیان فرق یہ ہے کہ کافر تو جسے جوش و شعلہ میں سے
اسلام و قیام نہ رہے۔ اور مرتد وہ ہے جو دین میں داخل ہونے کے بعد کفر میں گم ہو جاتا ہے۔
جہاں اسلام و قیام نہ رہے گا مطلب یہ ہے کہ جہاں اسلام کی ان تمام باتوں پر تسلیم
نہ رہے جس کا ثبوت قطعی تو قرآن کے ساتھ ہوا ہے اور جس پر یہاں تک جہاد کیا جاتا ہے۔
اس میں سے نہ کسی کا نکار پورے دین کے لئے نہ کسی کے لئے جہاد ہے مثلاً:
قرآن کریم کو نہ تو مطلب یہ ہے کہ اس سے کسی پر جہاد ہو بلکہ یہ ہے کہ اس سے
تمام کلام مانے رہتا ہے۔ مثلاً یہ ہے کہ اس سے جہاد نہیں۔ پورے قرآن کا لفظ یا جانے بلکہ
اس کا ایک آیت یا لفظ کا لفظ پورے قرآن کا لفظ ہے۔

الغرض تمام باتیں ہیں کہ اس سے اسلام کے رکنوں میں سے کسی ایک کا
منکر کافر ہے یا کفر کا ہے۔ کہ بعد میں ہو جائے وہ مرتد ہے۔

چونکہ پہلے مسلمان تھے، پھر یہی جہاد شدنی بات وہاں لگے ہو تو کھیلے مرتد
ہیں۔ اور جو لوگ دعویٰ اسلام کے ہاں جو اس کی جہاد سے بدی ہوئے ہوئے ہیں وہ نہ ہیں
ہیں۔ یعنی جو لوگ اپنے مذہب کو اسلام کے نام سے قائم کرتے ہیں وہ کافر بھی ہیں اور
بدی بھی۔ (حدیثی بیرونی ج ۱ ص ۱375)

سوال۔ مسلمان اگر یہاں سے؟

جواب۔ حضرت محمد ﷺ کے لفظ سے ہے کہ جو مسلمان ہو، وہ مسلمان ہے۔

ہے وہ یں اسلام کے وہ مارتہ کا بن میں غل بوا قطعی تواتر سے سے ثابت "وہام
 حاس و معدوم ہوا ان کوہر یوت یں کہے ہیں اس ضابطہ یں میں سے کی ایک
 بات کا انکا پوتا میں نے "کافر ہے۔" (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص 155)

سوال: کوئی مسلمانوں سے کار بوجھتا ہے؟

جواب: وہ تم باتیں جو حضور ﷺ سے تواتر کے ساتھ نقلوں جلی جلی
 ہیں اور ان کو تشریح صدیوں کے انکا بدھدین بن بلا فتواف ہوا ان ہمیشہ مانتے چلے آئے
 ہیں وہ ہر عصر و ریاست یہ کیا جاتا ہے اہل میں سے تو ایک انکا کار ہر سے اور منکر کا ہر
 سے کیونکہ ہر عصر و ریاست یہ میں سے کی ایک انکا کار حضور ﷺ کی عادیہ ہے پورے
 دین کے کار کو مستلزم ہے وجہ یہ قرآن مجید کی ایک آیت کا انکا پورے قرآن مجید کا
 کار ہے۔

۱۔ یہ اصول کی آیت نے مانتہ ہوئی کا انکس لکھہر تعان جلی شہرہ صدرا کریم
 علیہ السلام کا رشاہدہ دہے اور انکا سلسلہ ہمیشہ اس پہ نصیحت آئے ہیں۔
 (آپ کے مسائل اور ان کا حل ص 27)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

یہاں نام ہے حضور ﷺ کے ہے وہ تے پورے یں کو بخیری تحریک
 و تہریکی کے تہریک نے ہوا وراثی کے متبادل میں فرام سے حضور ﷺ کے ویت کی کی
 قطعی دینی بات لکھتا ہے یہ قرآن کریم کی پہ تار تہ میں مسالسرہ الہی
 رسالہ نے مانتے کو ایمان اور مسالسرہ اسم الارسال میں سے کی ایک کث
 مانتے کو کھر فرماتے ہیں اس طرح انکا ویت شریہ میں بھی یہ مضمون شہادت ہے آپ سے
 مثلاً صحیح مسلم داریم جلد 1 صفحہ 37 کی حدیث میں ہے اور وہ

نہاں دیکھیں مجھ پر" دیکھو وہ جس "وہوہاں" کو۔

اس سے سہاں! رکاقرنی تعریف معلوم ہو جاتی ہے۔ یہی جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے "اے" سے "وہ" میں نہ تھا قطعاً اللہ کی باتوں کو: حسن و حسن ما تاءوود مسلمان سے اور جو شخص قطعاً تاریخ میں سے کسی ایک کا منکر ہو یا اس کے عقلی مفہوم کو بگاڑتا ہو وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے۔ (آپ کے مسئلہ اور حکم طالعہ ص 156)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ہر روایت میں کفار کا ذکر یا اس میں خلاف مقتضا ہے۔ لیکن کراؤ تو اس کو طے لے کر مٹا دینا صحیح ہے۔ (معاذی اللہ! ج 1 ص 124)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مسلمانوں میں کون ظالم ہے؟ اس سے جس شخص کو جو کہ مسلمانوں سے انکار کرے یا اس کا کرنا فرض ہو یا ترک حرم ہو، اس سے خوف نہ لے۔ تو پھر سے ہر واجب النفس سے۔ (معاذی اللہ! ج 1 ص 125)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ہر روایت میں قسم ہے ہیں۔ یہی قسم یہ ہے۔ تعجب سے قرآنی سے ثابت ہیں۔ جیسے ماں میں سے لگان کا کرنا ہو یا۔ دوسری قسم یہ کہ شہت ہو یا۔ سے ثابت ہو یا۔ تو اگر کوئی شخص جو خود بخود، عظام میں ہو یا عظام میں، فرض ہو یا نفس ہو۔ تیسری قسم یہ کہ اگرچہ قلعہ سے ثابت ہو یا جیسے میدان شہر سے صدیق اکبر و میدان شہر سے فاروقی القدر و علامت وغیرہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس قسم کے امور سے اگر انکار یا چاہے تو اس شخص کا حق ہے۔ قرآن اور مجاہد و امام مسلم و امام شافعی سے۔ (معاذی اللہ! ج 1 ص 255)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

بل تعدی اس وقت تک نہیں کی جاتی جب تک ضروریات بن جوی کی
 چیز کا حصہ یا جہاں مستند و نگار نہ کرے مگر احرام کو حلال سمجھتا۔
 جو شخص شہید کرے یا گناہات شریعت میں سے کسی قاعدہ سے انکار کرے یا جو
 چیز پر کلمہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ سے سزا و تہمت سے اس سے انکار کرے اس کی تکفیر قطعی دینی ہے۔
 (فتاویٰ ہدایت ج 1 ص 253)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

جو شخص ۱۰۰ جہاں پر تامل کرے، یہ شخص کو مسلمان ہی نہیں
 کہہ سکتے ہیں اور ان کا عمل ۵۰ جہاں ۱۰۰

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

صحیح اصول یہ ہے کہ جو شخص نہایت غلطیوں کے پورے دین کی ناموس و
 نہایت دین میں سے کسی کا انکار نہ کرے اور نہ تو ربروں و غلط معانی پہنا تاں وہ
 مسلمان ہے۔ کیونکہ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرنا اس کے معنی و مقصد
 کا انکار ہے۔ (فتاویٰ ختم نبوت ج 1 ص ۱۹۸)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

شیوہ فریبہ نامعشریہ کے تفسیر کے بارے میں حضرت ابو ہاشم منکدر رحمہ اللہ
 صاحب کے مرتب کردہ کتاب پر مدونہ میں منقول ہے کہ ابو جہیب رحمہ اللہ
 صاحب سے یہ ملتا ہے کہ جو شخص کلمہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ میں سے کسی ایک کا انکار کرے
 فرق کے ساتھ کہ وہ کلمہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ میں سے کسی ایک کا انکار کرے
 اور نہ خالی میں مقیم ہو بلکہ چاہے وہ کلمہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ میں سے کسی ایک کا انکار کرے
 حضرت مولانا ابو عبدہ صاحب کی شہید خدمت میں یہ منقول ہے کہ

اس عظیم تاریخی واقعہ کو عیاں طور پر ہندو میں صدیوں کے اوائل ناگپور کی فارمانہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عام غلط فہمی یہ ہے کہ شیعہ مذہب بھی اسلام کے اندر مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے۔ یہ غلط فہمی اس لیے ہوئی کہ شیعہ پرچم کی سیاہ چادر کی راہی، ورنہ شیعہ مذہب نہ صرف ہے۔ یہ شارتر، ریوت، این اور توہرتا اسلام کا منکر ہے۔ بلکہ اس ناگپور بھی جو پین کی اوقین اساس سے مسلمانوں سے الگ ہے، اور قرآن ربہ جو دین عامہ چشمہ سے یہ اس کی تحریف کا بھی ٹائل ہے۔ جس گروہ کا ناگپور قرآن تک مسلمانوں سے الگ ہوئی کہ مسلمان کہہ تو، اسلام ناسی ہے۔ (نظام حلاوت، شہرہ سرا، غزویں، 2014ء، ص 19)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

غزویں و ریوت، این ایسے بنیادی امور ہیں، جن کا تسلیم کرنا شرط اسلام ہے، وہاں میں سے کسی ایک کا انکار کرنا کفر و تکذیب ہے۔ خواہ کوئی دائرہ اس سے زیادہ زیادہ ہو، واقعہ اس کو کہ یہ مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے، اور واقعہ نہ ہو، ہر صورت عام ہوگا۔

شرح عقائد مسیحی میں ہے: الايمان في الشرع هو التصديق بصحة ما به من عند الله اي تصديق ان النبي عليه السلام بالقلب في جميع ما عدم بالنص و ما يحينه به من عند الله تعالى

ترجمہ: شریعت میں ایمان کے معنی ہیں اس تمام کو میں آپ ﷺ کی تصدیق کرتا ہوں جو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی شان میں طرف سے کہا ہے میں یقیناً ان تمام امور میں نبی کریم ﷺ کی دل و جان سے تصدیق کرتا ہوں کہ ہرے میں ہر سہ معلوم ہے، آپ ﷺ کی شان اللہ تعالیٰ کی شان کی طرف سے لائے۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو شخص ضروریات دین کو منکر ہو، حضور ﷺ

ہے۔ ہاں نہیں دیکھتا۔

علامہ شافعیؒ نے رد المحتار شروح در مختار میں لکھے ہیں: لا خلاف فی کفر الصحاح فی صرور یہاں الا سلام: ان کذب من اهل القبۃ امر اظہر من الشمس علی الطاعات کہ فی شرح بتحریر

ترجمہ: جو شخص ضرورتاً یہ کہے کہ میں سید نبیؐ کا مخالف ہوں اس کے پاس کوئی کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ اگرچہ وہ اہل قبۃ ہوں یا نہ ہوں۔ طاعات اور عبادات میں پوری برتری ہے۔ "ہو، جیسے" شریعت میں اس کو تہمت ہے۔

۱۰۵۰۔۔۔ من جاء فی حقہ صحیح الاجماع عندی برکلی من جحد شیخ صحیح عندنا بالاجماع ان رسول اللہ ﷺ اتی بہ فقد کفر وصحیح یمنع من کفر من استلهم ايمانہ تعالیٰ او یمنع من اتصالہ او یمنی من الايمان علیہم السلام او یمسک من ایدہ ید مر لمرافق السیف فی کلوا آیات اللہ تعالیٰ بعد بدع حمہ جہ فہم کافر، من قال بنبی بعد النبۃ علیہ الصدوق والسلام او جحد شیخ صحیح عنہ بدر النبی تکذ بہ خیر، ۱۰۵۱۔

ترجمہ: اور اس بات پر بھی جماع ثابت ہے کہ جو شخص کسی کی بات کا انکار کرے جس کے بارے میں اجماع سے ثابت ہو کہ حضور کریم ﷺ اس کے بارے میں تھے تو ایسا شخص کافر ہے، اور یہ بات بھی حق سے ثابت ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ علیہ السلام کی قریشی خاندان پر ایمان نہیں لائے، یا وہین کے فرانس میں سے کسی شخص کا مذاق اڑائے (و طبع سے کہہ کر انہیں ایمان اللہ میں لاوا لانا اس کے پاس حجت پہنچائی ہو) یا شخص کا نام ہے اور جو شخص حضور کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا قائل ہو یا کسی نبی کا انکار کرے، اس کے لئے ثابت ہو کہ جو کریم ﷺ سے بات فرمائی ہے، وہ سچ ہے۔

فہمیں نہ جاتا۔ اس کا صمیمیہ ہے، نہ کوئی شخص اس کا انکار کرتے پہلے اس کو پہنچا دیا جائے،
اس کو قطعاً راجہ کی بیوی نہ ہوتا تھا۔ اس کے بعد بھی اگر انکار پر اصرار ہے تو
خارجہ اور ادا ہو گا۔

نوٹ: یہ درجہ یہاں کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف اس کے لئے ظلو
مان یہاں سے جلد سے جلد کے معنی مفہوم دہانا بھی ضروری ہے جو ضرور ہے۔
آپ تک و تر اور مسلسل کے ساتھ مسئلہ چلتے ہیں۔

فرض کیجئے ایک شخص مرنے سے۔ میں تو اس کے ہمراہ ہوں لیکن میں سمجھتی ہوں
بھی ہوتا ہے۔ تو اس میں کسے بارے میں میرے عقیدے میں ہے۔ یہ سب اہل حق
حق اللہ تعالیٰ میں شریک طرف سے ہوتا ہے جیسا کہ مسلمان سمجھتے ہیں، بلکہ میں تو اس کا معجز
و حسد اور مصائب میں اپنی تصویف، کتاب سمجھتا ہوں۔ یہاں تو شخص تسلیم کرے گا کہ ایسا
شخص تو اس پر کیا رہتا ہے؟

والفرض کیجئے "ایک شخص جاتا ہے۔ میں محمد رسول اللہؐ ہوں لیکن میں سمجھتی ہوں
محمد رسول اللہؐ سے مراد وہ شخص نہیں جسے مسلمان مانتے ہیں بلکہ محمد رسول اللہؐ سے
خود میری رائے مراد ہے۔ یہاں تو عاقل کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص محمد رسول اللہؐ پر ایمان رکھتا
ہے؟

یاد رکھیں، یہ شخص تسلیم کرتا ہے کہ حسد اور مصائب سے کوئی شخص نہیں
مرتا۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مراد کوئی شخص نہیں سمجھتی ہوں۔
عیسیٰ علیہ السلام سے مراد اس وقت مر رہا ہے۔ یہاں تو کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کہہ رہا ہے کہ تمہارا کیا ہے؟

الفرصہ یہ کہ میں نے یہاں اور متوجہ مفہوم کے خلاف کوئی نہ فیہا

بھی، درحقیقت نہ اہمیت دین کا انکار ہے، نہ اہمیت دین میں کسی تاویل کرنا الحدود ورنہ کھانا ہے قرآن ریم نہیں ہے۔

۱۰ المؤمن یلحدون فی اہلک لا یحسبون علیہما اقامن بیتی قبی
الحدود ام من یأثم مدحیم نقیمہ اعمرواہ شنعہم انہ بہ بعضہ
بصیر

ترجمہ: جو لوگ نہ مہے چنے ہیں، نہ رسولوں میں، وہ وہم سے چھپوے
نہیں، بھلا، ایک دینا سے آگ میں، اور بہتر سے بھلا، جو سے اس قیامت کے لئے
جاؤ جو جامو، ہے شک جو کم، لئے سو، وہ پلٹا ہے

جو لوگ نہ، یا، یہ میں تا، میں، کے انہیں اپ عقائد پر چسپاں، تے
میں، انہیں، محمد و رسول، بہا جاتا ہے، را یہ لوگ، صرف، ہر وہم میں بدل اس سے بھی
ہو، نہ، ہر وہم میں، جو، حق سے دیکھ رہی تھی، وہ بھی قبول نہیں کی جاو۔
رقم اثر، وہ سے اپنے رہا ہے، تو یقینی بنا، میں، نہ حق کے وارے میں
نہ ہو، نہ لگا، جسے، میں، نہ لگا جاتا ہے

جو شخص، کفر کا حقیقہ، دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اسام کی طرف منسوب رہا، وہ وہ
عوام شرعیہ و عقائد مدعی، نہیں کر کے اپنے عقائد، طریقہ کو اسام کے نام سے پیش کرتا رہا،
سے وہ لگا جاتا ہے، عقائد، شائی، اب، ہر وہم میں لکھتے ہیں

شأنکم سائق بھود کفرہ و لہو ج عقیدتہ القاصد و یخبر
فی الصورۃ انصحیحہ ہما معنی ابطن انکبر

ترجمہ: یہاں، رہتی، ہے، نہ، پلٹ، یا، تا، ہے، را، یہ، عقیدہ، کا، مدعو
رواق، بنا، ہوتا، ہے، را، ہے، بظاہر، صحیح، صورت، میں، لوگوں، کے، ہا، سے، پیش، رہا، ہے، رہی
معنی، ہے، جو، چسپاں، کے۔

ہام ہندو مت ۱۱۰، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب مسوری شرح

مخطوط میں لکھتے ہیں

ہیں ذلک ان المذہب کتبیں الحق ان کم بعد وہ بہ و کم
یدعی بہ لا ظہر او لا باطناً فہو کافر وان عرفت بلسانہ و قلبہ
علی المخبر فہو منافق وان اعترف بہ ظہر سئلہ یفسر بعض
ما ثبت من المذہب صریحاً بحلاف مفسرہ الصحابہ و التابعین
و اجتمع علیہ الامۃ فیہ الرندیو

ترجمہ شریعت اس میں ہے جو شخص حق کا خلاف ہے اور وہ

اسلام کا قرائع نہ کرتا ہے اور یہ کہ اسلام کا ماہر وہ ظاہر ہو اور یہ کہ باطنی ہو۔ پھر
کافر کہلاتا ہے۔ اگرچہ وہ منافق ہے۔ یہ کہ قرائع نہ کرے، یہ کہ باطنی نہ ہو۔
تاویل کرتا ہو جو صحابہ کرام و تابعین نے اجماعاً امت کے خلاف ہو تو یہ شخص رہبر حق ہوتا
ہے۔

خاصہ یہ کہ جو شخص اپنے کفر پر عقائد کو اسلام کے رنگ میں پیش کرتا ہو اسلام
کے قطعی و متواتر عقائد کے خلاف قرآن و سنت میں نہیں ملتا ہو۔ یہ شخص رہبر حق ہوتا
ہے۔ (آپ کے رسائل اور ان کا حل صفحہ 1 ص 63)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

یہ طے شدہ امر ہے (جس میں کسی کا اختلاف نہیں) کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے
لاے ہوئے دور سے دین کو ہماری حق تسلیم کرنا اسلام ہے۔ وہ شخص جو حق کی بات
کو قبول نہ کرنا کفر ہے۔ یونکہ یہ حضور اکرم ﷺ کی تکذیب ہے۔
(آپ کے رسائل اور ان کا حل صفحہ 1 ص 60)

کافیہ دیکھتا ہے، امام بنانا جائز نہیں ہے۔ اس سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ منکر ہے اور منکر کا
انکار جائز ہے۔ (کتاب المصنوع ج 1 ص 46)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”حق تعالیٰ کے شیعہ پیروں کی بات یہ ہے کہ انکار کرنے والے ہیں اور سید، حضرت علیؑ کے
اہل بیت کے کمال میں ہیں اس سے نفی جو بات میں غلط ہے شیعہ کا قرعہ ہے۔“
(کتاب المصنوع ج 4 ص 120)

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کا فتویٰ:

”میں شک نہیں کہ حق تعالیٰ کو کافر بنانا بہت عت کا کام ہے اور عداوت کا کام ہے۔
ہمیشہ اس معاملہ میں بری احتیاط رہی ہے۔ ہمارے امام عظیمؑ سے بھی بری تائید کے ساتھ
ہدایت ہے۔ اہل قید کو کافر کہنا چاہئے مگر اس صورت میں کہ وہ اہل بیت میں سے
نہیں ہیں۔“
(علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ حیات و خدمات ص 670)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”صریحاً یہ منکر ہے۔“
(علامہ محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ حیات و خدمات ص 671)

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال ۱: کوئی شخص تو حید کا قائل، مگر رسالت کا منکر ہو اور اپنے آپ کو انکار
کے طور پر یہ سے مظلوم بناتا ہے، شخصیت میں جائزہ کا قائل ہے تو ذبح میں؟
جواب: منکر رسالت قائل ہونے کو اس شخص سے ایمان کی حقیقت یہ ہے

۔ چونکہ تصورِ اکرمیت کا مفہوم اس کی تعریف میں ہے۔

پس انکارِ مالت مراد ہے: ضررِ سنِ حرمہ و عدلا ماف ذالہ عدم
احتمالِ کذب سے ثابت ہو کر ہے۔ درحقیقت جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احکام کا منکر ہو اور
اس کے رسولوں پر ایمان نہ لائے، واللہ تعالیٰ جل شانہ ہی تو حید کا قائل نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ
جل شانہ کہہ چو وہ حق نہیں جانتا۔ (آدابِ دارالعلوم دیوبند ص 18 ط 1250)

سوال: چند لوگ مسلمان کہلا کر مندرجہ ذیل اعتقاد اب پر حازم ہے۔

(1) اسلامی عقائد و اعمال میں صرف قرآن مجید ہی کمال ہے بغیر ان ضرورت

میں جو بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، اور شیعہ کتابیں ہیں و سلام ہیں۔

(2) ماہِ جنار و کتب کا کتبہ کی طریق ہے کوئی اسلامی کام نہیں۔

(3) محض ان میں سے صرف میں ماہِ جنار کے قائل ہیں، اور محض پانچ بھی

پڑھتے ہیں، کئی ایک کتب میں بھی آ رہے۔

(4) روایات میں مصاب و شروط کو بھی میں مانتے۔

(5) اداں پڑھتے وہ کون کی ایجاد کرتے ہیں۔

کیا یہ لوگ واقعی مسلمان ہیں اور مسلمانوں کو ان کے جنار و غیرہ میں حاضر ہونا

جواز ہے؟ اور جو امام مسجد کہ طبع کی بیاد میں ان کے جنار و غیرہ میں حاضر ہونے کے متعلق
یہ حکم ہے؟

جواب: یہ بات دین کا انکار ہے۔ پس عقائد و شروط میں جو

صریح امر میں جیسا پانچ روایات میں سے صرف میں ساڑھے طرزی مانا، وہ وہاں

فرصت کا انکار کرنا ہی طرح ہے، جنار و دیگر طریق ہونا اسلامی کام ہے سمجھتا، ہی طرح

کو ان میں جوابِ حوالہ انصاف و شرط پائو گنا۔ اس سے انکار ہے درحقیقت رکوع ہی کا

اٹکار رہا ہے، اور بعض اُتر چہ صریح فخر نہیں ہیں مگر، ابھی مستلزم غر ہیں، اور یہ بھی تمام مرتب میں تصریح ہے کہ تنقاص سبب بھی ہم سے تو اس صورت میں وہ امر بھی مباح نہ ہوگا کہ اس سے ایسا نہیں ہے جس سے کفر لازم نہ آتا ہو۔

سداثر قد مذکورہ کلام سے اور خاصاً اس اسرار سے وہاں کے جتنا زہ کی تاہم پرستنا مسئلوں کو پڑھیں سے وہ دیکھنا صریح رہا کی یہ ہے۔ و لاسی و حقیقت اور حال بعض سے (فقدوی، العبد ذیوب، ج 16 ص 280)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

تہ رہات دین کے مگر کے پیچھے ہر رست میں ہوں۔

(فتاویٰ العبد ذیوب، مدخل، ص 5 ج 5 ص 1311)

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب کافتوی:

صورت یہاں میں کاہن یا صاحب امت قطعاً ہے، اور اقیب و جہان میں میں ہر قدر نہیں، یہاں لکھا کہ یہی شخص تا میں ہی جاتی ہے۔ اور قطعاً ہے کہ یہ شخصہ جو شہادت میں کسی وجہ سے پہچنے میں تو حقا کے ہیں اس میں یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی عام آدمی پہچاننا اور تعلیم و چہالت کے ان کا اٹکار کر بیٹھے تو فوراً اس کا اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جائے گا، بلکہ پہچان اس کو سمجھا دیا جائے گا اور اس کے شک و شبہات کا ازالہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد یہ ہے کہ اٹکار یہ قائم رہے، تب تک کفر قائم رہا جائے گا۔

اس طرح کفر کی قسم تبدیل مدرس سے وہی طرح دوسری قسم یہ بھی ہے کہ یہ رہات دین اور طہارت اسلام میں سے کی چیز کا اٹکار کر دیا جائے تو میں اس کی تاہم دیا جائے کہ اس کی معرفت شخص بدل جائے اور معاملہ چلے سے چلے دیا جائے۔ قرآن

کرام کی اصطلاح میں اس کا ہونا ہے۔

۱۔ انھیں یہ علم حصولِ علمی ایک لازمی و عیناً جوگت کاروں
 قلوب کے ہرے میں پڑھنا ہوتا تھا۔ ان میں وہ نام سے چھپ نہیں سکتے۔
 فقہاء کے نام کے نام کی قسم کی وسیعہ کاروں کا نام زندگی سے سلاہ و سوز
 صاحب کے ہاں زندگی وہ ہے جو پناہ مسلمان ہونا ظاہر کرے اور باطن میں لہر پر قائم ہو۔
 یہ دراصل منافق سے بھی جس دھندرائی میں منافق ہوا جانتا تھا اس کو اپ فقہاء کے نام
 رہتی تھیں۔

رہتی نام معاملہ عام مرتد یا سے رہا بدعت سے کیوں نہ ہو۔ یہ ایک در پر جو علامہ
 میں یہ کھوٹلی کر کے اسلام اور سنیوں کو کھٹکال پہنچا رہے تھے ہیں۔ یہ وہاں کوئی یہی
 مہلت بھی نہیں لی جائے گی۔ (فتاویٰ عثمانیہ ج ۱ ص 91)

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام چانگائی کا فتویٰ:

ہو نظام شیخ علیہ السلام جو چاہے مصنف سے ثابت ہیں اور اس کا مصنف و مکتوب
 میں سے ہونا مقدم ہو چکا ہے اسے اس کا انکار کر کے اس کا منکر ہو جاتا ہے۔
 (جہد المسد ی ج ۲ ص ۱۴۸)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جس پر اس پر ایمان الیہ صریح سے من میں سے کی تیسہ بات بھی۔ ہاں تاکہ
 سے مشا کوئی شخص ہر قسم کی شہادت و تائید سے وعدہ اعلیٰ علی شہادت مشن میں
 سے کی دعوت کا انکار کرے یا فحشوں یا انکار کرے یا وعدہ اعلیٰ علی شہادت آ نامی کتابوں
 میں سے کی کتاب کا انکار کرے یا حرم کو نہ مانے یا منکر ہو یا قیامت کے دن خود
 مانے وعدہ اعلیٰ شہادت کے قطعی نظام میں سے کی حکم کا انکار کرے یا حضور ﷺ
 میں سے ہونا کسی حد تک صحیح ہے، یہ سب باتیں غلط ہیں ان میں سے کوئی بھی بات

پائی جاوے تو اس سے ^۱ کوئی باہر ہو جائے گا۔ ^۲ کوئی پہلے مسلمان تھا تو سب دھرم دھاتوں
میں سے ایک دھات کے رنگ سے ^۳ کی مرتبہ ہو جائے گا اس پر اردو کے حکام
لاکھوں ہوں گے، کھر کے حکام ^۴ نہیں گئے (حجہ عمر بٹلاری، ج 4، ص 148)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فتویٰ:

کفر و اسلام کی حقیقت، مسلمان کون ہے اور کافر کون؟

حسن خراج ^۱، ان اور میں خرق ایک مذہبی امر ہے، کفر و اسلام کا فرق بھی
اس میں نہیں پڑتا، یہی گھڑا نہیں پڑا سو بہت عجیب و غریب کی طرح اس سے کہہ سکتے
ہیں کہ یہ بحث کفر یا اسلام یا عہد رخصت میں بحث ہے جیسے ہائی ^۲ کا
میں کہے گا، یہ فرق یا میں منہ کے فرق پر بحث ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کل مذہب
امت سے لگا کر اس اقلیت اس حد پہنچ گئی ہے کہ آج وقت کا سب سے اہم مسئلہ ان
سب سے کہ مسلمانوں کو اسلام و کفر کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے تاکہ وہ حقیقت سے ہی
مسلمان ہو کر کافر و مسلمان کہنے کی شدت نہ چلے گی میں نہ پاؤں جا میں یہ واحد انکو سب کفر و اسلام
بجائے کہ نہیں۔

پانچویں اس وجہ سے کہ کفر کے بعض اقسام ایسے بھی ہیں جو ضرورت میں اسلام
سے ملے جلتے ہیں، یہی سب سے زیادہ خطرناک امر ہے۔ مسلمانوں کو ہم رہا نہ میں جتنا
لکھنا اسی قسم کے کفر و رمار سے پہنچا کے کھلے کوئے کفار سے مرکز نہیں پہنچا۔

اس لئے اس بحث کا اصل مقصد ان لوگوں کو واضح کرنا ہے کہ ایک ایسے
اصول مسئلہ ہے۔ اگر اچھی طرح سمجھ جائے تو یہ خاصہ کے تمام مسئلہ نہ کھلے گا پائی،
پکڑ ہوتی شرعی، شیخ دتو، پڑی موت مرچا تے ہیں۔

اسلام کیا چیز ہے اور مسلمان کون ہے

میں نے سب سے پہلے انہوں میں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن اور شریعت
 اسلام میں اسطرح میں اسلام کیا ہے کہ نبی کا نام سے وہ گھر کا اسماء سے لے جیتے ہیں
 اور ان کے کس کو؟ یہ حقیقت اس قدر ظاہر اور روشن ہے کہ ہر مسلم غیر مسلم اس سے واقف ہے
 کہ اسلام کے سب سے بڑے ارکان یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ایک ہے اور اُس کے
 رسول حضرت محمد مصطفیٰ پر ایمان لائے۔

رسول پر ایمان لانے کے معنی

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ رسول پر ایمان لانے کا معنی تو یہ نہیں کہ ان کے وجود کا اقرار
 کرے کہ فلاں سن میں نکلا جگہ پیدا ہوئے، ایسا علیہ مبارکہ تھا، فلاں فلاں کام کئے۔ بلکہ
 رسول پر ایمان لانے کا معنی یہ ہے کہ اُس کے فرمائے ہوئے ہر حکم کو خفہ و دل سے تسلیم
 کرے اُس پر کوئی اعتراض، انکار اُس کے عقب و بطن پر نہ ہو قرآن مجید سے حق اس
 معنی ثابت ہیں کہ صریح لفظوں میں، قطعاً یہ ہے

فَلَا رَيْبَ لَكَ لَا يَدْعُوهُ صَرْحًا هُنَّ بِيَوْمِ نَشْجُورٍ يَتَّبِعُهُمْ
 لَا يَدْعُوهُ أَفْئِي تَتَّبِعُهُمْ هَرَجًا مِمَّا قَصَصْنَا • يَسْلُمُ سَلَامًا

ترجمہ: قسم ہے آپ کے رب کی کہ یہ بوقت اس وقت تک مسلمان نہیں
 ہوئے جب تک وہ آپ پر اپنی تمام اعتراضات، تشکیکات میں کام نہ لیں اور پھر جو وعدہ
 آپ فرمایا اس سے اپنے لوگوں میں کچھ محسوس نہ رہے اور ان کو ہر طرح تسلیم نہ رہے۔
 تفسیر: حج المصفا میں اس آیت کی تفسیر امام تفسیر صلی اللہ علیہ وسلم کے
 علماء سلف سے نقل فرمائی ہے:

رَوَى عَنْ ابْنِ أَبِي قَتَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ تَعَالَى وَفَرَمَ

جسب اسلام اور ایمان کے حق معلوم ہوئے تو نکر کے معنی بھی اسی سے جنھیں
 ہوئے ہوگا جس چیز کے ماننے کا نام اسلام و ایمان ہے، اسی کے نہ ماننے اور انکار کرکے
 کفار مکر ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ جس اور سلام کی نظر میں کافر وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی
 نصیحتوں پر عمل کرنے کی حکم کا روبرو ٹیکے کا کام خدا تعالیٰ جل شانہ کی نصیحتوں پر عمل کرنے کے طور پر
 ثابت ہو یا نہ کرے۔ یہی مضمون ہم بحث میں اس القاطع سے کیا گیا ہے۔
 العنصر بعد التمسق، شرع تکنیکیہ، سورہ بعد تنفیضی شہ، ممد
 چھ، یہ میں ان میں ص ۱۵

ترجمہ: اگر حجت میں تو چھپا کے کو اپنے جیل اور سلطان شرع میں حضور
 ﷺ کی تحدید ایسے احکام میں نہیں ثابت ہے آپ ﷺ سے بطریق حدیث و تطبیق
 ہو چکا ہے۔

انکار خدا تعالیٰ جل شانہ یا انکار رسول ﷺ کی عین کفر ہے:

خدا تعالیٰ جل شانہ یا اس کے رسول ﷺ کو نہ ماننے کے یہ معنی تو اس کی تصریح
 سے معلوم ہو چکے۔ جو حکم اللہ تعالیٰ جل شانہ یا اس کے رسول ﷺ سے ثابت ہوتا ہے اس
 کا انکار نہ ماننا اس پر اعتراض، مادہ حقیقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نہ ماننے سے رسول ﷺ
 کے نہ ماننے سے انکار ہے اور ان میں سے کفر ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ
 جل شانہ یا اس کے رسول ﷺ کو نہ ماننے کی عین کفر ہے اور یہی ہے۔

اول: یہ کہ بعض طور پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کو نہ ماننے کو انکار رسول ﷺ کہہ دیا ہے۔

دوم: یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ہدایت اور رسول ﷺ کی رسالت پر اقرار
 کر کے نہیں ان کے قریب ہوئے احکام میں سے کسی حکم کو نہ ماننے یا اس پر اعتراض

(نحوہ افقہ ج 1 ص 313)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اس ہمارے قطعی کا خلاف رہا جو چہ صہیت و شریعت عامہ آیت و آیات دین میں داخل ہو گیا ہے اور اس میں کسی مسلمان کا اندوہ نہیں کہ وہ درپست دین میں سے کسی ایک چیز کا منکر بھی کافر قرار دیا جائے گا۔ (نحوہ افقہ ج 1 ص 326)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

جو شخص مہربانیت یہ میں سے کسی جماعتی مسئلہ کا انکار ہے وہ ہے وہ قطعاً کافر ہے۔ نہ مہربانیت یہ وہ حکام ہیں جن کو تمام عام سب مسلمان جانتے ہیں اور ان میں شک کی گنجائش نہ ہو۔ جیسے ماڈرنوں کا فرض ہونا اور ماڈرن کے کافر ہونا وغیرہ۔ وہ یہ ہے کہ یہ امور کا انکار ہی کفر ہے بجائے ان کی تکذیب کو مستلزم ہے۔

(نحوہ افقہ ج 1 ص 326)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اُن اہل قلعہ کے کافر ہونے میں کسی دن کا حد نہ نہیں جو تمام عمر طاعت و عبادت پر ہوا۔ امت آریں مگر عام کے قدم پر سے جو قیامت میں مرے گا۔ کہ رہدہ نہ ہو سے ہوالہ تعالیٰ علی شاہ کے عام چیز کیا تھے نہ نئے و غیرہ کا ارتقاء نہیں۔

اہل قبیلہ میں سے اُن لوگوں کے کافر ہونے میں کسی کا خلاف نہیں جو دوا جو طاعات و عبادات پر وہ "عمرہ و امت" سے کے بعض صریح دین کا خلاف نہ رہا۔

(نحوہ افقہ ج 1 ص 329)

سوال: شیعوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: کفر کا ارمہ اور ضرر و مہلکات ہیں۔ سے انکار ہے۔ ہے۔ جسے جوشیدہ لک

سیدہ حضرت علی کو اللہ پاک نے فرمائے موسیٰ حضرت عائشہ صدیقہ کے قاتل ہیں اور امام کے علم کلی ثابت کرتے ہیں تو وہ کافر ہیں۔ فقہاء و فریدیہ ج 1 ص 1194

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

پا ستیٰ شیعہ الا دی جور سے کافر ہیں۔ بیٹا۔ یہ وہ بات ہے کہ مشاہدہ یہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا حضرت صدیق کہہ رہے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ سے انکاری ہیں اور
چونکہ یہ لوگ یہودی اور عیسائی اسلام کے ان شراریات سے منکر ہیں۔

(فتاویٰ فریدیہ ج 1 ص 1193)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

امیر اہل شیعہ اکثری طور سے ضرر و مہلکات ہیں سے منکر ہیں۔ اس کا وہ امام
سے خارج ہیں۔ (فتاویٰ فریدیہ ج 3 ص 1561)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

موسیٰ ضرر و مہلکات ہیں سے انکار موسیٰ حضرت علی کو فرماتا تھا وہاں سیدہ
حضرت صدیق کہہ رہے ہیں کہ وہاں سے منکر ہو یا سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ
یاد ہے والہو یا امامت بہت پوزیت ہے لاسیہ کی میر اللہ کا علم کلی ثابت کرتا ہے
نہ وہاں ہے شیعہ کافر ہیں۔ (فتاویٰ فریدیہ ج 3 ص 222)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

پا ستیٰ «امیر اہل شیعہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ضرر و مہلکات ہیں

سے منکر ہیں۔ (فتاویٰ فریدیہ ج 4 ص 1475)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

قال العلامة الحصكلى: ان انكر بعض ما علم من الدين
سرورة كفر به. كقوله ان الله تعالى جسم كالاجسام: انكاره صحبه
الصديق خلا يصح الاقضاء به اصلا (فتاویٰ فریدیہ ج 2 ص 405).

امام احمر، حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا فتویٰ:

جو شخص یہ روایت دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی انکار کرتا ہے وہ کافر ہے اور
ان لوگوں میں سے ہے جو تائب اللہ کے کسی عمل کو مانتے ہیں اور کسی عمل کا انکار کرتا ہے۔ طہر
سے کہ ایسے لوگ ہائیک مسقطا فاقین ہیں چہ یہ ترک چہ یمیں اور بداری اور
حدیث علامہ کا احمد اور پختے پختے شرق و مغرب کے قلابہ مالکین اور پورپ ویشیا کو
یہ فرمیں۔ (اکبر الملحدین ص 68).

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

تمام صحابہ کرام اور ان کے بعد نہ مگر وہی زکوٰۃ سے جنگ کرنے پہ متفق تھے
نہ چہ وہ انکار نہ کیا بھی پختے تھے، رسماں کے روز بھی، کتھے تھے عرواں کے ۱۶ جو
ان کا وہ یہ تھا۔ روئے ہر دیکھ انتق قہا نہیں تھا وہی لئے، دمرہ بن تھے اور وہ ۱۶
نہ سے عرواں سے جنگ کی جاں تھی۔ (اکبر الملحدین ص 388)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ سے اس شخص سے جنگ نہ کا طاعا اور
جو نہ ۱۶ رکوع میں تہریق بنا ہے، یعنی مارا جاتا ہے اور رکوع ٹائیں مانا، دقت
صدیق کہہ کا مقدمہ بھی تھا کہ جو شخص ۶ سے دین مانا نہ کہے تو ترکش ہوتا

کا ثبوت قطعی سے ہی ایک نوجھی حق نہ سمجھے اور اس کی تصدیق نہ رسد و جاہ

کولائے گا۔ (تفسیر معارف بشریہ ص 1 - 120)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت فقہنا رحمہ اللہ کے نزدیک موجب تکفیر شرع اسلام میں بیعت یہ ہے کہ
 ۱۔ یہ قطعی لائلہ کتاب اللہ حدیث متواترہ و صحیح قطعی انکار یا اس کی تاویل نہ
 قبول و کافر ہے۔ چنانچہ امام محمد فرماتے ہیں کہ جس نے شرع اسلام میں سے کسی ایک
 چیز کا بھی انکار کیا تو اس نے دھارہ الاصلہ کٹنے کو کہا اٹل ہو۔

”محافظ میں نام لکھتے ہیں کہ اس کا مقابل یہ ہے کہ جس نے اسلام اور بیعت
 دین میں جو شخص مخالفت کرنا سے تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔“

(تفسیر معارف بشریہ ج 1 ص 122 و 126)

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کا فتویٰ:

سوال: جو شخص اسلام میں بیعت کرے، اسلام کا منکر ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سنا
 و شمت کا قائل ہو یا سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور خلافت کا منکر ہو یا سیدنا
 حضرت علیؓ کی امامیت یا بیعت کا تنہید و رخصت کرے شیعوں کے چناؤ کا کیا حکم ہے؟ اس کا
 جنازہ کیا ہوگا؟

جواب: یہ عقائد مذکور کلمۃ الشیوعہ کا قرعہ مذکور جان اور اسلام سے اس کا
 جنازہ ممکن نہ ہوگا۔ (فتاویٰ حلالیہ ج 3 ص 437)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

گر کوئی شخص یہاں کا مدعی ہے، مگر کسی رکوع سے انکار کرتا ہے یا اس تنا میں

سک۔ بسب صحابہؓ کو چاروں اور کار خیر سمجھتا ہوا ایسا شیعہ نام ہے۔

فتاویٰ عسلی محمود ج 1 ص 220

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

شعبہ گزروں پر اس میں سے کسی چیز کا منکر ہو۔ یعنی شعبہ گزری ہو یا منکر ہو
جہاں علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا
محدث سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تمسک لگاتا ہو
یا شیعہ تہذیبی ہو جو سب صحابہؓ کو چاروں اور کار خیر سمجھتا ہو یا ایسا شیعہ نام ہے

فتاویٰ عسلی محمود ج 1 ص 222

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

گر شیعہ تہذیبی ہو جو تہذیبی سے یا اور کسی مسئلہ پر سب صحابہؓ کا نام لے کر
سے مسئلہ پر سب صحابہؓ کا نام لے کر حضرت علیؓ کی ۷ بہت کا قائل ہو یا حضرت جہاں علیہ
السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا محدث سیدنا حضرت صدیق
اکبرؓ کا انکاری ہو یا عیسیٰ علیہ السلام پر تمسک لگاتا ہو یا ایسا شیعہ نام ہے
فتاویٰ عسلی محمود ج 1 ص 222

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اے ولی شعبہ گزری ہو یا منکر ہو۔ یعنی شعبہ گزری ہو یا منکر ہو
جہاں علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا محدث سیدنا حضرت صدیق
اکبرؓ کا انکاری ہو یا عیسیٰ علیہ السلام پر تمسک لگاتا ہو یا ایسا شیعہ نام ہے
فتاویٰ عسلی محمود ج 1 ص 222

مصریح فرماتے ہیں کہ

ایک جگہ فرماتے ہیں:

واضح ہے۔ ہوشیہ عربیت اور یہاں میں سے ان مسئلہ ضروریہ کا منظر ہو رہی
شیعہ عالمی ہو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تحریک کا منظر ہو یا کتب حضرت عائشہ صدیقہؓ کا
قابل ہو یا المایہ حضرت علیؓ کا قابل ہو یا عقبہ بن ابی معیطؓ کا یا شیعہؓ اپنی جہ جو سب صحابہؓ
کو ان کا ترجمہ بھٹاتا ہے یہ شیعہ باقر سے ملوث اور مشفق اور ج 9 ص 45 (545)

ایک جگہ فرماتے ہیں:

واضح رہے کہ یہ شیعہ کی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی اہلیت کا
قابل ہو یا تحریف قرآن کا قابل ہو یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی
کرنے کا قابل ہو یا محبت سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا سیدہ حضرت عائشہ
صدیقہؓ پر تہمت (قذف) لگانا ہو یا سب صحابہؓ کو چاروں طرف کا رہنما بھٹاتا ہو تو یہ باقر سے
(فتاویٰ مفتی محمد رفیع ج 10 ص 99)

ایک جگہ فرماتے ہیں:

واضح ہے۔ ہوشیہ یہاں ضروریہ اور یہاں میں سے کسی بات کا منکر ہو مثلاً
یہاں مقدمہ ہو کہ (معارف اللہ) حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تو تہمت لگائی گئی تھی وہ صحیح ہے
بہ اعتدال۔ یہ تو یہ شخص دارالسلام سے خارج ہے
(فتاویٰ مفتی محمد رفیع ج 10 ص 210)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ عورت غرضی مسئلہ ضروریہ کی انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی اہلیت کی
قابل ہو یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کی قابل ہو یا تحریف قرآن کی
قابل ہو یا محبت سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی انکاری ہو یا سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر

تہمت (تذیب الگنائی ہو بسبب صحابہؓ) کو جائز اور کارِ حق سمجھتی ہو تو یہ غلط ہے۔

(فتاویٰ مفتی محمودؒ ج 10، ص 351)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شعبہ امورِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو تو وہ کافر ہے۔

(فتاویٰ مفتی محمودؒ ج 10، ص 109)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

گزشتہ امورِ دین میں سے کسی مسئلہ منکر ہو تو اس کے لئے دعائے

منفرت کرنا درست نہیں۔ (فتاویٰ مفتی محمودؒ ج 11، ص 1220)

ایک جگہ فرماتے ہیں:

۱۰۔ واضح ہے۔ جو شیعہ ایسا ہو جو کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی

اہلبیت کا قائل ہو یا خوئیہ قرآن کا قائل ہو یا جبریل علیہ السلام کو نبی نہ چاہے میں غلطی

سے قائل نہ ہو یا صحیح سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا حضرت عاشرؓ صدیقؓ

پہنہمت (تذیب، لگائنا ہو بسبب صحابہؓ) کو جائز اور کارِ حق سمجھتا ہو تو ایسا شیعہ غلط اور دوسرے

اسلام سے خارج ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمودؒ ج 11، ص 1181)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جو شیعہ امورِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی

اہلبیت کا قائل ہو یا حضرت جبریل علیہ السلام کے نبی ہونے میں غلطی کا قائل ہو یا حضرت

حضرت صدیق اکبرؓ کا منکر ہو یا سیدہ حضرت عاشرہ صدیقہؓ پر کتاب باعرتا ہونا وغیرہ

سے۔ (فتاویٰ مفتی محمودؒ ج 10، ص 351)

محدث عصر حضرت مولانا علامہ اور شاہ کشمیری صاحبؒ کی مقررہ آیت تفسیر
 الحمد للہ انہیں صحیح لکھتے ہیں۔ اجداد و معاصرین کا یہی حال ہے۔ انہی
 اہل علم و دین سے روئے ہوئے بیت یہ کہ کئی نافرمانی کا نام نہ لیا جائے
 اس سے صحت دعویٰ ہو۔ پھر یہ بھی کی شیعوں کی تعلیم کے سامنے ہیں۔ دیکھیں کہ یہ
 ہے۔ کیا یہ ہمیں سے بونی سبب ان کے اندر پیدا ہوتا ہے یا نہیں؟ ان سبب ہمیں
 سے بونی سبب ان میں متحقق ہو جاتا ہے۔ یہ قیاس کا نام ہے، اس غلط فہمی کو قطعاً کوئی
 رست نہیں۔ اب تک کے علماء اس فرقہ کی تعلیم سے یقیناً۔ ہمارے ہاں تفسیرات
 سے مطہر ہو چکا ہے۔ کہ کلام ان کے لیے بے فائدہ ہے۔ پھر ہمیں بلکہ وہ سبب کہ میں نے ان کو
 اختیار کر کے سے جوئی نام لیا جاتا ہے۔

اثناعشری شیعوں کے اعداد ایک نہیں بلکہ متعدد اسباب کفر جمع ہیں، مثلاً

7. *تفسير القرآن العظيم*

3. تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنا۔
 4. صحابہ امیر کو مدد جانا۔
 5. انکار عذاب شیعین۔
 6. بدعت کا عقیدہ رکھنا۔
 7. حضرت عائشہ صدیقہ پر فتنہ کا عقیدہ رکھنا۔
 8. عقیدہ رجعت، غیر وہی ہمارے عقائد ضروریات ہیں کے بالکل مخالف ہیں اور ان عشری فرقہ سے تعلق رکھنے والے تمام شیعہ سب ضروری عقائد کے پاس ہیں، جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہیں۔
- ہر گورہا ہمارے عقائد ضروریات ہیں کی نفی کرتے ہیں، بیچارے علماء کے شک میں اسطرح میں ضروریات ہیں میں ہے، یہ انہوں نے ان کی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے، ان سے زونا قطعی، ان سے ثابت ہے، ان کے عقائد میں وہ اس طرح سے مشہور ہیں کہ ان کی تفصیل کسی خاص اجتماع یا موقع پر نہ ہو بلکہ عام طور پر مسلمانوں کو رات کو، صبح کو، اور غیروہ اسے پورے پورے تعلیم و تدریس کے مسلمانوں کو معلوم ہو چکے ہیں اور ان سے

1. حضرت امیاء ام سلمہ السلام کا عصب نے سارے مسلمانوں کو
2. غیر بنی ہاشمی سے تمیز دے دیا۔
3. قرآن پر کفر و تکفیر کا عقیدہ رکھنا۔
4. تمام صحابہ کرام کا کفر و تکفیر۔
5. حضرت عائشہ کے بعد سیدہ حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد سیدہ

خود ہوا۔

6. علم ہدایت کا مروجہ میراثہ جو پختہ ہوا۔
 7. مہاتمیں کے جائزہ اور اثرات سے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ کا درجہ ہوا۔
 8. مرنے کے بعد اس دنیا میں جو اس کے لئے دوا رہ پیدا ہوگا۔
- یہ سب سیدہ صدیقہ کی قطعیت اسلام میں داخل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی سب کچھ ہے اور اپنی تفصیل سے معلوم ہو چکا ہے۔ ثانی عشری شیعوں کا عقیدہ سب کے خلاف ہے اس لئے سوائے اس طرح کے عقائد و شیعہ کی تکفیر ہے۔ مقدس حبیب حصہ ۱ (ص 357)

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ کا فتویٰ:

دین اور اسلام کے خلاف بیرونی جہاد اور باطنی حق کے خلاف باطل پرست اور بدعتیہ ہمیشہ مریض رہے ہیں اور کرم سرور جب بھی شیخ الفکر یا کلمہ مرقا طاس کے نسخہ کے ہمیشہ جاری رہے ہیں۔ اور جب بھی باطنی حق اور باطنی ایمان کے خلاف نصف الہیہ سے بھی زیادہ دوش لالہ اور بیخ تیر سے بھی زیادہ لاطیف اور کوک بصد روئے آئے ہیں۔ باطن پر سون کے شلوک: شہادت دناویات و تحریکات، تلبیسات و تشبیہات کا قلع قمع یہ ہے اور اس کا کمر رتہ کا حکم لکھنے کے بغیر اس باطل پرستوں سے خدا جل و علا کے لئے مختلف مشورہ فرمے بغیر اس پر اعتقاد نہیں ہے۔ مثلاً

(1) کبھی عوام میں یہ پھیلتا ہے کہ یہ فقہاء و مفتیان کے یہ کلمہ ہمارے دے کے فتوے تو محض دالے اور دھمکالے کیلئے ہوتے ہیں اس کے ٹکڑے کے ٹکڑوں سے کوئی مسلمان اپنی انقیاد کا روبرو نہیں ہو سکتا

(2) کبھی کہتے ہیں کہ یہ کلمہ ہمارے دے کے فتوے تو محض دالے اور دھمکالے کیلئے ہوتے ہیں اس کے ٹکڑے کے ٹکڑوں سے کوئی مسلمان اپنی انقیاد کا روبرو نہیں ہو سکتا

مٹ جائے گا اور بن اسلام ہمارے چھ اطفال ہمارے گھر رہ جائے گا اور حشر و جنم آئیں گے۔
 اس لئے علما کے ساتھ ہر کچھ بھی ہوا اور کیسے ہی طعنے کیوں نہ دیئے جائیں رقی
 و پائیک پر پھر عائد ہے اور اس کا دشمن و خطر اور سوز و گداز و ملامت کرے
 و انہوں نے ملامت کی چاہوئے بغیر۔ یوں شرعاً کار سے اس پر کفر کا حکم اور شرعی لگا نہیں اور
 اس میں پورے پورے دین تہذیبی اور علم و تحقیق سے کام نہیں۔ اور شرعاً بولنا فاسق ہے اس پر
 ۔ ہنس کا حکم اور شرعی لگا نہیں اور جو بھی شرعاً و فارق۔ قرآن و حدیث کی خصوصیت کی رو سے
 اسلام سے خارج ہوا اس پر اسلام سے خارج اور یہاں سے بے تعلق ہونے کا حکم اور شرعی
 لگا نہیں اور کسی بھی قیمت پر اس کو مسلمان نہیں کہیں۔ جب تک مسلمان مشرق کے بھی
 مغرب سے طلوع نہ ہو، یعنی قیامت تک۔

یہ علما مل جل کر جب کسی امر کو صحاح کی تکفیر سے میں تو اس کا دشمن بن جائے
 بلکہ جو یہ وہ دشمن اپنے اختیار سے لغویہ عقائد یا اقوال و افعال اختیار سے سے بننا
 سے علما کو عرف میں کے ضرر و فساد رہتے ہیں۔ ہونی۔ اسے کو کھٹا نہیں بنانا اور اس
 کے شکار ہونے و طہار کر دینا سے، موصوفہ تو وہ جو ہوتا ہے اس حقیقت کے ہاں ہو یہ بتانا
 ”وہ ہوں کو کافر بنانے کے سو کیا جاتا ہے؟“ مشرک کہ جہاں ہے۔

(اکفار بمعہ دہن، ص 136)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ کا فتویٰ:

حد صدیہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے تمام احکام کی تعمیری کرنے والے مسلمان
 ہے اور کسی ایک حکم کا انکار کرنے والا کافر ہے اس کی مشہور تعریف ہے۔ تمام صدیہ
 دین کی تعمیری کا نام اسلام ہے اور اس میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے۔

(حکیم، الفتاویٰ، ج 1، ص 171)

(ردالمحتار ج 1 ص 491)

سلسلہ صریح فی کتابہ المصنفہ لافتن علیہ
 نسخہ فیما کان من اصول النسخ و صدر ریفہ لافتن علیہ م. العالم
 و علی حدیثہ لافتن علیہ لافتن علیہ لافتن علیہ لافتن علیہ
 (ردالمحتار ج 3 ص 338) ریفہ لافتن علیہ لافتن علیہ ج 1 ص 69

مدرسہ کرامتیہ دارالفیض جلالپور

فیض آباد کافتوی:

جو شخص بدعتی ہو یا سنی میں سے کسی حدیث پر بھی نظر ۲ میں بدعتیہ اثر میں
 جائز ہو یا بدعتیہ اور باطل سے اس کا امتیاز نہ ہو سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ باطل مرقوں
 قرآن و حدیث سے ملنے والے عقیدہ رو سے بدعتیہ شیعوں کا اسلام شہید ہو جائے
 تو ازم آتا ہے کہ اصولی و سنی میں سے کوئی اصل ثابت نہ رہے، کیونکہ ان کا اجتماعی عقیدہ ہے
 کہ دین کے ماہر باب اور مفتی پوری بھلائی میں پڑھائے گئے تھیں یا چار کے سبب منافق و مرید
 تھے اور یہ تھیں یا چار جو مفتی تھے وہ بھی فقیہ تھے وہ العبد جلد ۱

بدعتیہ فرقہ صرف ان تھیں عقائد باطلہ بنیاد پر جس کا وہ سبھی مفصل
 و مدلل طور پر عقائد میں بیان کیا ہے وہاں کہنا و دیکھنا عقائد باطلہ پر مشتمل عقیدہ
 بدعتیہ کے باوجود نظر اور حقائق ان کا اسلام ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ج 3 ص 335)

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شاہزئی شہید کافتوی:

یہاں نام سے مراد یہ ہے کہ وہ بدعتیہ عقائد کے حامل تھے۔ ان میں سے کسی ایک کے انکار
 سے اس کا تمہید ہو جاتا ہے۔ (نسخہ عقائد اور بدعتیہ عقائد ص 12)

حضرت مولانا محمد عاصم عمر صاحب کافران:

سوال: کیا بڑے کفر اور بدعت اسلام کے محو سے کوہ اسلام کچا نکلتا ہے؟

جواب: ہر شے میں۔ اللہ تعالیٰ علیہ السلام سے اس بات پر قرآن میں کچھ کہہ

توڑنا ہوا ہے۔ ارشاد: ہاں ہے: افقتہ مسجون ببعصص المحصب وقمخسرو ر
ببعصص ہاں کتاب کے کچھ بھی پڑھنا تھے ہوا کچھ نکالنا کرتے تھے۔

وعد [انحصہ تعالیٰ] و بیہا النبی امدر ۱۱ حذرافی المضمع آتفة

۱۰ لا تتبعوا احضوب الشیطن۔ اس ایمان والوں پر دے کے پورے اسلام میں داخل
ہو ہوا اور شیطان کے طریقے کی پیروی نہ کر۔

یہاں پورے کا پورے اسلام میں داخل ہوتے ہاں حکم سے آگے نہ بڑھتے۔

شیطان کی پیروی نہ کر۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم پورے کے پورے اسلام میں داخل

ہوئے بلکہ کچھ ہوں تو مانا اور کچھ نہ پیچھے رہے ہو یہ شیطان کی پیروی ہے اس بات

سے شیطان راہیں ہوگا۔ (۱۰) یہاں جنگ بنانا اور مہم۔ (۱۱) (۱۲)

حافظ ابن ہمام صاحب کافوی:

اس پر اتفاق ہیں کہ ہمسویہ یہ "مصر و یس" میں جو شخص مخالفت کا سوا

نہیں ہو گیا ہے۔ یہ حدیث ہے: العدة ۱ ج ۱ ص ۱۲۲

امام محمد صاحب کافوی:

جس نے شرع اسلام میں سے کسی ایک چیز کا بھی انکار کیا وہی ہے ذالہ

ذالہ کے قتل کو باطل قرار دینا ہے تفسیر مع ما انفق ۱ ج ۱ ص ۱۲۲

حضرت مولانا سر قراخان صفدر صاحبؒ کا فتویٰ:

شیعوں کا شریعہ مذہب بہ صرف بے شمار مذہبوں میں سے ایک مذہب ہے بلکہ اس مذہب کے لئے قرآن میں ایک مسلمانوں سے جدا ہے۔ انہیں مسلمان نہ مانا جاتا۔ ملامتی لٹی ہے۔
(ارشاد انشیعہ ص 1216)

حضرت ملا علی قاری صاحبؒ کا فتویٰ:

اوس میں کسی کا غلط نہیں۔ اہل تشیعہ میں سے جو شخص مسلمانوں میں سے کسی شخص کا منکر ہو وہ کافر ہے، اگرچہ تمام عمر طاعت و عبادت میں رہے۔
(بحر اہر الفلح ج 1 ص 133)

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ کا فتویٰ:

مفسرین نے ان تعلیمات کا مطلق طور پر رد کیا ہے۔ سب لائق
ماہ اور اس کا اقرار کر رہے ہیں۔ اسلام میں سے اور اس میں سے کسی ایک چیز کا انکار کرنے والا
کافر ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دہلی ج 1 ص 191)

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کا فرمان:

سوال جب مومن بنے کیلئے سارے ممالک کو کاٹ کر بنے ہیں، تو کیا
کاٹ ضروری ہونا چاہئے تھا یہ کیا ہے؟ کاٹ بنے ہیں اور بھی انکار کر کے کافر ہو جائے گا؟
جواب۔ ہاں ایسے ہی ہے۔ جو کہ کسی کو ہمدردی کے لئے تو طرف سے ہدایت
دی ہے اور جو نے اپنے آپ کو ہمدردی کے لئے ہدایت کا نام لیا ہے۔
یہ طرح اچھا بنے ہوئے ہیں۔ ہمدردی ہے۔ ہمدردی ہے۔ ہمدردی ہے۔ ہمدردی ہے۔

بھی نہ ہو۔ ہر ایک بھی نہ ہو سارا رہا بٹ کیلئے اس میں سے ایک مرے تو ہے۔

کی طرح پاک رہے بیٹے ضرور کے کہ چاہا بھی نہ لگے پڑے ہو چھٹاب
بھی نہ لگے رثر ب بھی نہ لگے دھوں بھی نہ لگے جھکی جاپٹیں اور چید داس وٹھا تیں جی کوں
بھی نہ لگے۔ سلن چید بے بیٹے یہ وری نہیں کے سارنی مدافیں لگیں۔

مکدرست ہو سے کیسے تمام بتا ہوں سے پچاس وری کے رہتا ہوئے جیسے
تمام پچاس وریوں کا تکتا سرور کی نہیں کے کوں ایک لگے۔ وہ پچاس سے پہلے کے۔ سے شوگر
بھی مویہ بھی ہو دیں ہی ہو

کی طرح مہا۔ رہنے پہلے سارا آج کا تکتا سرور کی سے۔ کھار سے
پچاس وری سے۔ ہاؤر سے ملنے کی ایک آج کا کھار کی ہے۔

ب میں کہتا ہوں یہ پڑا پید کے اس کو چھٹاب لگا ہوا ہے۔ اب اپنی کہے کہ
جواب اس کو ٹھیک بھی نہیں لگا اس کو رثر ب بھی نہیں لگا اس کو چاہا بھی نہیں لگا۔ وہ ہاروں
چید داس کو کے۔ آپ اس کو پید کیسے ہے؟ آپ یہ نہیں کہے کہ یہ بے وقوف۔ پگلی
ہے۔

کی طرح میں کہتا ہوں یہ پچاس کے کوں ہو گیا ہے۔ وہ پہلے نہیں جی اس کو
شوگر نہیں ہے اس واقعہ میں سے اس کو پید پچاس وریہ نہیں ہے۔ یہ سارے ہاروں اس کو
نہیں ہے۔ آپ اس کو پچاس وریہ کہتے ہیں۔ آپ اس کو پگلی نہیں کہے پگلی؟

اسی طرح جس سداقہ راکناہ یہ۔ متفقہ طور پر بعد کے۔ بنا پنا شیو
وچید کے منکر ہے شیو شتم بوت کے منکر ہے شیو قرآن کے منکر ہے شیو صحرا کے منکر
منکر ہے ہندو۔ اس کے تحت گناہ بھی ہے تمام اس پر دھڑکے۔ بے بھی ہے۔
یہ بھی بتاؤ کہ شیو کاغذ اس طرح ہیں۔ آپ یہ بوں بتاتے ہیں۔ جی ہاں، ہاں بھی

پڑھتے سے اور نہ انہی رشتے سے جچ کر بھی جاتے سے، بچہ ہی بھی بدھتا ہے، اور انہی ہی رکھی
سے وہ بھی رہتے سے ۲

جب اسلام سے تباہی نہ یہ کافر اور بدیل ہیں، اب نماز، روزہ، اور بھی دیکھیں
جج اور آراء، راجہ کا شریعت میں کوئی فتوا نہیں ہے، آپ ان چیزوں کو پیش کیا تو حسوس
سے

اور آپ کے اس اصول ٹیسٹ کیا جائے، کہ جب تک تمام مسلمانوں کا شمار
نہ کرے کافر نہ کہہ چاہے، پھر میں کہتا چاہتا ہوں۔ جب سے بنیادیں ہوں ہے اس وقت
سے بہت تک میں غافل رہا ہوں، جس کو ایسا ہی کی ساری باتیں نامعلوم ہوں اور
سب باتوں کا انکار ہی ہو، ایسا کوئی کافر یا کفر نہیں ہے۔ یہ کافر کو بھی یہ ماننا
سے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے۔ اگر یہ بھی نہ مانے تو کفر یا کفر یا کفر یا کفر سے کہ
ہر مس کی بہت رکھی چاہے، چھوٹے چھوٹے رکھی چاہے، غلوں میں رہنے چاہے،
پہلی کے ساتھ اچھا نہ کرنا چاہے، یہ تو کافر یا کفر یا کفر یا کفر یا کفر یا کفر یا کفر یا کفر
میں کوئی بھی کافر نہیں رہ سکتا۔

یہ حالت ہوتے سے کہ تمام فرقے و مذاہب سے ایک تہیت کا انکار، اور
سے حارسہ بیوں و مذاہب سے کی ایک ہی کا انکار، اس سے تمام بھی یہ ہم
مانا ہوا ہے کی ایک صحابی کی تعمیر کرنا کفر سے (پیغام قرآن ج 3 ص 208)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اصل چیز ایمان اور عمل صالح ہے

عمل صالح جسم کی استعداد، ایمان جان و مادہ سے جان سے جسم کام کا ہے اور
جان نہیں تو جسم کام کا نہیں ہے۔ اگر ایمان نہیں ہے تو اعمال بے کار ہیں، بے جان ہیں،
مردہ ہیں۔ ارشاد ہوا ہے:

والدین گمراہ اعدائہم کسور بیہ یحبہ اللفظ نہ
 رمی میں چشم، دھوپ، بچے رنگستان میں، دور سے بہتہ بالکل پاؤں کی طرف نظر نہ
 میں جب: ہاں پہنچے گا تو ہاں پاؤں سے ہی نہیں۔

کی طرف جس کا: نہ ہی نہیں: چھٹا۔ سے بھی مذاق میں کے علم یہاں
 سے نظر: تے میں میں جب وہاں پہنچے گا تو اس اعمال میں سے وہی ہی نہیں، ہونی کوں کام
 کی نہیں ہونی اس کے اعمال، کمر: ر: الشیخ بہ: سر بیچ: چہ بھی نہیں، اور گئے
 سارے حبیب اعصاب: غلام: یہ: سر: یہاں پہنچے گا تو اس عمل بھی کافی سارے
 یہاں نہیں تو سارے اعمال بھی کسی کام کے نہیں۔

ایمان کا حقیقی مفہوم

رسول پاک ﷺ جو کچھ لائے ان سب کو مان بھائی یہاں سے، اور اس میں سے
 نہ ایک چیز کا انکار نہ کرے، ایمان اپنے سب کو ماننا ضروری ہے اور کافر پٹے کے لئے
 سب کا انکار کر دینا نہیں چاہئے، قرآن مجید: سلام ہو انہما: ساقی تصدیق کرنا
 کرے اور اس وجہ سے تمام اسلام میں سے ہی ایک کے انکار کے ساتھ دینی پیدائی
 کافر: جاتا ہے جیسے: مصوراً مہولاً: جو ت کا انکار ہے۔

ایمان اور کفر کے لوازمات

میرے ختم: نہ تو صاف ہے کیلئے: نہ سے پچاس: نہ سے ہر رنگ کے
 دیکھ سے پچاس: نہ سے: لیکن دائرہ رہنے بیٹے ہر رنگ کا وہ گناہ: اور ہی نہیں ہے
 کوں ایک رنگ تک نہ تو دھندلے: نہ ہی طرح قابل بنے بیٹے طم ہو سے کیلئے لعل
 جو سے بیٹے: نہ نقل: اور نہ ہی سے پچاس: نہ سے: لیکن: جس کو لے بیٹے یک نقل
 ہی کافی ہے ہی طرح تندرست ہو سے بیٹے: نہ ہی سے پچاس: نہ سے: لیکن: یہاں

ہوے جیسے ہر چاروں کا نام نہ ہو، کوئی ایک ہی نام نہ ہو، تو یہ ہے۔ فی الواقع ہر ایک کے لیے ایک ہی نام نہ ہو، کوئی ایک ہی نام نہ ہو، تو یہ ہے۔

جپ پیدورپ کمال جانے تو علیہ السلام کا ہوتا ہے اور اس کا یا علم ہوتا ہے کہ
پورا مصلحتی کا جس میں ایک مضر و پیشاب کا خون کا یا شرب کا یا غیر مصلحتی چورے یا کمال
مصلحتی یا کمال ہوتا ہے گا اس سے یہ مصلحتی واضح ہوگی ہے جیسے

سمندر کی سیلے ہر جگہ کی سے پختہ ہو کر سے مال سیلے ہر نقص سے بچنا
شہر کی سے حفاظت سیلے ہر جگہ کی سے پختہ ہو کر سے صحت سیلے ہر بیماری سے
پختہ ہو کر سے ہر جگہ کی سے پختہ ہو کر سے پختہ ہو کر سے پختہ ہو کر

یہی خیال مجھے نعرہ ہر قسم سے ٹھیکہ و بات میں سے ہر پہلو سے نکال دیتا ہے۔ کسی ایک چیز کا انکار ہو گیا تو اب وہ نعرہ ہو گا، باقی نہیں رہا گا۔
تخلہ نہیں پہنا رہا گا۔

خیرت لگے تو سے پیدا ہوا ہے گا۔" اب چچا بچا چاہے لائے کی صورت محسوس نہیں
 ہوا ہے۔ "اس کا انتظام نہیں کیا جاے گا۔ جس کو ایک بیمار کی نگہ کشی سے بیمار ہوا ہے گا
 وہی بیمار ہونے کے نکتے کا انتظام نہیں کیا جائے گا۔ اگر ایک جگہ سے لوٹ گیا تو وہاں قفس میں
 ہونے کا سامنے رکھوئے ہوئے کا انتظام نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح" ایسا ہی ہوا
 ہے۔ یہاں تک کہ میں سے وہی ایک بر ٹوٹ گئی تو اس سے بے ایمان ہوا ہے گا۔

کفر کی اقسام

کافرو کی قسمیں میں جنت و جہنم کئی ہے، واللہ! گناہ سے بچنا۔
 مشقہ نمبر ۱۱ کا نام ہے۔ چارویں ۱۱ میں مخلوق کی قسمیں ہیں: مشقہ کا نام ہے نوحیہ، سورہ

یہ طریقہ تفریق بھی کی قسمیں ہیں۔ رائے ایک ایک کے حکم بھی ہیں۔ طرہ اس کا مشق نہ نام
 ہے۔

ایک کفر کا نام ہے شرک۔ ایک کفر کا نام ہے ان و ایک کفر کا نام ہے عناق۔
 ایک کفر کا نام ہے رداد۔ ایک کفر کا نام ہے ردیہ۔ ایک کفر کا نام ہے مرد۔ یس
 اب کا شرک کا نام ہے۔ ہر چہ عدم قرآن۔ ج ۱ ص ۱۴۳۹

شیعوں کا بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنا اور نیک اعمال بجالانا، ان کو کفر سے نہیں بچا سکتی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور
نیک اعمال بجاتے ہیں۔ پھر کیسے کافر ہو سکتے ہیں؟
یاد رکھو! شیعہ اگرچہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے اور نیک اعمال
کرے لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک وہ قابل قبول نہیں ہے۔

یہاں کی۔ یہ مدت کی حد اقل سے طعن کی جا سکتی تھی۔ ”سلف مابین“ تکفیر کے باب پر چھپا جاتے تو ایسا ایک عجیب اور مذاق دین کر رہ جاتا۔ خواہش ہے مسیحی طبقہ جو چاہتے کہتے ہیں کہ یہی نبی ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے دین کے خلاف چلتی ریتیں اور کواڑ ہلڈنگ۔ یہ کمر بٹا مسلمان ہونا بھی ظاہر کرتے رہتے۔

مگر عدائے حق سے مسائل کو بیان کرتے تو آیت پائل فرقوں کو پائل نیسے والا نہ ہیں قادیانوں اور شیعوں و مسلمانوں میں سمجھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ وہاں کی محبت میں قتل۔ ٹوٹا الٹا کلمہ کو ثابت کر کے اہل قید میں ہی شمار کر رہے ہوتے۔ سب سے بڑا کہ یہ وہ وہاں کی ہی تھے۔ تیر کھیل علیہ السلام پر لازم لگاتے، کبھی حضور اکرم ﷺ کی تعظیم کے لئے، کبھی دھت کرتے، ”اے خلاف“ کے لئے پیچھے لے دیتے، ”اے کبھی صحابہ“ ائمہ پر ہنسنے کے تیرے کرتے، اور پھر ایک ہار سے کلمہ طیبہ پڑھنا مسلمان ہونا ثابت کر دیتے تو کیا آپ سے گستاخ لکھ رہے تھے کہ وہ جو مسلمان ہوئے تھے، ہاں؟

چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہاں کی حفاظت کے حصول کے لئے یہ سارے طریق ہائے ممکنہ سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ یہاں کی صورت کیا تھی اور کئی حد یہاں سے شروع ہوتی ہیں؟ کیا ایمان اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نظر میں ایمان سے ہر کیا چیز اس کو نفاق میں تبدیل کر رہی ہے؟

سہ۔ یہاں پر اسدشت اور فائبر پین کے قادیانی حالت کی روشنی میں آپ پر چیز کا حقدار میں گئے۔ شیعہ جو نظام یہاں کا بنی کر رہے ہیں اور جو بد نظریہ حقا و نظریات رکھتے ہیں شریعت اور سلام میں جو نظام اسلام کا بنی رہے ہے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور دوسرے چیز یہاں حقدار میں گئے۔ شیعہ جتنی بھی نیک اور اچھے انسان تھے ہیں، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہر ایک و قابل قبول سے نہیں؟

اس موضوع پر سب سے پہلے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں

1 حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ پہلے (سورۃ النورہ) یہ آیت تلاوت فرمائی: **وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّهْدِي اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** (میں پل سے ہر صحیح کار میں گئے) پھر حضور ﷺ نے فرمایا: **سَمِعْتُهُ سَابِقًا** کے بعد ایسے، اے پیغمبر! میں گئے جو نادر وضاحت کریں گے، اپنی غمگینی اتاریں گے سو یہ لوگ فقیر جب مالکیت میں جتا سوں گے۔ پھر اس کے بعد یہ کہ **وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّهْدِي اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** میں گئے جو قرآن پڑھیں گے فرقہ اس کے خلق سے پیچھے نہ رہے گا، پھر اس وٹس قسم کے لوگ پڑھتے ہیں، ایک ماہ میں، جو اسے کافی تیرے عاجز (یہی نیکار)۔

شہ (راوی) کہتے ہیں، میں نے یہ (راوی) سے عرض کیا کہ یہ تمہیں قسم کے لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تافق تو (اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ایک انکار سے (۔۔۔) اس کا اس سے قرآن پڑھا سکیں مگر چھ ماہ سے اس کا تلاوت نہ ہو۔
فاجر یعنی یہ بیکار قرآن کے دور چہ سے کھاتا (مال ہوتا) ہے، اور مومن اس پر ایمان

میں کے پاس آئے پھر اپنے ہاتھ میں (مال غنیمت انہیں دے لے) اور میں ہا میں
 طرف کے کونوں کو ہاتھ سے لگے اور وہاں ایک بیاضی بھی تھا جس کے پیرے تنگ
 تھے، نشان (ایسی عورت والا) تھا جس میں آنکھوں کے دھبوں مجدد کا نشان تھا (یعنی
 بظاہر بزرگ و بڑا ہوا) مگر معلوم ہو رہا تھا اپنے حضور کریم ﷺ سے دائیں ہا میں ہاتھوں
 میں مال قیصر کیا یہاں تک کہ وہ مال ختم ہو گیا جب مال ختم ہو گیا تو وہ آگے پیچھے چھوڑ
 دے گا اور تبے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قسم آپ سے حق عدل انصاف نہیں ہوا
 (معدنہ) حضور کریم ﷺ سے آپ ہاتھ پست کر فرمایا کہ میں انصاف نہیں کروں
 گا تو میرے بعد وہ انصاف لے گا۔ یہاں تک کہ ایک (ایک گروہ)
 نکلا یہ لوگ وہیں سے اس طرح نکلے جا میں گئے جس طرح سے یہ شکار سے آ رہے ہوں
 نکل جاتا ہے پھر یہ لوگ دین کی طرف لوٹ آئیں گے، یہاں تک کہ خود ایک اپنی
 جگہ لوٹ رہے (یعنی ان کا دین کی طرف لوٹ کر، ان طرح، انہیں دے گا ان طرح
 یہ کے چنے کے بعد پٹی جگہ اس آئینہ میں دیکھ کر اس کو پاہیں گے میں وہاں
 کے خلق سے بچے کھنڈے سے گا، ان کی باتیں (بھلا) اچھی ہوں گی اور میں ان سے
 عمل لے کر ہو گا جس پر شخص ان کے زمانہ کو پالے تو سے چاہے کہ ان سے اہل (یعنی
 جنگ، رست اور شخص ان کو آتے کرے گا ان کو اہل رین اور حاصل ہوگا اور میں کو یہ
 لوگ قتل کریں گے ان کا فصل خراب حاصل ہوگی، یہ لوگ مخلوق میں بدترین ہوں گے
 اللہ تعالیٰ ان سے عذری ہے، ان کو جو التوب میں سے حق کے بعد و قریب کی راحت قتل
 ہے۔

معلوم ہوا کہ جو لوگ اس کی جنت اللہ پر دیندار رہا ہے اور ان کو دین ہوگی،
 اور وہ لوگ قرآن بھی پڑھیں گے میں عذاب کا لانا اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے

کہ الہی سلام ہاتھوں بھی ہاتھ نہیں ہوگا اور پھر دی طرح نبھاے گا۔ ہاں جو وہ
 دین سلام کی طرف ہوتے نہیں؟ میں نے حصاراً مہلک کے بعد اس بات کو حضرت علیؓ
 کی جہالت سے بتایا کیا تھا اس لئے وہ جہالت میں گئے۔ یہ وہی ہے۔

(علمی و تحقیقی رسد فی ج 4 ص 43)

5 حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 تمہارے ساتھ رہو لوگوں کو پوچھو کہ جو ایسی بات کریں گے کہ دوسرے لوگوں کو نہ
 نہایت پہنچا رہے ہیں وہ سب سے ناچھوئے۔ (تعبیر ہوگی: اگر وہ لوگ اپنے آپ کو چھوئے اور
 دوسرے کو نہ پہنچا رہے ہیں)۔ مگر وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح
 سے پناہ ایک تیر شکار سے چرپا نکل جاتا ہے۔ (علمی و تحقیقی رسد فی ج 4 ص 50)

6 حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ
 فرماتے ہوئے سنا: "مشرق و مغرب سے ایک قوم نکلے گی یہ لوگ تم کو پہنچے ہوئے
 گئے ہیں وہ سب کے ظلم سے پیچھے ہیں۔" اے گا۔ جس بھی ان کی ایک بات سنو، وہ سب
 بچ جائیں گے۔ یہ سب لوگ۔ ان کے آٹھ میں سے ایک موت کے قریب، اٹھائے گئے گا
حادثہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ان کو پہنچا رہے ہیں، وہ سب ایک ہی قوم ہیں،
 تو جو جن کو پہنچا رہے ہیں وہ وہی قوم ہے جو ان کے ظلم و جور سے بھاگ کر جاں کافری
 بھی ان کی قوم میں سے ہوگا۔ ان کی ظاہری حالت اچھ رہے گی ہوگی۔

(علمی و تحقیقی رسد فی ج 4 ص 161)

7 حضرت ابن عمرؓ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو یہ فرمایا: "میں نے سنا ہے کہ میں نے تم کو پہنچا رہے ہیں" (درحقیقت)
 اسے اس کا کتاب میں لکھا کہ چھوٹا چھوٹا تھا۔ ظالم بھی کریں گے، چھوٹے
 تو جن کی قیامت کریں گے، مگر قرآن ان سے متعلق ہے پیچھے ہیں۔

میرا وہی منہ میں رہا میرے علم کے مطابق یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہے
 عملوں میں عمل کے مقابلہ میں حقیر کمتر سمجھے گا وہ مسلمانوں کو تو میں جسے (کمزوروں
 اور بہت پرشوں کو چھوڑا میں گئے امیں جب دوزخ اختیار کیا۔ میں تو تم میں کوئی دوزخ
 جب دوزخ اختیار کریں تو تم میں کوئی دوزخ نہیں دوزخ جب دوزخ اختیار کریں تو تم میں کوئی
 دوزخ نہ ہو ان کو تو میں نے گناہوں کے سے خوشخبری ہے کہ جس کو وہ قتل کریں اس کیسے بھی
 خوشخبری ہے اس میں سے جب جب بھی میں فریاد ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ حل شان قطع
 رہے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہیں مرچو یا اس سے بھی ریاہ نہ ہو بلکہ
 اور میں ہر مرتبہ اس کو رہا تھا۔

فائدہ اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جی لوگ مسلمانوں کو تو میں
 گئے، حالانکہ یہ کہ میں نے جسے کے ساتھ ساتھ بظاہر دوسرے کی ایک اشیاء اختیار کریں گئے
 اور خارجیوں کے فرقے مختلف شکلوں میں، کثرتوں کا طہاروتے رہیں گئے ہیں یہ سب اللہ
 تعالیٰ حل شان ہے کہ تم سے ان کو قطع، تم فرماتا ہے گا، جو لوگ شرعی اصولوں کے مطابق
 ان سے معاملہ کریں گے ان کیسے، "جو انعام ہے۔" (یہی تحقیقی درس 4 ص 183)

9 حضرت ربیعؓ اسباب سے روایت ہے کہ جب نہر بنی کے عداوت میں
 خوش نصیبی خانیوں اسے شوق کیا و حضرت علیؓ اپنے ساتھیوں کے دیکھ کر ہڑے
 ہوئے "فرمایا۔ میں لوگوں سے ناحق و مسلمانوں کا خون بہا ہے، لوگوں کے ماسواشی
 کو لٹا ہے، اور یہ تمہارے قریب نہ رہیں انہیں ہیں انہیں ہمارے مدد کی رپے جتے ہیں،
 آپؐ دیکھیں طہار کے یہ بد یہ حرکت کرے میں اگر تم اپنے دشمنوں کی طرف
 کوئی فریاد دالو، سے ہی چھوڑا گئے تو مجھے کھپشے، میں نہ لوگ پیچھے سے قہر ہے
 آپؐ میں سے ہی مجھے پیر مانتے ہوئے میری امت میں ایک ایسا

گروہ ٹھام ہوگا جس کی نمازوں کے سامنے تمہاری رازوں کی افلاہ کوئی وقعت نہ ہوگی، نہ ہی کے رازوں کے سامنے تمہارے رازوں کی بقیہ وقعت نہ ہوگی، نہ ہی افلاہ کے سامنے تمہاری تائید کی چھوہ وقعت نہ ہوگی، وہ قرآن کی تائید کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہوں گے کہ اس پر انہیں ثواب ملے گا و حالانکہ اس میں سے ہر ایک حد پر ہوگی، بیونہ وہ قرآن کے نکلے سے بچے نہیں۔ اے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے حیرانکار سے تہوں کو نکل جاتا ہے۔ (علمی و تحقیقی رسائل ج 4: ص 164)

9 حضور ﷺ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا، مگر سے سے صمدیہ چنا، مگر سے کسی کعبہ اور یہ بنایا اور شمارہ کی لا سر۔ اس جوہی سے براہیلا ہے، اسی پر اللہ تعالیٰ فرشتہ اور تمام لوگوں کی نصرت ہے۔ قیامت کے دن اس کی طرف سے ہرگز بھی قیاس نہیں کیا جائے گا۔ (مستند رکھ کر ج 4: ص 358)

اس موضوع پر اسلاف اور اکابرین کی فرمودات ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری صاحبؒ کا فتویٰ:

اس میں تو کون اختلاف نہیں ہے یہ وہ اہل قبلہ مسلمان ہیں جنہ (جہنم) میں لے جاتا ہے۔ ہر روز ہر وقت تمام عبادات و احکام کا پابند رہا ہو لیکن عام کلیدیم کا تاج نہ پہن سکی
حیات بعد موت کا انکار نہ ہو یا قہر نہ ہو یا شہ لا... پتہ کا عام نہ ماننا ہو۔ وہ قہر
طرف سے پڑے کے ہر وہ جو جانشین مشہ کافر ہے اسی طرح کہیں اور کفر یہ قول یا فعل اس
سے دیکھو وہ بھی کافر ہے۔ (الاکفار المسجدين ص 199)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

صدیق شریف سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ کسی فریاد یا فریاد کے بعد اس
ماں میں امداد نہیں ملے گی اس کے ظاہر کی باتوں میں انہماں پر کتنا یہ عاجز ہے کہ چہ
تو ہے طاعت و بندہ رزق پر بیزارگی اور رزق میں انہماں مقام پر ہوں یہ پہچاننا ہو جب
نیک کامی کے باطنی عقائد و عمل اور مردوں حالات میں تحقیق نہ رہی جائے۔ وہ حقیقت
مصور کر رہیں گے کہ قصہ میں اس حدیث سے اسے جو متعجب رہا اور جو کہ اس کے پاس سے
پہتا ہے۔

امام ہی رہا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حدیث روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ
جو شخص صحت کے لئے کھانا کھائے اور پانی پئے اور نہ کھائے اور نہ پئے اور نہ کھائے اور نہ پئے

رہاں لڑائی رہنا مسوئے رہے رہیں ہوا وہ صرف اتنا ہی کہیے سے مسلمان بھی ہو جائے گا۔
پہنچل جٹ۔

صبح یہ ہے، وہ مسلمان تو نہ ہو گا مگر اس کے قتل سے ہاڑیہ اچھپا ہے، اس کے
بعد تحقیق کی جائے گا کہ اس کے ساتھ رسالت کی شہادت بھی دے، اگر نہ ہو، حکام شریعت
کی پابندی کا اقرار بھی کرے تب اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا

مضموٰ کریم ﷺ کی حدیث: لا یبعث الاسلام کے استثناء سے (یعنی ملت
شام سے) یعنی یہ استثناء ان غرض سے ہے کہ اگر رسالت کی شہادت نہ دے یا کلمہ یا بعض
حکام شریعت کی پابندی کا اقرار نہ کرے، وَاَلَا تَعْلَمُ اَنَّ الْاِسْلَامَ کہتے ہیں کہ یہ جو وہ کافر اور
ہو، احباب اللہ سے۔ (اکثر رائے) ص 43

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت امام عظیم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ چھپے ہوئے زندیق کو چھاپ کھر کو
چھپاتا ہے، رسول سے کسی کو تو بڑا پتہ نہیں چل سکتا، نہ رہاں کا کوئی اعتبار نہیں۔
اب حضرت ابوحنیفہؒ امام مالکؒ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان چھپ
جائے، مرنے کا پیشہ اختیار کرے، اس کو قتل کر دیا جائے اور اس سے قتل بھی نہ کرائی جائے، اس
سے مسلمان جب باطنی طور پر مرتد ہو جائے (جس کا شوبہ امام مالکؒ کے نزدیک حاصل
نہیں ہے، ہذا باب سے اسام کا اظہار کرے، اس کی ٹو پکا پتہ نہیں چل سکتا۔

(اکثر رائے) ص 165

آگے فرماتے ہیں:

مسلمانو! سب جوت سے نکلے ہوئے ان مقدس کلمات حق کو بغیر کے مسئلہ
نہیں اصل اصول بنا لو، اس لئے کہ جو کلمات قرآن کے الفاظ کی طرح عالی شائق ہیں۔ اور

یقین کر لو کہ کفر یہ عطا ہوا ہوتا ہے و احوال کے ارتکاب کے بعد مسلمان کا مروجہ نام ہے۔
اگرچہ کتنا ہی پیچہ راہ و شمار، رر و نرہ کا پائندہ ہو۔

حاصل یہ ہے کہ کفر یہ اقوال و افعال کا ارتکاب مطلقاً موجب کفر ہے مگر چہ وہ
شخص خود کو مسلمان کہتا ہو یا اور اور افسوس کہ یہ بے علم بھی کہتا ہو۔

لاکھار الملحاحین، ص 125-140

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

جو شخص مسلمان ہو وہ میں سے نہ ایک چیز نا بھی لگا ج سہو و نہ سے اور
اں کو کس میں سے ہے جو سب اللہ کے ہی حکم ہوا ہے ہیں اں کی حکم کا انکار کرتے ہیں۔
نہا ہے، یہ لوگ باقائے ابد قطعاً کافر ہیں، چہ لوگ اپنے آپ کو
دینہ دیں اور صحت اسلام کا بخندہ رہنچہ پختہ مشرق و مغرب کے علاقے میں رہیں
یہ سب ایسا بولہاں ہیں۔

اور یہی دیکھ کر جس پر غماخ، عہد حاضرت میں سیدنا حضرت صدیق کرم اور
سیدنا حضرت فاروق العظمیٰ کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہوا۔ چنانچہ سیدنا حضرت صدیق
کرم نے اس شخص سے جنگ کر کے کا اعلان کر دیا جو مارا کو ماتا ہے اور نہ تو لکھیں مانا۔
سیدنا حضرت صدیق کرم کا مقصد یہ تھا کہ جو شخص پوسے دین کو مانے۔ ایسے تیار کیں وہ
موس نہیں بلکہ واجب القتل ہے۔ افر اللہ تعالیٰ ہل شانہ نے سیدنا حضرت فاروق العظمیٰ
کو بھی شرم صدر عطا کیا اور یہ حقیقت اں ہاں سمجھ میں آگئی کہ سیدنا حضرت صدیق کرم
قرآن سے متفق ہو گئے۔ لاکھار الملحاحین ص 68

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اں قبہ قصد اور دے بغیر بھی کفر یہ عطا ہوا ہے اں میں وہی نام سے حارث

یونہی ہے۔ فرماتے ہیں: یقیناً رسول الحق، یقیناً القرآن و یقیناً قلوب مر
الاسلام لا یلتصقون منه بشئ: وہ ملحق ہوتے نہ ہوں گے قرآن پر جتنے
ہوں گے، اس کے باوجود وہ اسلام سے نکل جائے گے، اور اس واسطے کہ وہ حق بات
سندے گا۔

یہ حدیث شریف لوگوں کے قلوب پر ریزہ ریزہ ہوتی ہے، جو یہ کہتے ہیں: اسلام
میں داخل ہوئے اور مسلمان بن گئے، کچھ اہل قبلہ میں سے ہوں، مگر یہ کہ وہ اس وقت
نیک اسلام سے خارج اور کافر نہیں ہو سکتا، چاہے کچھ کہہ جائیں، پھر اسلام سے نکلنے کا راہ
نہ سے سب سے قبل بالکل باطل ہے۔ (اکفار لحدیث ص 129)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

تھما دیا۔ رٹا دیا۔ اس کے بعد امر مقرر ہو گیا: سے کتب سے پر مشفق تھے
چند جگہ لکھا: کیا بھی پاتے تھے، مصلحت کے واسطے بھی لیتے تھے، مگر اس کے باوجود
اس کا کوئی شیعہ کتابہ اس کے ایک لاکھ قیوں نہیں تھا، اس سے کہہ: مصلحت تھے اور رتہ
اور اس کے لئے پانچ سے ایک لاکھ تھے۔ (اکثر مسند ص 386)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

کو کونسی مسلمان سے کہہ دوں گی کہ یہ قول بالفضل سرزد ہو، یا اس میں کوئی بھی
حاصل نہ پائی جائے تو وہ اہل قبلہ سے خارج اور کافر ہو جاتا ہے، چہ وہ کونسا مسلمان تھا
وہ اس مسلمانوں کی طرح عبادت، نظام شریعت کا پابند بھی ہو۔
(اکثر مسند ص 101)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

یہ کہہ دوں گی کہ یہ قول بالفضل سرزد ہو، یا اس میں کوئی بھی

اس واقعہ پر غور کیا ضروری ہے۔ اس صورت میں اس طرح کے ماسٹھ ساری سو وقت ہر
مخافتت بھی تھوڑا سا گوارا اس لئے کہ یہ مسلمانوں میں داخل ہی نہیں رہا، جس سے جاں و مال
کی اداس حاصل ہے۔ چھوڑ دینے کی طرف مدد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس کو مسلمان سمجھتا
رہے۔ اس کے لئے مسلمانوں کی طرف سے اس کے لئے کفار نام نہیں ہے بلکہ
مسلمانوں کی طرف سے اس کا پورا پورا احترام و عقائد و عقیدت ہو سکتا ہے۔ یہ ساریاں ہیں
یہ شخص یقیناً کافر ہے۔ چھوڑ دو اور کفر ہے۔ اگلی اس طرح ہے ۱۱۰۱

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

ماہنامہ "تبیہ" کے ایک ماہنامہ افراد اور فرقہ جو مسلمان کہلاتے اور
اہل قبلہ میں سے ہونے کے باوجود اسلام کے قطعی اور یقینی عقائد و احکام سے
انحراف و انکار کریں یا ایسا و کرام علیہم السلام پر سب سے بڑا توہین و تذلیل کریں۔
صرف باقرہ مدثر اور احباب القتل ہیں بلکہ دوسرے تمام کافروں اور غیر مسلموں سے
یہ وہ اسلام کے دشمن اور محض رساں ہیں۔ ان کی ہر گتھی سب سے تہ و ذرہ ضروری
اور مقدم ہے۔ (کتاب الفہم، ص ۱۹۴)

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال۔ جس سے عام سوے کی پچ سے لہاک کی گئی۔ کو لو کا فر۔ ہونا چاہیے۔
 پ ریاثت طلب امر یہ ہے کہ وہابی درمضان حال، صیرمقلد وراثتی وغیرہ اہل بیت
 نکلیں تو وہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر جیسے تو ان جماعتوں میں کسوں کی جماعت خلق صحیح
 راستہ ہے؟

جواب: جہاں تک سبق کا ذکر ہوگا۔۔۔ کہیں نہ گنجائش ہو۔۔۔ وقت تک کافی ہے۔
دوست نہیں بنائیں سب ان کی گنجائش نہ رہے نہ کچھ نہ کچھ حاصل ہے۔۔۔ ظالمی اور ظالمی نہیں

فرصت سے نکار کر دے، نیکو کی قرصیت سے انکار کر دے تو اس کو ماحالہ فرمایا جائے گا۔
 قیامت کی اور قطعی ہمت سے نکارے تو اس کو عقیقہ خدا کی جائے گی۔ شار تمام
 قادیانوں کے اور دنیاویات کے بعض فرقوں کے چاروں کو اس میں شہید نہیں ہے۔

(کفایت المفلت ج 1 ص 209)

سوال۔ یہاں پر اکثر مسلمانوں نے برصغیر ہندوستان میں عورتوں سے شادی کی
 ہوئی ہے یا تھا، عورتوں کی عادت مشکل نکاح طیبہ و میرہ پر ہے، بعد میں نکاح ہو جائے پر
 دار، اسلام میں تھا، یہاں پر ہے۔ من زن نہ کہی بعد نکاح نامہ لکھتا ہے، ہر وقت دین
 اسلام سے بھی ماورائے مونا ہے، اگر کسی ماوراء و غیرہ نہیں رکھتا، تو ایسے حالات میں بعد
 روایات الی کا جنازہ پڑھنا کیسا ہے بعد روایات شہرہ برصغیر ہندوستان میں یہ نہیں
 شامل ہوتی ہے، یہاں پر ہے حالات میں مسلمانوں کے لئے شہرہ کی حکم یہ ہے؟

جواب۔ یہ پورے طور پر صرف ہر ایک کی طبیعت پر ہے، یہاں پر مسلمانوں میں یہاں
 سے آتے ہیں، سو میں انہیں اسلام کا عقیدہ نہیں رکھتے، یہ چار فرقہ کی ہیں، یہ
 ان کے ساتھ لکھنا چاہو گا، وہ ان کے ہمارے ہیں، یہاں پر ہے۔

(کفایت المفلت ج 4 ص 199)

سوال نمبر 1۔ یہاں جماعت میں ہر ایک کی عقل و شہادت کے منکر
 میونسٹر، انہیں عزت کے منکر، راجی و عزت و ورخ، انہیں آپ اور شہادت کے منکر، چری
 بحیثیت مسلم شامل ہوں، اس جماعت میں شامل ہونا اور سے مسلمانوں کی دہرہ مانتہ۔
 جماعت قرآنیہ اس جماعت کے مابعدہ و مسلمانوں کا مابعدہ و بحجہ انتخاب میں
 کامیاب بنا ہے، یہی ایشیائی دنیا و دنیا کا حال ہے، یہ حرام ہے، یہ قیوں و مسلمان
 میں یہ کافر ہے، یہ قیوں و اس کے عقائد باطلہ سے واقف ہے، اس کے چاروں مسلمان
 قرآن و سچے باتوں کا کیا حکم ہے؟

جواب نمبر 1: جو شخص یہ اعلان چاہتا ہے کہ منکروں سے مراد آپ: ثواب

کے منکروں کو مسلمان سمجھو وہ ٹوڑی لگی اسلام سے خارج ہے۔

سوال نمبر 2: یہ جو شخص سول میرٹ ہیٹ کو اپنا ذاتی عقیدہ اور سے

خمس میں ہم مسلمانوں کو اور غور سے کانٹا غیر مسلم حکومت مرد سے جاری قرار دیا گیا ہو اور نکاح کی وقت پر بیٹیں کو آپ پر ہی عقائد سے انکار نہ پڑھتا ہے اس شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب نمبر 2: جو شخص سول میرٹ ہیٹ کے ماتحت نکاح سے ہر

پابند رہے ہے غلطی منکروں سے وہ اسلام سے ہی رہتا ہیں اور جب تک وہ نہ کر کے دہرا وہ اسلام نہ لائے مسئلہ نہیں۔

سوال نمبر 3: کیا وہ شخص جو اسلام کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے تو اس کا حکام

و جو بعض قرآنی سے ثابت ہیں جیسے عقیدہ نکاح، قسب، راثت، بیع، و کلمہ جو وہ ذکر کرتی ہیں وہ نہ بھٹکتا ہو اور حکام قرآن کے خلاف جو کائناتوں حکم سے پاس لگے ہوں ان کی پیروی نہ کرے اور نہ ہی جو حکام مسلمان منکھیا سے فرماتے ہو وہ جو وہ ضروریات کا ساتھ دے نہیں۔ مسلمان سے پاک ہو؟

جواب نمبر 3: قرآنی حکام لازم ہو وہ درستی کے خلاف اور خارج قرآنی

سمجھنا سرتی گمراہی سے یہ شخص اسلام کے خلاف ہے

سوال نمبر 4: یہ جو شخص قرآن میں کے سرتی حکام میں مخالفت کرتا ہے

و ان کو کہتی ہے یا وہی برائے صاف کرتا ہے۔ کیا یہ شخص مسلمان سے پاک ہے؟

جواب نمبر 4: جو شخص قرآنی حکام کے خلاف کرتا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

تتا ہے اور ان کے افعال کو بھی برائے صاف سمجھو وہ مسلمان نہیں۔

سوال نمبر 5: کیا جو شخص کلمہ کو نہ لے کے، جو مسلمانوں کا اعتقاد رکھتا

جس کیا گیا ہے مسلمانوں کا عام اُٹھنا۔ کیونکہ اسلام تو اس قسم کی شرکاء حرکات و سوانح سے دور
صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی وحید و عبادت بچھڑنے چلے آئے۔ حدیثی اور سنی دین ان
بے ہودہ شرکاء، محال و خیالی کا دشمن ہے۔ یہی باتیں کرنے والے اگرچہ بظاہر مسلمان
ہوں مگر اندام کاٹا ہے۔ یہ جتنے ہوں مگر اسلام سے یاد رکھو۔

مذہب متاسی بہ پرست تو سب کے تعلق سے سنی ٹھیکوں میں بھی بہ پرست
کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ ”رہنمائے بظاہر مسلمان ہوتے ہیں اس لئے یہ بہ پرستی کے شوق کو
حدیث رنگ دے کر مذہبی کام بنا رہے ہیں۔ اسلام اور محمد ﷺ اور اللہ تعالیٰ جل
شانہ الٰہیہ اب پرست فرما رہے ہیں۔ اور آپسے ہوں تو دشمن اور پیر فرما رہے ہیں
(معوذ باللہ من ذلک)۔ (الکفایت، مغلنی ج 1 ص 250)

سوال نمبر 1۔ رہے ہیں اندامی زندگی میں کافی علم حاصل کیا مگر وہ
ہمیشہ بے عمل رہے۔ وہ تارک صوم و صلوٰۃ بھی ہے اور خائن بھی ہو۔ فاسق فاتحہ بھی ہے اور
عیاش بھی، وہ ظالم و غاصب بھی ہے اور فساد بھی ماسی کے پاس ہر وقت مایوس کا منہ
رہتا ہے اور ہر ایک بڑی درگا و کاسجادہ نشین ہوتے ہوئے بھی ہر وقت اداشوں کی محبت میں
رہتا ہے۔ چارہ و موقوفہ پر تصرف ہو رہا ہے۔ یہ ہے کہ یہ کی تیش رہتا ہے اور مجاہد میں
سند بھی پیشوائی حاصل ہے گو وہ عالم ہے مگر نا اہل الصلوٰۃ و صوم و عبادت
الشیطان کی جتنی چاہتی تصویر ہے۔ وہ ایک سی وقف کا ستولی ہے اور پھر ہنس اور خنی
کہن سے ہنس، وہ سدا حضرت امیر معاویہؓ پر ہنس و لعن کرتا ہے اس کا پس بھر مغلذ صرف تمہارا
پارسی ہوتی ہے حتیٰ کہ کالی تک کہنا شائستہ الفاظ استعمال کرتا ہے اس سے تو ہمیں اپنے
اثر سے کام لے، انھیں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ سب سے زیادہ تمہیں اور تجھ سے بھلائی
اور ناسا ہے اور سے بے کار بننا ہے۔ دیکھو کہ میوں کا بعد ادا موقوفوں سے تم سے۔

۱۰۔ صرف اس بناء حضرت مجتہد صاحبہ کی شان میں اور دیگر علما نے سلام کی شان میں گستاخیاں یا کرتا ہے کہ وہ صحابہ کرام سے حسن ظن رکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ وہ اکثر مسجد میں سیدنا حضرت ابو معاویہ پر ہمت کرتا ہے اور اسے اشعار حیدری دکھاتا ہے۔ اس کے عقائد جو نظم مرسل سے (جسے شیعوں نے اپنی طرف سے چھپوا رہے ہیں) سے اخذ ہوتے ہیں اس کے رد اور اس کے عقائد سے عقل مطلع رویہ تنازعہ نظم مرسل میں عقائد باطلہ کی تالیف و ترویج، اخبار الجمعۃ میں جلد شائع ہوئی ہے۔

یہاں شخص شرعاً مسلمان اور کسی کیلئے کا مستحق ہے اس کی عقائد مطہرہ، اقلیہ مطہرہ کے عقائد ہیں؟ اگر نہیں تو پھر مسلمانوں کو سیدنا حضرت ابو معاویہ سے کیا عقائد رکھنا چاہئے؟ کیا اسے عقائد اور اس سے کہیں کا شخص اس کا اہل ہے کہ اس کے پیچھے نہ چلے جائے؟ کیا نظم مرسل میں داخل نہیں ہے؟ یا حوالہ جات نظم صحیح ہے؟ عوام سے عقائد اس ملت منہزل ہیں۔ وہ سخت سراسیمگی اور بے چینی کی حالت میں ہیں۔

بہ قول امید ہے کہ ترجمہ جمعیت میں جلد اور جلد تالیف و تالیف منسلک اور تالیف شوقی سے راجحاً، الامم، حوس و تالیف اور اذکار کے برہے سے نکالیں گے اور مسلمانوں کو اپنا عقائد صحیح کرنے کا موقع ملے گا۔

جواب نمبر 1 حسن ظن کے یہ اشعار ہیں، دیکھئے اہل سنت و الجماعت

کے لئے سے خاص سے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی مثال میں ہے، خیانت کا اظہار کیا ہے وہ راہوں کے خیالات و عقائد ہیں۔ شعر حسن و تدارک و توازن کے الفاظ سے ہوتی ہے، کھلا ہو شعر سے یہ ناکل حس کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے چھپا ہوا شیعہ نہیں بلکہ کھلا ہوا منافق ہے۔ سیوں کا اس سے چہرہ و بے تعلقی رہنا چاہئے۔ اس کا عقائد سے بیاری کا اظہار کیا ہے۔

سوال نمبر 2 جو پانچ سو ستائیس سال تک پرتگال کے لئے رہا ہے

تخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا، غلط ہے؟

جواب نمبر 2 یہ شعر عیدِ تہوار کے مددِ غل ہے۔

(کنز الدقائق ج 1 ص 295)

سوال رید تو حید رسالت اور مہر دہیت دین کو تہمیت دیتے ہوئے ہر

عمل کرتے ہوئے یہ عقیدہ بھی رکھتا ہے کہ جو شخص صرف تو حید کا قاتل ہو اور رسالت ہو
قوت کو نہ مانا ہو وہ ہمیشہ ہمیشہ میں رہے گا بلکہ ہر طرح اس کی بھی منفعت ہو جائے
تی اریہ کو کامیاب مانا جائے۔ یہ نہیں؟

جواب جو شخص حضور ﷺ کی رسالت و نبوت دیکھتا ہے اور حق تعالیٰ کی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی کتاب میرے لئے ہے وہ جہاں سے امت محمدیہ ﷺ کے ایک مہاجرین
ہو گا ایسا شخص جو اس کی بات کا عقیدہ رکھتا ہو اس کا کامیاب مانا جائے گا۔

(کنز الدقائق ج 3 ص 80)

سوال اس کتاب سے جو شخص آج کل موجود ہو، مجھے کامیاب ہو جائے

ظاہر سے دیکھا ہو، شہر کے ہندوؤں کو اس کی بات سے مانوس ہو جائے، ہندوؤں کو اس کی بات سے
تیار کرے، قرآن اور حدیث پر عمل کرے، اس کی بات سے مانوس ہو جائے، یہ شخص اپنے مانوس کی مدد بھیجے کے بعد جتنی
جو ملتا ہے، نہیں؟

جواب جو شخص حضور ﷺ کی بات سے مانوس ہو جائے، اس کی بات سے مانوس ہو جائے

تقدیر سے کہے جا سکتا ہے اس کو حضور ﷺ کی جنت پہنچ جائے گی۔ یہ بات میں اس کی
بات نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

اعظم منین ذکر ربیت ربہ ثم اعرض علیہا فان من

المنصرحین منکم من قبل اللہ تعالیٰ، من بعد طرحت عن ذکروہا فان

2 قرین مسلمان ہے تو حیدر رسالت کا قائل ہے، نہ کہ وہ ہوا شخص کے متعلق ہے

مذہبہ درکتا سے نہ رسالت کا منکر ہاقر سے اور اس انکار پر سچا پادہ عرصہ تک جنم میں سزا
تکلفی کے بعد اس کا حجت میں ضرورہ اٹل ہوگا اور اپنے اس خیال کی تصدیق میں یہ آیت
رہے ہیں کہ

جواب جو شخص منورا رہے تو اس کی بوجت کا منکر ہے، نہ کہ وہ اُن چھ حیدر کا قائل ہو
حسب حق اس کے نہیں ہے گا کہ اس میں نظر نہ کرنا ہے سزا سے بھی جو
عمر سے گاہ و بقیہ میں پائے گا یہ وہ بہت ہی آیت قرآن پر بناء کے لئے حضور
وہ ام فی انہ پر یہ مسائل ہیں مثلاً وہ کہہ رہا ہے اب اس کا ایک
اصحاب انہ ہم فیہا حیدر ی لا یحجر جس میں معنی لا یمنع قرار دینا
ہذا ان اور کی جگہ شاعرانہ دعوہ ہم بعد جبر علیہ انہ کا ذکر کرتے ہیں
کا لے چ میں گئے

اور تہمت نہ ہو وہ معذور ہو کہ اس میں کتب میں حدیث
نہیں ہے، نہ کہ انہ کی تو حسب حق انصار قرآن میں حدیث بہت سے آیت میں
بہر حق ہے۔

یہ جو شخص تو حیدر کا قائل ہے اور رسالت کا منکر ہے، وہ یقیناً ہمارے وہ قہریت
منقولہ بالا کے بموجب اس کی سزا خلود ہے۔

وہ الحمراد بہ بشیرک فی ہذا لآ یہ الخضر لان من ہجر بہو
محمد ﷺ مثلاً کان کافر و یوم یجعل مع اللہ الہ آخر و العصوة
معتبہ تنفعہ بلا اخلاق الخلیج الداری: امصدر ی: ہم اول حصہ 445

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص منور رہے تو اس کی بوجت کا منکر ہے، نہ کہ وہ اُن چھ حیدر کا قائل ہو

نہ کہ وہ اس کے متعلق شک نہ کرے، نہ کہ وہ اس کا منکر ہے، نہ کہ وہ اس کا قائل ہو

مَقْلُو عَلَیْهَا كُوبَرٍ وے اور عراج کا خلاف کرے وہ بھی قاتل ہے، اگرچہ مسلمان ہو نے کا کتنا ہی سہا پڑا ہوئی کرے۔ (کتاب المفتی ج 7 ص 194)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

سلامی اصول کے موافق نجات کے لئے ایمان لازم ہے۔ مشرک کیسے نجات نہیں ہے قرآن مجید میں ارشاد: اِن تَدْعُوْا لِقَوْمٍ عَلٰی اٰیٰتِہِمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَلْعِزِّ الْعَلِیُّ

اِن السَّعۃ لَا یَغۡفِرُ اِلَّا لِشُرَکَہِہٖ وَیُعَذِّبُ مَا سِوَہٗ مِنْۢ تِلْکَ اِلٰہِیۡنَ یعنی اللہ تعالیٰ سب کو بخش دیتے گا۔ س نے سب کو شرک پر مائل کیا اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا یعنی شرک کی مغفرت کے ساتھ مشیت پر ہی متعلق ہی ہے۔ ہوگی تفسیر: عذاب میں ہیں۔ آیت کریمہ کے معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ مشرک کو جو شرک کرنے کی حالت میں مر جائے نہیں بخشے گا اور شرک کے علاوہ دوسرے تمام جرائم کو ان لوگوں میں سے جسے چاہے گا بخش دے گا۔

اور حدیث شریف میں ہے: نَحْمُ اَمْرًا لَا لَا یُغۡفِرُ لَیۡسَ فِیۡہِ اِلٰہٌ اِلَّا اَلْعِزُّ الْعَلِیُّ لَا یَغۡفِرُ اِلَّا لِشُرَکَہِہٖ یعنی پھر حضور ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں میں پکارا کہ سب کو کہتے ہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

ہاں جو مسلمان کہیں: ہمارے ساتھ کتنا ہوں کا مرتکب بھی ہو گا تو جہنم کے دروازے کھولنا ہوں گے۔ ہمارے جہنم کا عذاب نہ ہو گا۔ یہی وہ عذاب ہے جو ہے کہ مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ چاہے تو اس جہنم کو برباد کر دے اور چاہے عذاب سے بھرا آگے۔ لیکن کافروں کو شرک کے چار نجات کی ساری شرطوں پر رخصت کر دی گئی ہے ایمان نہیں۔ اس سے وہ نجات حاصل کر رہے ہیں جو ان کے حصوں یا اصول ان اللہ سے تعبیر کیا جائے۔ نہیں پا سکتا۔ نجات کا مستحق تو وہی ہے جس نے

نہانی روم کی مثنوی مقصود صرف ہے الہی دنیا لقا و دیگر موصیٰ الی اللہ سے۔ اس
 مثنوی مقصود تک سر کیلئے جس قوت کی ضرورت ہے وہ یہاں قوتِ اسیم ہے۔ شمال
 و سر کی قوت کے نہیں ہو سکتے ہیں، یہیں اصل قوت کا کام نہیں دے سکتے۔ مثلاً ایک مقام
 پر لڑائی میں کھڑی ہیں۔ ایک سرین کے آگے نہا ہوا شخص، صاف شفاف علم و ہوش کے ہیں۔
 انہوں میں ہر قسم کے احتیاط و سوس کے مابین مومن ہیں، ان میں ہر قسم کے ہر ایک
 راحت آرام پائے ہیں، وہاں تھے اور مصلحتوں اور مروتات سے نڈرت حاصل تھے
 ہیں۔ ہر کی سرین کے آگے نہا ہوا ہے، میرے کچھ شراب حشر و بے چارے کی قسم نہ
 احتیاط کا سامان رہی ہے چھینے کا انتظام وہاں کے پرانے بھی پرانے تھکے ہوئے۔ مگر
 انہوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی میں میں سیمہ ہے اس کیس ہے۔ اور دوسری میں اسیمہ ہے اس
 کا دوا ہے۔

نظام سے نہ اور نہ ہی اس میں ہر قسم کے پانچ جہاں کی تمام باتوں کا ذکر ہوں گے
 ۱۔ صبر الہی (ماجی ہوگی)۔ یہی شخص بہ صاف شفاف ہے، جو اپنی
 تمام خوبیوں و فلاحات پر شہید اور فائدہ رسانیوں کے غیر و صبر الہی المقصود
 (نعمت نامی ہوگی) اس میں شک نہیں کہ ہر قسم کے سرین میں سیمہ کا نقش لگا دیا جائے تو
 اس میں یہ الی المقصود۔ اعلیٰ و اعلیٰ ہوگی لیکن جب تک اصل قوت نہیں، سیمہ کا نقش نہ ہو
 اس میں تمام خوبیوں، فائدہ رسانیوں، و پرورشوں اور جہاں کی صفائی پر وہاں کی خوبیوں و بہبودوں
 سب کا کار ہے۔ یہی مطلب اس آیت سے نکلا ہے۔

۲۔ الحسب کسبہ اہل عاقبت، ہم کہہ رہے ہیں و نقبل من اھلہم قل،
 لا ھذا دھبہ، ہر افسوس یہ یعنی ہر لوگ کافر ہوئے اور کفر کی حالت میں مر گئے تو ان
 میں سے نہ کسی طرف سے رہیں پھر مونا بھی قبول نہیں کیا جائے گا، مگر چاہے یہ معنا

فد یہ سر اس اعلیٰ قدر بدھم نہایت، کے طور پر پیش کیا۔

م + یہ سے نہ چونکہ اس سے بھائی و عہدہ و اسلئے تہہ نہ کہ موصدا اصل میں
 و (یعنی ایمان آتو گر چہ دنیا میں اس نے زمین بھر سنا بھی نہ تھی یہ سگریہ اس یلئے دنیاں
 (جی اعلیٰ قوت موصدا) کے قائم مقام ہوگا۔

جس طرح کہ مثال مذکور میں پہلی شریعت میں خلیفہ، اعلیٰ عالمی مہم پر ملی، قائم ہو،
 راحت رسائی و موصوں اور مقصود کے لئے قائم رہتی۔ یونہی اس میں سے کوئی چیز بھی قوت
 موصدا کا کام نہیں دے سکتی اور جب تک قوت موصدا نہ ہو، ہر ایک کا جو بے کار ہے
 جو لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے وجود پر اس کی صفات مالتفیت، ہاتھتیت،
 روحیت اور اوقیت، غیر دیکھا رہتے ہیں اس لئے اس امر کو سمجھنا مشکل ہی میں نہ
 مقام سے نہایت کیلئے اس بالذکر ہوں الامتق رہا ہے۔

ہا شاہ سے صحت ایسا تہم سے کہ اس کے ہوتے ہوئے مجرم و تمام صحت
 دس اس کے چالنے پلنے کا کافی نہیں ہوتی مہم خصوص جبکہ ہا شاہ نے یہ انداز بھی کر دیا ہو کہ
 ہا کی تہم صحت معاف نہیں کریں گا باقی تہم کو چاہوں گا معاف کر دوں گا۔

میدان حضرت فاروق اعظمؓ نے حضور کریم ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ سلام
 لا سے پہلے میں سے جو علی یا صاف (مثلاً حد قہ صحتی اور سلام) ہو یا غیر دہانے
 ہیں، کیا مجھے اس ناچنے، سب سے گا "سمور" ﷺ سے رشادہ دیا جائے کہ اس مثال کے
 صلئے اور حق میں ناچ کر یا ہر سلام و خوش نصیب ہوں۔

اس مختصر ترجیح کے بعد سب کے سب کا مختصر جواب ہے۔ سلام عامی ۴۰
 کارہر ساجی یعنی اصل فی اللہ سے سب کے لئے کا: مقتضی، یہ ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ
 اس کو اعلیٰ صحت و اعلیٰ کے صلئے میں جڑ دارہ و در صحت و قاتل سلطان مائے سچا چر صوب

امت اسلام میں شامل رہنے کے دل سے خواہش مند ہیں یہ مرناتو وہ اپنی ایک ایک چیز
مسلمانوں سے الگ ہوں رہتے؟ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مسلمانوں کی معاشرہ میں
علامہ کے پیش کو آنا ایسے عرصہ میں ہے کہ وہ اپنے ہر شخص پر اتنے لگے ہوئے ہیں کہ
دین کو ان کا دماغ ہی کا نام دیتے ہیں۔ ان کی بھی موقع ملا تو مسلمان کا بورہ بھی ہمارے
گمے (گمراہ کن عقائد و نظریات) صراطِ مستقیم ص ۱۱۶۸

سوال کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی حدیث میں کسی

کچھ کو بھی کافر نہیں کہا ہے چنانچہ ان کے پاس یہ ثابت ہوتا ہے کہ

عزیز یہ کہ کوئی صرف وہاں سے ملے۔ پڑھ لے اور اپنے آپ کو مسلمان کہے گا
اور نہ ہی جبکہ حقیقت میں اس کا تعلق کسی قومیت یا کسی اہل تشیع سے ہے۔ ہوتا ہے یا وہ شخص
صرف وہاں کا پڑھنے سے مسلمان کہے گا؟

جواب یہ تو کوئی حدیث نہیں کہ کافر کو کافر نہ کہا ہے۔ آج کے مسلمانوں کا یہاں

رہنمائی کے لئے کثرت سے لکھ کر انہیں ڈال کر ان کے الفاظ و جملوں میں جو کچھ
ظہر بے کی تردید کے لئے کافی و کافی ہے۔

اور یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھ لے اور خود کو احمدی قرار دے تو
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتا ہے کہ مسلمان ہی کہہ سکتا ہے کہ یہ اصول بھی غلط
ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو وہ درحقیقت کافر ہے۔ ان کے عقائد و نظریات
ان کی کہانیاں اس وجہ سے مسلمان ہی کہہ سکتے ہیں۔

صحیح اصول یہ ہے کہ جو شخص حضرت محمد ﷺ کے پیچھے لگے وہ مسلمان ہو
وہ حدیث دین میں سے کسی بات کا انکار نہ کرے اور نہ ہی کہ وہ کلمہ پڑھ لے اور
وہ مسلمان ہے۔ یہ تاہم وہ حدیث میں کسی حدیث کا انکار نہ کرے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ

بکا رہا کفر ہے۔ (فتاویٰ حشم بیروت ج 1 ص 198)

سوال ایک مہی اللہ تعالیٰ علیہ السلام پر عمل یقین رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ
نیکوئی کرے گا اور نیکوئی کرے گا۔ اس کے پاس وہ شخص ہے جو کہ اس کے ساتھ نیکوئی کرے گا تو یہ
مہی اللہ تعالیٰ علیہ السلام کے ساتھ نیکوئی کرے گا۔

جواب جو شخص حضور کریم ﷺ کو نیکوئی کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ علیہ السلام کے ساتھ نیکوئی کرے گا۔
رکھتا ہے؟ (7 پ کے مسائل اور مسائل کا حل، ج 2 ص 56)

سوال آپ کے ایک رسالے میں لکھا ہے کہ دایاں ہمارے گلہ پہ ہتھے ہیں اور
بسم اللہ علیہ وسلم ہے۔ کہتے ہیں کہ اب اس پر سے کہ جب تو یوں تھا تو پھر اس کا لکل کچھ
گلہ پہ ہتھے ہیں تو ہمارا خدا سب بات کا ہے اس کا بارے میں جسے ایک حدیث مبارکہ
بھی یاد آ رہی ہے وہ یہ ہے حضور ﷺ سے ارشاد ہوا کہ میری اس سے اس وقت تک نہیں
(جنگ) ہے جب تک کہ وہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ کہیں پہنچا۔
اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ہم کس طرح کلہ کو حق کو کہہ سکتے ہیں۔ میرے
خیال میں ہیں تو کہہ جاسکتا ہے کہ ان کا مسلک احمدی ہے اور ہمارا مسلک کوئی اور ہے۔
یہ سے بروقت نہیں سے سمجھا میں؟

جواب جناب لے پور سے لے کر بیڑ چلے گا اور اگلے ہی دیکھا ہو گا کہ پور
بھی اس پور سے لے کر بیڑ چلے گا اور اس کا ہونا سوا ثابت یا نہیں ہے۔ ایسا ثبوت پیش
نہ کیا ہے کہ قادیان کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ یقیناً اس سے نہ آپ ہی مانتے
ہیں۔

یا کسی حدیث میں آپ سے کہ پھر سے یہ سیدہ بد مذکورہ ہے
کہ یہ نہیں تو ان کو بھی پھر یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ بد مذکورہ اس کے مانتے ہے یہی گلہ پہ ہتھے

تھے، مگر سیدھا حضرت صدیق اکبرؓ ان کے رفقہ و راہ سے ان کو مرتد قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کیا۔ یہی حال قادیانیوں کے نگہ پرانے کا ہے۔

جس حدیث کا آپؐ سے حوالہ دیا ہے وہ ان لوگوں کے متعلق ہے جن کا کلام گویا تو معلوم ہو، دوسرا ہونے عقیدہ نہیں معلوم۔ سو جس لوگوں کا شرعاً وارد و معلوم ہو اس کا علم قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ یہاں تاؤ قائم و عوام کے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو اور یہ بھی سچ سے سچ نہیں۔ میرے پیار میں ہیں تو یہاں ملتا ہے۔ یہاں مسک احمدی، چاروں ہمارا مسلک یہ کچھ اور ہے

کیا یہ جھوٹے دعویٰ ہوتا ہے کہ یہاں جو سچ کے خیال میں صرف مسلمان ہی باقی رہتا ہے، ان کے ساتھ یہ نہیں ہوتا۔

و رجوہ: مسلمان کافر کی ایک دین ہو رہا ہے، انہوں نے کہا ہے، چہرہ تیرے سے ملے گی، جو کہ اس لیے ہے کہ وہ قادیانی ہیں، جس سے جاس ہو جاتا ہے۔ سب دین ہی نہ رہے، بلکہ ایک شخص اسلام کے لیے سے نکل کر دوسرے میں داخل ہو گیا تو صرف سب کا فرق کیاں رہا؟

قادیانیوں کا بچے اور بچے کا فرجہ سے کہہ چاہو، ہمارے کلمہ پڑھنا ان کو مسلمان نہیں بناتا ہے، بلکہ ان کے کفر و مذبذبت کو واضح کر دیتا ہے (سچ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ 2 نمبر 85)

سوال: کیا شیعوں ملائی فرقہ ہے؟

جواب: ملائی فرقہ سے مراد وہ فرقہ ہے جس کو عام طور سے مسلمان سمجھا جاتا ہے، ملائی اسلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے (سچ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ 10 نمبر 80)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مسلمان شخص کہلاتا ہے جو حضور کریم ﷺ کے لئے جوئے پورے دین کو دل
 دے، اللہ سے سیم کرتا ہو، لکھ طیبہ لا الہ الا اللہ محمداً عبداً ورسولاً، اللہ اس پورے دین
 کو عطا فرمائے۔

یہاں جو شخص حضور کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کا رسول مانے وہ رانا
 حضور ﷺ کی ایک ایک بات کو بھی مانے گا اس کے برعکس جو شخص حضور کریم ﷺ کے
 دین کی قطعی باتیں مانے وہ پورا (حسنی حضور ﷺ نے جو مانے، انہیں مانا ہو،
 کہ چاہے حضور ﷺ کی جگہ یہ کہتا ہے اس کا کلمہ پڑھنا محض جھوٹ و بیابانیت ہے۔
 چنانچہ مناقب بھی یہ لکھتے ہیں، میں اللہ تعالیٰ جل شانہ سے فرمایا، سلسلہ
 مشہور ان معنوں میں، حدیث میں بھی اللہ تعالیٰ کو بھی مانے کے مناقب لکھا ہے۔ یہ
 مناقب لوگ ایمان کا دعویٰ بھی کرتے تھے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ سے مان کے
 میں دعویٰ بھی ملوث اور فرمایا، ما علم بحدیث میں، یحییٰ رسول اللہ واتباع
 وصدیقہ یعنی یہ لوگ ہر موسم میں اللہ تعالیٰ کو اور اہل ایمان کو دعویٰ دے گئے
 یہاں تا ابھی رہے ہیں۔

پس ان کا خلع طیبہ پڑھے اور ایمان کا دعویٰ کرے کہ وہ جو اللہ تعالیٰ جل شانہ
 سے مانے ہوئے اور بے ایمان ہوں ان پر ایمان نہیں، دیکھ صرف دعویٰ پر ہوتے
 تھے، اور یہاں کا دعویٰ محض مسلمانوں کا تھا۔ یہ مانے تھے وہ رسول سے وہ حضور
 ﷺ کی رسالت دعویٰ پر ایمان نہیں دھتے تھے، اور حضور ﷺ ان کی جواب دہی
 رہا، ان سے ان کے ماننے کی سبب سے۔

پس ان سے یہ دعویٰ بھی ہو کہ مسلمان ہوئے ہیں حضور ﷺ کے مانے

ہونے پر یوں کہ ایک بات ہو جاں سے ماننا شرط ہے اور جو شخص حضور ﷺ کے لئے ہوئے ہوئے یوں کہ ایک بات ہو بھی چھٹانا سے ہوں میں شک شبہ کا شکار رہا ہے وہ مسلمان نہیں بلکہ پکا کافر ہے اور اگر وہ کلمہ پڑھتا ہے تو شخص منافقت کے طور پر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے پڑھتا ہے۔

نوٹ: یہاں ایک اور بات نا بھی پیش نظر رہنا ضرور ہے۔ وہ یہ کہ ایک سے اسلاف کو مانا اور رسوم سے معنی مفہوم کو ماننا مسلمان ہوئے کیلئے ضروری ہے کہ اسلاف کو ماننا کاش نہیں بعد اس الفاظ کے جو معنی مفہوم سمجھو اور سمجھنے سے ہے کہ ایک بات کے ساتھ تسلیم کئے ہیں اس نا بھی، ماننا شرط ہے مدام سے جس کو وہ شخص کسی دین لفظ کلمہ مانا ہے مگر اس کے معنی مفہوم کو نہیں ماننا بلکہ اس لفظ کے معنی اپنی طرف سے دینا رہا ہے تو یہ شخص بھی مسلمان نہیں کہہ لے گا بلکہ کافر مجدد اور بدعتی کہہ لے گا۔

الفرع حصہ ۱ **مہذب** ہے، مانا ہے جو ہے یوں کہ تمام حقائق کو ماننا صرف اسی نیک بلکہ اسی معنی مفہوم کے ساتھ ماننا جو حصہ ۱ **مہذب** سے ہے راقی تک متوجہ چلے "تے میں شرط اسوا ہے۔ جو شخص دین محمدی کی قطع اور "تہ" حقیقت کا انکار کرتا ہے خود غلط، معنی دونوں طرف انکار ہے والفاظ و تسبیح سر کے اس کے متوجہ معنی مفہوم کا انکار ہے اور قطع جاننا سے خود وہ ایمان کے لئے ہی رہا ہے۔ کہ اگرچہ ہے اور وہ رادہ سے ہی پابندی کرتا ہے اس سے حصہ ۱ **مہذب** کے دین کی ایک بات کو چھٹانا ماننا تصور کر **مہذب** دین مانا ہے اور جو شخص حصہ ۱ **مہذب** کی ایک بات بھی چھٹاتا ہے یا سے غلط مانتا ہے میرا میں شک شبہ کا شکار رہا ہے وہ ملوثی یہاں میں قطعاً جہنم سے۔

یہ طریق جو شخص حضور ﷺ کے دین کی کسی بات کا مذاق رہا ہے وہ بھی کافر رہے اس سے یہ طریق راقی شخص کی یہی طرف جھوٹ کی سمت رہا ہے۔

ی طرح کوئی شخص حدائق میں شام کے بی وقت میں رہا ہے۔ اسی طرح گھر کی شخص
حضور ﷺ کے بعد موت رسالت کا دعویٰ کرے۔ یہ ہے کہ مجھ پر اتنی بارگاہی ہوں ہے
جو مجھ کو دیکھنے کا دعویٰ کرے۔ یہی ہے جسے آپ ﷺ نے کہا ہے۔ اسی شخص بھی پکا ہے
ایمان اور کافر ہے، اور اس کا کلمہ پڑھنا اور قرآن پڑھنا اور جو قرآن ہے۔

حاضر میں یہ کلمہ طیبہ ہی معتبر ہے جس کے ساتھ حضور ﷺ کی بات کی گئی
دقیقہ کی لانا تھا۔ خود یہ بات نہ تھی جو شخص ایک طرف تھا۔ یہ حق ہے، رسول اللہ ﷺ
آپ ﷺ کی بات سے حضور ﷺ کے لئے ہوئے دین کی بات نہ تھی۔ یہ بات نہ تھی
اس سے غم نہ لائی، علی ایسی، جس پر کلمہ نہ تھا۔ وہ اپنے کفریات سے بچا۔ اسے اس تمام
حقائق کو جو حضور ﷺ سے وہاں کے ساتھ منسوب ہیں، اسی طرح تبسم نہ رہے جس
طرف نہ ہمیشہ سے مسلمان چلے آئے ہیں اس وقت تک وہ مسلمان ہیں، خواہ وہ کلمہ
پڑھے یا نہ پڑھے اس کے مسائل، اس کا حق نہ 218

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اسلام نام ہے حضور ﷺ کی لالی ہوئی تمام باتوں کو ماننے والا۔ اسلام ہے
اسی ایک بات کو نہ مانے گا جس کے بارے میں قطعیت کے ساتھ معلوم ہے۔ حضور ﷺ
ﷺ سے اس کو بیان فرمایا

پس جو شخص ایسی قطعیت اور روایت یہ میں سے کسی ایک کا منکر ہو یا وہ
عقلی الاعلان کہے، وہ مسلمان ہے اس کا حکم مرد کا ہے، اچھا وہ مسلمانوں کے گھر
میں پیدا ہوا ہو، اور اس کا نام بھی مسلمانوں جیسا ہو۔ (فتاویٰ ثمر نبوت، ج 1 ص 408)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

داعی باتیں ہیں۔ ہاں شرط ہے۔ چونکہ شرعاً شرک کا آزاد کبھی معاف نہیں ہوگا،

اور یہاں کے صحیح جواب کیلئے صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ماننا کافی نہیں، بلکہ اس کے تمام رسولوں کا ماننا بھی ضروری ہے۔ اور چونکہ حضور ﷺ واللہ تعالیٰ جل شانہ کو بخیر خبری ہو گئی مانتے ہو، اور انھیں جل شانہ پہ بھی ایمان رکھتے ہو، تو انھیں ضروراً ﷺ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے رسول اور خیر خبری ہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے؟ آپ کے رسول اور خدا، ہم

پس جولوں حضور ﷺ کی رسالت و نبوت اور ختمِ جوب پر ایمان نہیں رکھنے والے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شہادت کو حاکم کرتے ہیں۔ راجعاً اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بات کو جانوں سے والہ تعالیٰ جل شانہ کو۔ لایں، پس بعد از صلوات کے یہ کوفوں نہایت بات ہے غیر مسلموں کی بات میں ہوگی۔ یہ آپ کے مصلیٰ اور مصلیٰ بن ۵۴

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

نمائندہ روزہ اور مطالعہ کی عادت بنانی چاہیے۔ اس کے علاوہ تمام تعلیمیات و
 تہذیبیاتی امور پر عملدرآمد ہو۔ یہاں پر جو قواعد و ضوابط ہیں، ان کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔
 (پیشہ کی تعلیم کے بارے میں) (صفحہ 57)

کے دن بچا یہاںوں میں صحت میں کھڑ ہو گا۔ (پ کے مسائل اور ان کا حل، ص 58)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ہم سب گمراہ ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں شاہ راستہ کی طرف راہنمائی فرمائے۔

حلاف ورنہ یہ ہے کہ جی ہم وہی ہونا سواہ اپنی عظمیٰ و دماغی اور
شیطان کے بہکائے سے ہم انہی میں تقسیم کرے، ایسا شخص جہیز و سہرے
مصلوب ہے، سارے عبادت یہ ہے کہ جی ہم انہی ہمارے اپنے ہی پیارہ سواہ جی ہم انہی ہمارے
ہمارے سے نکال روئے، ایسا شخص (کو دکنگناہی عبادت) اور ہمارے مسلمان نہیں، بلکہ شیطان کا
چھوٹا بھائی ہے۔ کیونکہ شیطان بھی بڑے عبادت کر رہا اس سے ایک طویل عمر سے اللہ تعالیٰ
جہل شادی عبادت میں کر رہا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ جہل شادی کے ایک حکم و حلاف صحت
بہت سچے رکھ کے ہمارے سے انکار کر دیا، جس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ کیسے مر و وادہ برادرانہ
درگاہ ہو گیا۔ اور اس سبب سے نہ پر لگنا قادیانی دہلیہ کتاب مو سکھو یہ

یہاں جو شخص الدعوتِ حقؑ کا شوق رکھتا ہے۔ خدا کی طرف سے نصرت فرمائی جاتی ہے اور اس کے لیے سب کام آسان ہو جاتے ہیں۔ شیطان کا بیٹھنا پھل اور کانٹوں میں لکڑی پر کھانا
محسوس ہوتا ہے۔ (حبیب کے مسائل، ص ۱۸، ج ۲، ص ۵۹)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

شیعہ کے کلہو رہنماؤں اور وہابیہ و تمام اہل حق و باطل کے ائمہ نے ایک مشترکہ قرارداد پر دستخط کیے۔ جس میں مذکور ہے کہ:

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

سلامہ سے حضور ﷺ کی لائیں ہونے تمام باتوں کو سامنے لیا اور سلامہ سے
 کسی ایک بات کو نہ لیا۔ اس کے بارے میں قطعیت ہے یہاں تک معلوم ہے کہ حضور اہم
 مصلحتوں سے اس بات کو فرمایا۔

پس جو شخص ایسی قطعیت دے کہ روایت میں سے کسی امر کا منکر ہو یا
 علی الاعلان کہ وہ مسئلہ نہیں ہے وہ اس کا حکم ہرگز نہیں دے گا۔ خود وہ اس کو بے
 گھر میں پھیرا ہوا دیکھا اس کا نام بھی مسلمانوں میں نہ تھا۔

(۲) کہ اس کی روایت کا اصل ج 2 ص 42)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

ہر روایت دین میں قسم کے ہیں۔ پہلی قسم یہ ہے کہ تصریح صرف آئی ہے ثابت ہوں
 جیسے اس میں سے نکاح کا حرام ہونا۔ دوسری قسم یہ ہے کہ مستحکم ہونا سے ثابت ہونا۔ اگر
 تیسری قسم یہ ہو کہ حدیثوں میں ہے کہ اس میں فرض ہے یا نفل ہے۔ تیسری قسم یہ کہ ایسا
 حدیث سے ثابت ہوں جیسے پیدا حضرت صدیق اکبرؓ پیدا حضرت فاروقؓ کی
 خلافت وغیرہ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس قسم کے امور سے انکار یا چاہے تو اس شخص کا
 یہاں قرآن و راہبہاء و حکیم اسلام سے بھی نہیں ہے۔ (ان روایات ص 1 ص 295)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

نماز کی شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہے، میں چار کے علاوہ باقی تمام صحاح
 میں کوئی فرقہ سمجھتے ہیں کہ یہ سیدنا حضرت علیؓ کی رائے ہے لہذا یہ وہ روایات ہیں جو
 حضرت علیؓ سے روایت ہوئی ہیں۔ اور یہ تمام عقائد
 یہ عقائد ہیں جو سیدنا حضرت علیؓ سے روایت ہوئے ہیں۔

یوں مسلمان نہیں۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں ان عقائد کا قائل نہیں تو اس کو بد مذہب سے
برائے کا ٹھکانہ کرنا لازم ہے اس کے یہ کہہ کر یہ عقائد میں اور اس کو کون سی تکفیر اور
سے جو یہ عقائد رکھتے ہوں۔ بد مذہب اور بد مذہب کا کون سا عقائد کا قائل سمجھا
جائے گا اس کے انکار کو تہذیب پر محسوس کیا جائے گا
(پچ کے مسائل اور عقائد ص 4 ص 218)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

جس پر خرافات جو مسلمانوں نے مسجد میں بکھاپے مومن نہیں کے دور سے پہلی
تھی ہیں اور اصل قبلہ کا رخ متعین رہے۔ مسند ہیں اور وہ پکڑ چکا ہے کہ۔ ستمنا کا قبلہ
طقت، عادیہ کا شمار ہے، اور جو۔ جو قبلہ کی حاکمیت کے طور پر مسجد اقصیٰ کے۔ اس
نے دیکھ مسلمانوں کی حاکمیت کا۔ میں نے یہ کہنا سیکھا ہے کہ عادیہ کی رائے میں ہے۔ اس کے
علاوہ یہ محراب اہل عرب کے لوگوں کو کچھ رہے انھیں نہیں مسجد قصار سے گا۔ یہ اہل عام
کے ساتھ یہ وعدہ ہے۔ اس کی اجازت دینے کے معنی یہ ہے کہ بد مذہب بد مذہب کے بد مذہب
قریب کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف رو رہتے ہیں۔

سہ جب یہ دینی غیر مسلم گروہ مسلمانوں کے تمام اصول و عقائد کو تسلیم رکھے
مسلمانوں کی جماعت میں شامل نہیں ہوتا تب تک اس کی مسجد نماز عبادت کا اور عبادت
مکان کی حیثیت رہے۔ جس کا انکار کرنا لازم ہے۔

فقہاء امت نے لکھا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم یہ وقت دے دیتا ہے تو یہ اس
کے مسلمان ہونے کی علامت نہیں بلکہ یہ بد مذہبی اور بد مذہبی ہے۔ بد مذہبی ہے
نہیں اس طرح سے ایک غیر مسلم۔ وہ اپنے مذہب عقائد کا پورا پورا قائل نہ رہتا ہے

میں کہے جا رہے ہیں، بلکہ ابھی ہاتھ ملے، ٹھیک ادا رہا ہے، مسجد نماز کا یہ بھی نہ مانا،
اور اصل یہ مسلمانوں کے اعلیٰ شعور کا براہ راست اظہار ہے۔

(فتاویٰ بیروت ج 3 ص 599)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

وَمَا يُرِيدُ مِنَ الْفَاسِقِ إِلَّا أَنْ يَعْلَمَ لَوْلَى اللَّهِ لَعْنَةُ الْفَاسِقِينَ
مَا يَرْجُو مِنَ الْعَاصِ إِلَّا أَنْ يَعْلَمَ لَوْلَى اللَّهِ عَذَابُ الْعَاصِ
حدیث

ترجمہ مشرکوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مسجد کا تعمیر یا تخریب پر برا نہ ہو جائے۔
اور کفار پر صرف یہ کہ وہ اللہ کے عذاب سے ڈریں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے کفار پر۔
میں ہمیشہ رہتا ہوں۔

پہلی وقت میں یہ کہانی: یہ کہ مطلب یہ نہیں ہے اس کا کہنا کافر کو تسلیہ سے ہو رہا
ہو خواہ اپنے آپ کو کافر کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ کہ میں کوئی کافر بھی اپنے آپ کو کہتا ہے اپنے پیار
میں۔ بلکہ میں کہ مطلب یہ ہے کہ وہ یہ عقائد کا براہ راست اظہار کرتے ہیں کہ میں اسلام
مستحق کفر قرار دیتا ہوں۔ میں اس کا نظریہ عقائد کا اظہار اپنے آپ کو تسلیہ کرنے کے تمام
عقائد سے نفرت کرتا ہوں ج 3 ص 584

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مسجد میں سے عذر کی موت سننے کی حق ہے۔ حضرت شادہ بن الدہاس
فرماتے ہیں کہ اذان عام کا بلند بن شعور ہے۔ یہ سلام ہے۔ یہ شعور میں
مرد و عورت کی مخالفت کچھ ڈال رہا ہے۔

فی فی قاضی جان ہر آخر برقی و غیرہ میں تصریح کی گئی ہے کہ اس کا رد وین

نہیں ہے، یہ کہی ہو چکی ہے فقہاء نے جہاں مسلمانوں کے شرائط شمار کئے ہیں وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ مسلمان مسلمان ہو چکا ہے۔

قریبی مؤذن مسلمان ہونے کی شرط بھی ضروری ہے جس کا اثر کی ڈان بھی نہیں، خواہ کی شریعت کا ہو۔ (فتاویٰ بیفتاب ج 3: ص 1602)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

نہ کہے ہو بے با بے شہادت تمام انسانی کائنات اور صانع ہوا ہے یہاں، اور کہ فریبہ لہر، باہر دانی ہر کے مستحق ہیں اس کے ان کے طاعت و عبادت کی اللہ تعالیٰ علی شانہ ہے۔ (فتاویٰ بیفتاب ج 3: ص 1582)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شریعت اسلامیہ کی چیز ہے انکار کرنا کلمہ اسلام ہے انکار کرنا ہے (فتاویٰ بیفتاب ج 1: ص 252)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مذہبوں میں مسجد مسجدیں بنانے والے تھے، یہ ہے کہوں کا حکم دینا ہے اس لئے کہ وہ مسجدیں مسجد بنانے کی اجازت دی جاسکتی ہے اور اس کا تفسیر "و مسجد لا مسجد کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ بیفتاب ج 3: ص 592)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

یہاں یہ تصریح بھی ہے کہ اس کی عمر ہر حق کا ہونا علامہ مہدی مولا کا کہہ چکا ہے اس امر کی حیثیت نہیں کہ وہ مسلمان ہے بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ ہے کہ ان تمام عقائد سے تو انکار کرے جو مسلمانوں کے خلاف ہے۔ چنانچہ ملاحظہ

پر اللہ علیہ وسلم علیہ السلام کی شریعت ہے اور وہ میں سے ہیں نہ

حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاچپوریؒ کا فتویٰ:

سوال۔ میں میدان کاش میں پاشقی ہیں ایک مسئلہ کے متعلق آپ سے

حقیق رہا چاقی ہوں۔

ایک شیخ مجھ سے نکاح کا چاہتا ہے مجھے بھی یہ رشتہ پسند ہے میں چاہوں گا کہ
کہتے ہیں کہ شیخ سے نئی عورت کا نکاح جائز نہیں ہے یہ بات تجھے کچھ میں میں آتی ہے
شیخ کا نام طہ ہے پتا ہے شوہر مسلمان ہے اس سے وہ جو اس سے نکاح ہوں
جہاں کہیں انگریز کواد مسلمان ہو سے کے پاد جو اس سے نکاح کیوں جائز نہیں؟

جواب۔ مسلمان ہو سے کے سے صرف پہلی عمری نکاح ہوتا ہے اس تمام

پاکستان و خیال، اور ائمہ فقہی، ماصہ ورن ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جلالہ، اس کے رسول
ﷺ سے کیا فرمان ہیں اس میں سے کسی ایک بات کا انکار کیا گیا عقیدہ و فقہی، جو
قرآن و حدیث کے خلاف ہو اس کا دوازمہ، عام سے خارج، دیتا ہے، چاہے وہ وہاں
سے مسلمان ہو۔ کاغذی سار ہے۔

مضمر کر مہینہ کے رہا۔ میں مانتی ہوں اسامہ کا ہوں سے تھے، مصروفہ
ﷺ کی مہارک میں میں قسم لیا رکھتے تھے، آپ اللہ تعالیٰ میں شامہ کے رسول سے مرامہ
تو ان میں شامہ سے ارشاد فرمایا، وہاں لکل چھو سے ہیں، اس کے متعلق یہی فرمایا، وہ
حسبی میں تہاں وہاں کاں سے و اقرام مجید میں ہیں۔

۱۔ جہاں کہیں مسلمانوں کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے

یہ علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے

جہاں

ترجمہ۔ جب آپ کے پاس مانتی ہیں، تو ان سے کہتے ہیں کہ

مکی حاکم شیعہوں کا ہے اس میں مختلف فرقے ہیں اور مختلف عقائد میں حاصل کرنا
 دشمن فرقہ کے عقائد اور حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد منظور علی
 صاحب سے شیعوں کا شر یہ کہ حلق ایک تقابلی سوال مرتب فرمایا اس میں شیعہ کے عقائد
 فاسد عقائد ہیں کہ دروغت لکھنی، اس عقائد میں وہ یہ لوگ و اسرار اسلام میں داخل
 ہیں و خرافات ہیں، حضرت جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمن عظیمی سے اس کا جواب دیا کہ
 فرمایا۔ شیعہ اثنا عشری بدعت، شیعہ کافر و مرتد ہیں اور یہ دارۃ اسلام سے خارج ہیں۔ اور
 اس سے اس جواب پر پوری یا کے مقتضیان اور عقائد کے عقیدہ لکھی و عقیدہ موجود ہیں۔

نوٹ ایسی بات غلط رہا جس پر اس میں کہے۔ آپ شیعہ کا نام لکھ کر کسی عقیدہ پر
 اس کا شہادت ہے۔ آپ کا مطلب یہ ہے، اپنے قومی عمل سے اصل حقیقت چھپانا اور اصل
 کے خلاف ظاہر کرنا اور اس طرح دوسرے لوگوں کے میں جتنا رہا۔ اس لئے یہ معلوم کرنا کہ
 یہ شیعہ کون سے عقیدہ دروغت سے بہت ہی مشغل ہیں۔ لہذا آپ نے اس کی حوالہ دی ہے
 یہ عقیدہ یہ ہے کہ عقیدہ کے حوالہ سے جانے۔

اور یہ عقیدہ کا حال یہ ہے کہ وہ بہت سارے صوفیوں و دین کے عقیدہ میں اور ان
 صوفیہ براءت کو کافر و مرتد کہتے ہیں (صعۃ لائقہ)۔ یہاں یہ حقیقت کے ساتھ آپ نکاح
 نہاد پرکھ و ماس کے خوالہ سے پسند کیا گیا ہے آپ کی جواہر پید ہوئی اور بھی آپ
 باپ کے طریقہ پر ہو گئی۔ اور آپ نے شیعہ سے نکاح کیا ہے۔ یہاں یہ نکاح ہو گئی ہے
 نکاح باطل نہیں ہے گا اور اولاد و اجرام ہو گئی۔ (شعناوی رحمہ اللہ ص 8-9 ص 213)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مسلمان جو نے کیلئے صرف رہائی کوئی کافی نہیں ہوتا بلکہ تمام لوگوں پر ایمان
 لانا اور محمد بنی کرنا ضروری ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہوتا

ترجمہ: قسم ہے آپ کے رب کی کہ یہ لوگ اس وقت تک مسلمان نہیں

ہوئے جب تک کہ آپ اپنی تمام برائیاں، خنایات میں غلام نہ بنائیں اور پھر جو وعدہ
آپ فرمائیں اس سے اپنے دلوں میں شکنجے محسوس نہ ہوں اور نہ خود کوئی طرح تسلیم ہوں۔
تفسیر: یہ اعمال میں اس قسم کی تکیہ امام متقی عبادوں کو دوسرے علماء
میں سے نقل کرنا ہے

روى عن الصادق عليه السلام قال حراس قوم سبوا الله تعالى وادعوا
الى المنسوبة وادعوا كوة صدمه مصد به صبر النبت ثمرة بن النسي
صلى الله عليه وسلم رسول الله لا يصنع دلا له مصنع وادعوا في المنسوبة
هو جواد امه منسوبة

ترجمہ: حضرت جعفر صادقؑ سے منقول ہے آپ سے فرمایا کہ اگر کوئی قوم

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت نہ کرے اور نہ قائم رکھے اور رکوع ادا کرے اور رمضان کے
مہینے نہ رہے اور نہ اللہ کا حج کرے مگر کسی ایسے کام کے متعلق جو حضور اکرم ﷺ نے کیا
ہے پس ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے خلاف کیوں نہ پایا؟ آپ ﷺ کے مثل اور حکم سے
اپنے دلوں میں شکنجے محسوس کرتے یا شریعت میں منسلک اعمال و عبادات کے باوجود مشرکین
کفار میں داخل ہوا ہے۔

قرآن مجید کی آیات میں مضمون ہائیکہ میں لفظ میں ٹیڑھ کی چانچلی سے ٹکر
ہوئے کے سے تکانا ہے۔

ان آیات سے بوضاحت معلوم ہو گیا کہ سلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور
اس کے رسول ﷺ کے حکم کی اتباع سے قطع کرے اس پر کوئی امر اس سے بد
نہ ہے یہ بھی متنبہ ہو گیا کہ مسلمان وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول
ﷺ کے حکم کی اتباع میں رہے اور نہ اس کا عاصیہ و فاجر میں منسلک ہے

۱۹۷۷ء

۱۰۔ اریبا و ہر بصدیق محمد بنو فی جمیع ما جاء بہ عن النبی

لہ بی ہد عنہ صحیحہ یہ صریح ۵

ترجمہ: انہاں پر ہے۔ کلمۃ توحید ﷺ کے لائے ہوئے تمام حکام کی

سے تصدیق۔ بشرطیکہ پہلے ﷺ سے ثابت قطعاً ہو، دینی طریق پر نہ۔

گفتاریز ہے اور کافر کون ہے؟

جب اسلام اور ایمان کے معنی معلوم ہو گئے تو فرق کے معنی بھی اسی سے متعین

ہو گئے، جو کس کس چیز کے ساتھ کلام اسلام اور ایمان کے ساتھ ہے اور انکار کے

ساتھ ملتا ہے۔

مطلوبہ سوز و غم میں جو کلام نظر میں آتا، وہ شخص سے بواحد تھاں ملتا، ثانی یہ

حضور ﷺ کے نبی حکم کا بشرطیکہ اس کا حامی خدا تعالیٰ یا حکم رسول ﷺ ہو، قطعاً طور پر

ثابت ہو یا کافر کے۔ یہی مضمون ہم حسب اس ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

الحکم بعد التسلط و بعد التذلیلہ نسوہ بعد التذلیلہ شعی و ہ

چھوڑ دیا، ان میں صبر و ۵

ترجمہ: امر، حالت میں تو چھوڑ دیا، تو ایسے ہیں اور مطالبہ شرع میں حضور

ﷺ کی تعمید میں ایسے حکام میں اس بات پر پہلے ﷺ سے بطریق سرایت و تطبیق

ہو چکا ہے۔

انکار خدا تعالیٰ جل شانہ یا انکار رسول ﷺ کی تخمینہ سو دقتیں۔

خدا تعالیٰ جل شانہ اس کے رسول ﷺ کو یہاں سے کہہ معنی تو جس میں تصریح

ہے معلوم ہو چکے۔ جو حکم خدا تعالیٰ جل شانہ اس کے رسول ﷺ سے ثابت ہو چکا ہے اس

کا انکار ہو جس پر وہ اس واقعہ پر حقیقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حشر ہوئے رسول اللہ ﷺ کے دوسرے ہوئے کا انکار ہے اور اسی منہ سے نکلے ہیں جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ رسول اللہ ﷺ کے دوسرے کی تین صورتیں ہیں اور تینوں کفر ہیں۔

اول: یہ کہ کئے طور پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کو رسول اللہ ﷺ کو رسول مانتے۔

ثوم: یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حدیثی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرے لیکن اس کے کفر سے جو کفر تمام میں سے کی حکم کو سمجھتا ہے اس پر عہد نہیں کرے۔

سوم: یہ بھی مانتا ہے کہ ایک صورت سے کہ حدیثی اور رسالت کا بھی اقرار نہ کرے اور دوسرے سے بھی نہ سمجھے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول اللہ ﷺ کے تمام احکام کو ماننا ہوس لیکن احکام کے معنی اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے ہوتے ہوئے اور آپ ﷺ کے ماہ اسطر شاہ رسالت (معجزات صحابہ راہ) سے سمجھتے ہوئے عقل کے خلاف قرار دے کر آپ ﷺ کے احکام کو نال دے۔

مذہب عام سے کہ خلاف ہے احکام شامی کو یہ مانے کا نام ہے اس میں کسی طرح یہ جہادیت سے کہ خلاف طور پر یہ مانے میں ہادشاہ و ہادشاہ نہیں کہتا۔ ہاں طور پر یہ بھی صحت سے کہ اس کے حکم سے انکار کرے کہ یہ عام شامی نہیں

۱۔ یہ بھی جہادیت ہی کی ایک صورت ہے۔ بقا قلوب کو تسلیم کے معنی قلوب ساز جہادیت کی تصریحات و بیان و رد کے تسلیم کئے ہوئے مخالف کے خلاف قلوب کے لئے معنی: افس قلوب کو رد مانا ہے۔

العرض منہ المعروف فی صوبت کا، نہیں کہ کوئی شخص صادق طور پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے وجود کو حید کا انکار کرے، حضور اکرم ﷺ کے دوسرے کا منکر ہو جائے

وہ وہ + کا کہتا ہے۔ اسے جے شاید تو منظور تھے اسے، میں شاہ کے قتل میں ہمارے
 منکھوس پر رشتہ داروں، جو جے کے بعد مجھ کو مارے، میرے بعد شیعہ شیعہ میں ہر کوئی وہاں سے بچے گا
 ہمارے دربار۔

اشیہ حسب من الله لا اله الا الله، الله اكبر، لا حول ولا قوة
 الا بالله العلي العظيم، ذي الجلال و الاكرام
 اس تمام مضبوط سے بنا، اوتھ وہی سب پر طاقتور ہے، ایران کے خلیفہ حد یا میں
 انسان کا جسم کے کمر تر یا پ کی بیٹھ سے نکلا، آخر (89) حد ہو جاوے کے بعد تہمیں
 (تار کے لفظ سے) آخر تاروں کا نام، وہاں ہے عیب تار، تار اور اندھا کا سلطان محمد شاہ
 داتا۔

اس کے بعد تدار دہن شاہ اچھا، یہ دربار میں کا شاہ خلیفہ اس گدوں کے
 جاشیوں کا نام لکھتا ہے۔ داتا دربار میں کے اچھوں کا نام یہ ہے۔ شاہ کے خلیفہ ابو طالب
 داتا کا نام حسب داتا۔

- (1) تار پچا حد در شاہی۔
 - (2) تار پچا حد شاہ حسین
 - (3) تار پچا حد شاہ حسین العابدین
 - (4) تار پچا حد شاہ محمد باقر
 - (5) تار پچا حد شاہ محمد جعفر۔
 - (6) تار پچا حد شاہ کاکیل۔
 - (7) تار پچا حد شاہ محمد علی کاکیل۔
 - (8) تار پچا حد شاہ محمد علی احمد۔ حدیث الہی معبر 40۔
-
- (47) تار پچا حد شاہ محمد علی شاہ۔

ابوہریرہؓ کی اہمیت کا ایک اور دلائل یہ ہے کہ اس کا نام شیخ الاسلام کی حاشیہ میں ہے۔
 ۱۰۱۱ھ میں غازی سلطان محمد شاہ دہلی نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دہلی کے قلعہ کو فتح کر لیا۔
 سلطان محمد شاہ دہلی نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دہلی کے قلعہ کو فتح کر لیا۔
 سلطان محمد شاہ دہلی نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دہلی کے قلعہ کو فتح کر لیا۔

جواب: اولیٰ جمع مقدمات مفہود کرتا ہے۔

الف : ... قال الله تعالى : لقد كفر الذين عدلوا " فله هو

المستودع رقم ٤٤٤

١٦٠ **وَلِلّٰهِ تَعَالٰی مَا جَعَلَ لَهُ مِنْ يَحْيٰوَةٍ وَتَانِيَةٍ لَا يَصْلِحُ لَهُمْ وَيَسِّرُ الْاٰدِيْنَ كَقَوْلِهِمْ اِنَّا عَلٰى اَنْلٰهُ الْاَكْثَرُ**

قَالَ الْحَلَّاهُ تَعَالَى: لَا تَرْكَبُوا إِلَى أَهْلِهِنَّ ظُلُمًا فَتَمَسْكُم

 $\frac{1}{2}$

قَالَ سَمِعْتُ الْعُلَمَاءَ يَقُولُونَ هِيَ حَقِيصَةُ صَلَاتِنَا وَتَغْيِيرِ

تِلْكَ : وَاَنْتُمْ رَافِعُوْنَ لَهَا اَصْصِلَاحَ

• قال رسول الله ﷺ: **يَدُ الْمُنَافِقِ قُلَّةٌ لَا تَعْلَمُ رَاحَةَ النَّسِيمِ**:

والله اعلم بالصواب

عن حبيبته خال اعمال الله في كتاب علي عشرين رسول الله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

في الأوقات في شرح الحديث في الحكم بعام

التعرض لأعباءه والمستقر عندهم كاس علي عهد رسول الله ﷺ

لمصالح كانت مقصورة على زبائن الرمان امام اليوم فلم يبق

یعنی دہل کفر کی سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔

بقولہ معالیٰ ان الذین یخفون باللہ ورسولہ یریدون
 یمسر قرآنہم الحشہ ورسولہ یمسرون بآمر یبعضہ ویکفر ببعضہ
 ؟ نیز یہ ان ہیچہ ہیں۔ یہاں سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔
 اب۔ سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔
 اصل جو یہ ہے کہ یہاں۔

ثالث موجودہ کفر کے لئے جو نئے نئے بعض کا ذکر و اسامی وصولہ و اسامی
 اور تہائی بیت احرام رتبہ احکام عام کیلئے نئے نئے، جب تک الیٰ موسات سے
 تا مبدعہ ہو جائے۔ (والہ ۵)

رابع باوجود کفر کے سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔
 مصلحت سے یہ مسئلہ کا سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔
 کما ملکی عنہم قرآنہم انوار کما ملکی الشیخاء ورجوہ تخصیص تھا حضور
 ﷺ کے سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔ (رہا ویدہ عبدہ اسرار)
 بلکہ کفر کے سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔
 جو کفر تھا چنانچہ لا تصحیح صلی علیہم وعلیٰ آباءہم وعلیٰ انبیاءہم علی
 قدرہ میں ہے۔

۱۔ الذہبی عن الترمذی یفسد م یفہی عن الذہبی فی مقابلہ
 انہم یفسد لاین یفسد یفسد الترمذی ۵ عادیۃ الذہبی عن یفسد
 ۵ سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔

خامس جو کفر ہے اس کے سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔
 جس خطبہ میں ہے الشیخاء کا کفر ہے سبب و درہ کفری کا قلم کیا جائے گا۔

کے مریوں، منعنی ہیں مثلاً اسرار کے ی، یہ مذہبی اقلیتی حکم کا انکار کرے جس کا ثبوت قرآن مجید میں صریحاً ہے، یہ ان حضرات کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ طریقہ تو امت کا یہ ہے جو امت بھی ہوتا ہے، امت اور میں داخل ہے اگرچہ اس ایک حکم کے ساتھ تمام احکام اسلامیہ کی شدت کے ساتھ پابند ہو۔

حضرت کریم ﷺ کی وفات کے بعد جو لوگ سرحد ہوئے تھے، ان کا ارادہ اوسم، ہم بھی ہمارے اور خدا، صریح طور پر تبدیل مذہب (عموماً) نہیں، یعنی یہ خدا حضرت محمد بنی اکبر سے ہے، چنانچہ کہنے کو تھا یہ وہ ہم سمجھا کہ زنا کرتے وقت ہر آپ صحت قائم نہیں۔ فرمایا، یہ طریقہ مسیحا کہ آپ اور اس کے ساتھ، ان لوگوں پر چھایا، جس میں جمہور صحابہ اہم شریک تھے۔ (مجموعہ احادیث ج 1، ص 109)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ان اہل قبلہ کے کافر ہوئے میں کسی کا اختلاف نہیں جو تمام عمر طاعات و عبادات پر ہوا امت کریں مگر عام کے قدیم ہونے یا قیامت میں مردوں کے رندہ نہ ہونے والے تھے، ان کی شہادت کے عام جرات نہ ہوئے، ان پر وہاں اتنا قرار نہیں۔
اہل قبلہ میں سے ان لوگوں کے باخبر ہونے میں کی تاخیرات نہیں ہو، جو طاعات و عبادات پر پورے پورے امت سے کے بعض صریحاً یہ تاخیرات نہیں۔
(مجموعہ احادیث ج 1، ص 329)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

میں فلاں بہت سے، وہ لوگ جو اہل اسلام سے تھے، انہیں اللہ کے خاصوں قرار دیا، وہ میرے بہترین بندوں کو باخبر قرار دینے سے خدا پر حاکم ہو گیا، یہ ہیں کہ یہ سب لوگوں کو پورا کرتے ہیں۔ یہ نور اللہ، اہل سے واضح ہو گیا کہ انہوں کی کو باخبر بناتے

نہیں، مست جوٹا اپنے عقائد بھریہ کی وجہ سے کام نہ جاے، اس کا کافر ہونا مسلمانوں کو
بتاتے ہیں۔ (جہراہر اللفقہ ج 1 ص 121)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مختلفہ و مختلفہ چار مع کلام رواہ شیعہ، کے بارہ میں یہ ہے۔ بلحاظ کلام
رواہی کی صورت میں ہیں۔

اول۔ یہ کہ میں سے کسی شخص یا قبا کے متعلق قطعی طور سے یہ بات
ثابت نہ جاے۔ دوسری بات یہ کہ میں سے کسی پر کا مضر ہے اگرچہ انکار میں تاویل بھی
کرنا ہو اور صاف انکار کرنے سے تہیز کی بھی کرنا ہو، مثلاً قرآن مجید کے تحریف و ناقابل اعتبار
ہونے پر اگر کسی شخص کی ایسی صاف عبارت ہے کہ اس سے قطعی طور پر کسی مفہوم نکلا سے
یہ کہ میں اس کے وہاں ہی عبارت کو لکھ دیاں کر اس سے رجوع ظاہر نہیں کرنا مگر عقیدہ تحریف
قرآن سے تہیز کرنا ہے تو اس تہیز کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ وہ مقالہ و جامع کا مقررہ
سے صاحب شیعہ اگرچہ بظاہر کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں، رشع و واقعی قرآن پر
ایمان رکھتے ہیں، بلکہ ان مستغنیوں و کلام سے جنہوں کو جن کا حرف ہا ہے۔

(جہراہر اللفقہ ج 1 ص 178)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

یہ بات طامسہ و مبہم ہے۔ بظاہر اس شخص کا نام سے جو مومن نہیں۔ مگر گروہ طامسہ میں
ہاں تک کہ یہ وہاں لا متعلق نہیں ہے۔ (جہراہر اللفقہ ج 1 ص 1328)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

انفرد العزہ ارتداد و تحریف کی صورت کا نام میں نہ کوئی شخص صاف طور پر جدا
تعالیٰ سے ہے۔ کہ جو وہاں جو حدیث کا مکرر ہے، جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکرر

فَمَا لِي إِذَا تُسِئْتَ لِي، فَعَدَّاتُفِي الصَّحَابِ إِلَّا أَنَّهُ بَعْدَهُمْ عَسَى
 قَدْ لَمْ يَسْعَى لِي كَرِهَ لِي كَأَنِّي يَصْدُرُ الْحَسَنُ وَيَعْدُ مَعَهُ شَيْءٌ
 بِمَصْدَرٍ وَمَوْلَاءُ سَمِ يَكُنْ بِهِمْ شَبَهَةٌ سَانِعَةٌ فَلَوْ كَانُوا مَرْدُورِينَ، فَمِ
 يَنْتَظِرُونَ عَلَيَّ فَعَمِيهِ وَأَيُّ الْقِسْ أَيْ كَلَامُ جَوَابٍ كَمَا مَرَّ أَلَهُ

ترجمہ اے صحابہ کرامؓ نے اور مرعکام نے مائیں رزوق سے جہاد سے یہ
 جہاد و مادی چاہو پائی وقت کی تھا یہ پڑھتے تھے اور رمضان شریف کے روزے
 رکھتے تھے وہ اس حشر میں کوئی شہید نہیں ہوئے یہ سب یہ مرتد تھے وہ دن سے چھوڑ دیا ہے
 گاں کہہ رہے ہیں اگر چہ وہ اس کے جواب دہ ہیں اور یہ جیسا کہ حق حانی جل شانہ سے
 حکم دیا ہے۔ (جواہر الفتنہ ج 1 ص 76)

حضرت فضیل بن عیاض صاحبؒ کا فتویٰ:

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل
 شانہ کسی بدعتی کو پہنچا کر نہیں کرتے اور سب سے بُری بدعت صحابہ کرامؓ سے بغضِ رحمت
 ہے۔

امام بشر حافی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہہ کر حضرت فضیل بن عیاض
 صاحبؒ سے میری طرف یہ دعا آئی ہو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاں جتنا بڑا عمل صحابہ کرامؓ
 کی محبت اپنا دماغ قیامت کے دن ریت کے ڈھات کے برابر گناہ والے کو گناہ اللہ
 جل شانہ کی شاہد نہیں معاف فرماوے گا لیکن اگر تیرے دل میں ڈر ہو اور صحابہ کرامؓ کے
 بارے میں بغض ہو تو تیرا کوئی عمل تجھے کوئی نفع نہ دے گا۔

(توکلین صحابہؓ کا شرعی حکم ص 55)

اتنی مخالفت کہ ان میں اور عیسائیوں، جڑیوں، میرہش کوئی فرق ہی نہ دکھا جائے؟

میں گروہ میں ہی اپنے لوگوں بنا لیا تو یہاں اس وقت بھی اس کو کام نہ
 ملا۔ یہاں میں نے کتنے میں نے سے کافر تھے ہاں دیکھ لیں عیسائی بتا رہے تھے یہودی،
 مگر چونکہ اس فرقہ کے عقائد نے یہ دہاں سے کامت میں لائے اس کو کام ہی کہا جائے
 گا۔ تو ہمارے حکم کا عقائد مگر یہ نہیں تو مگر ایک شخص اپنا فرقہ شیعہ سے جتا رہا ہے۔ ان کو
 عقائد مگر یہ اس مذہب کے اثر یا گواہ سے نہ اپنا فرقہ میں تکرار بدالمت
 الہی میں اس عقائد کو اپنا عقائد تکرار سے لے کر مگر عقیدہ میں یہاں اور رہا ہے۔ اس کے یہاں یہ
 عقیدہ مختلف ہے یہ بھی ہوتا ہے یہ بھی کہی میں ہے۔ ہوتا ہے یہ بھی نہیں ہے جو عقائد سے
 وہ غیر معتد ہے۔ اس کے کہ وہ اس کے جسور رہا ہے میں۔ اس حالت میں اس نے لکھو گا
 البتہ توں صراط ہے۔ میرہش عقیدہ میں سے یہ لکھو گا کہ یہاں اللہ رکھ رہا ہے۔ مثلاً جو عقائد
 اس نے توفیق کے ہائی میں اس طرف اپنے صاحب یا رہا۔ مثلاً اپنے کو مدہ فی دینی
 اور نصیبی و طہر میں رہا۔ ان کے عقائد شیعہ۔ اس تو حاکم اس شخص کو اس فرقہ میں معلوم سے
 مستحق کہ وہ اس کے میں نے استخوان سے قانونی حکم نہیں چاہتا ہے۔

حرم نکاح و برکت و بیچہ انعام کا سوا چہاں یہ کہ وہ بھی جا رہی ہو اس کے جب
 نکہہ و قہر مشہور رہا ہے۔ اس خصوص بیکہ تہذیب کا بھی شیعہ سے تو اس سوہ میں رہا مگر
 حقیقت میں اس سوہ میں ہی جیسا ہوگا۔ البتہ فہم اس عمل میں کے ساتھ اس کا معاملہ وہاں
 کے عقیدہ سے موافق ہوگا۔

گروہی بندہ کو حیدر کا بھی قائل ہے اور مالیت کو بھی نہیں اپنا بندہ ہوتا ہو کہ
 پہنچا۔ اس کی سنا ہو اس کے ساتھ کہ کیا معاملہ ہوگا؟ یہی حال ہے۔ یہاں میں ہے۔

ضلع فتح پور میں اس کے ایک جماعت سے جو تین صدیوں پہلے تھے میں رہا

قہار و مہذب نہ تھے تین گمراہ کو سدا کہتے ہیں۔ لہٰذا ہر نام سب مندوں جیسا رہتے ہیں۔ گردہ اپنے کو سدا مکمل دینا شرب طاہرہ کریں تو یہ ماسخ کے مد تقصیر: جب ہوگی اگر ایسے عقیدہ کا ہے تو کافر را اگر ایسے عقیدہ کا ہے تو مسلمان۔

(امداد، مفتاوی ج 4 ص 585)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مکلف کے ذہن میں ایک خلیفہ بیحد و بیحد یعنی جو معاملات بعد میں رتن حای جل شانہ نے روایت ہے اس کا رد ہے جو قطعاً ہے جس کا بالعین کیا حکم نہیں لکھا جائے گا۔ وہ روایت حکام طاعہ کی کئے قہار سے ہے اس کا رد قوائیں خاصہ پر ہے جو علماء کے حکام میں مذکور ہے۔ اس میں خیالات و عقیدہ سنی و اہل ذلیل۔ ٹھوٹا نہیں ہو سکتی کافر پر چہا تک بھی حارہ شر ہے کیونکہ خیال ہے کہ یہ اہل میں سوائے وہاں رکھا رکھیں اس کے پاس کوئی واقعی علم ہو گا دیکھا ہے کہ اس میں کفر و عدا ارام ۱۲۰ ہے۔

یہاں جس طرح ایک اجنبی ہے ایک تفصیلی باتوں کا ذکر حکام میں مادی طرح کفر بھی ایک مثال ہے یہ تفصیلی باتوں کا ذکر حکام میں۔

جس جیسے حق و غیرہ مادیوں میں طرف سے نسبت دینا مادی علم ہاں یہاں سے گواہ ایک عقیدہ مادیوں میں تفصیل نہ رہے مادی طرف میں فرقہ بندیوں میں طرف سے نسبت کرونا مادی علم ہاں لکھ ہے گواہ ایک عقیدہ مادیوں میں تفصیل نہ کرے۔

(امداد، مفتاوی ج 4 ص 587)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

لوگ فرماتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کو باختر جاتا ہے کہ ہیں ان سے میں

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال۔ ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت و خلافت کا منکر ہو اور مستحق لعنت ائمہ اہل بیت و اسلام سے خارج ہے، کسی قسم کا رونا دھنا اس کے ساتھ نہ کرنا چاہئے۔ دوسرے شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے، وہ لوگ پڑھتے ہیں، لکھتے ہیں، اسلام سے خارج نہیں ہو سکتے، اس بارے میں کس کا قول صحیح ہے؟

جواب۔ اس بارے میں عالم کا قول صحیح ہے۔ دوسرا شخص چودھری ہے۔ اصولی ملامت سے ناواقفیت چنی ہے، اس کو چاہئے کہ اس سے توبہ کرے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دہلوی، جلد عدلی و مکمل ج 12 ص 407)

سوال۔ علاء داریہ ایک تہہ پر مستحق ہے، لکھی تہہ جس کا حاصل یہ ہے، ثواب و عقاب کا دار و دار عمل پر ہے، خواہ عقیدہ کچھ بھی ہو؟

جواب۔ ہمارے صحیح اس کا عقائد ہی ثواب بہت بڑی بھرتی ہے، قصور نام علیہ السلام سے مسلمان کو 73 فرقہ قرار دیا، شیعہ کا کسم پوسہ النار، لا یدخل الخ۔ کہ وہ صیغہ و زنجی ہیں، حوالے ایک فرقہ کے۔ دامن حق و بھلائی سے بھرا فرقہ اہل سنت و اجماعت، اعراب حصور رحمہم اللہ سے یہ فانی ہے۔ اور علیہ و اصحابہ، کہ وہ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر جس اور میرے صاحب ہیں، جس جولو کہ اہل سنت و بھلائی سے خارج ہے، وہ جاری ہے، وہ جاری ہے، وہ جاری ہے، وہ جاری ہے۔ پس قصور کریمہم اللہ سے رہا و چھوڑ دیا، فرقہ شریف کا کون ہو سکتا ہے اس لئے یہ تہہ آپ کی سب بیکار اور بے حاصل ہے۔

اس میں ہے صاحب کا حق کا طریقہ، چھوڑ جائے، یا تھا، کیونکہ یہی طریقہ حضور ﷺ کا ہے اور وہی نبوت و جدال ہے، جس کا ہم سب کو لے کر سب سے بڑا ہے۔

درمیان میں ہے: اھا اذی مغلھا فہیہ بیچہ: (مری التواہد: 1 ص 95)

سوال زید جو علی اسلام سے اس امر کا قائل ہے کہ ماں کا پے سے والا عام سے بھلاہکی غلطی کے تحت یہ نماز اچھا ہوئی ہے ورنہ شریعت میں نہیں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ لہذا تعالیٰ کی یاد اور اس کی عبادتوں میں ہوئی چاہے۔ اپنے شخص کے لئے اور جو تک اس کے نہیں ہو سائل کے لئے شریعت کا حکم ہے؟

جواب: شخص مذکور اس کے تابع و برحق نہ کہوں کے لئے۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ اس کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ یہ ناموس و پابندی اور اہل اسلام الہامی جنت سے تعلق ہے۔ یہ اس کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہ رکھیں۔

(فتاویٰ ارا العزم ذی بیض ج 12 ص 278)

سوال ہم تمام حکامات پر جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کے ہیں یہاں رہتے ہیں اور اس کی پیروی کی کوشش کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کو پھر وہاں بتاتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس کی طرف سے فصاحت سے مستفید جانتے ہیں۔ مگر وہ شریعت محمد ﷺ سے نہیں لے کر کیا حکم ہے؟

جواب: صحت ہو کہ اگر کسی شخص میں باوجود تمام عقائد اسلام کے ماننے کے ایک عقیدہ بھی نہ ہو کہ یہ وہاں کی ایک امر لازم و واجب ہے۔ بن سے بھی انکار کرے تو وہ بھی باطل ہو جاتا ہے۔

ہاں جو شخص باوجود دعویٰ اسلام و عقائد اسلام کے ایک ایسے مرد و محمد و حسن و محبوب سے اس کی کلیات ثابت ثابت ہیں مسلمان سمجھے بلکہ اس کو پھر اور فیض نبوت سے مستفید سمجھے۔ مگر وہ بھی قطعاً باطل ہے۔ یونہی اس سے پانچ سو سال اور لڑکوں کو سلام بھی

جس چیکہ تحقیق سے نہ ہو۔ حرام احمد غازی کی وجہ ہو کہ امت و قریب میناہ۔ اہمیت ہم
اسلام دین و کے قلبی باغیر ہے کیونکہ جو شخص ایسے کار و بطون کو کھردہ و مسخیر۔ عقل و برت
کھینچے اس کے طے میں کیا شہ ہو سکتا ہے۔ (نہاد و اراطو مو پر رن ج 12 ص 315)

سوال۔ ایک شخص اہل ملت و غایت ہو کر یہ کہتا ہے کہ حضرت حسنؑ کو پور
وہر دیق و اس میں ساری حضرت امیر مولاؑ کی بھی تھی اور میری ہے جس وقت حضرت امیر
معاویہؑ کے مقام خصوص پر پہنچو گے میں زلی کی نو اُس وقت آپ سے عید اللہ کی والدہ سے
بد فعلی کی جی جس سے عید اللہ کا نور ہو (مع اللہ)۔ صورت میں شرب یا ختم ہے؟

جواب۔ حضرت امیر مولاؑ حضرت محمدؐ کے خاص صحابہ ہیں وہ حضرت
محمدؐ سے سنے عارفان سے اور بشارت دی ہے اور کاشف کی تھے۔ اس کی شان
میں اب استاحابہ نہیں رہنا اور امت لکھا تحت نہاد اور مصیبت سے۔ وہ شخص فاسق بدکار
ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھتا ہے اس کا باز رہ نہ کہو مقبول نہیں ہے۔ حقیقت رافضی ہے اس
وایسے خیال سے تو نہ رہا چاہیے۔ (نور الی وراختر۔ ج 18 ص 343)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

والس میں یہ تفصیل ہے کہ جو قوال کا تعلق با مفسر ہے اور سب شیخین
کہتا ہے "حضرت عائشہ صدیقہ پر شہد لگاتا ہے، جسی و تک کا مسموم ہے رخصیہ راس
و تکلیف آتا ہے وہ بھی ظالم و مرتد ہے۔ ان سے مسموم و کمال سرورام ہے۔
اور صحیح نہ۔ رافضی ہم کو یہی کہتے ہیں "چند بدعت لے جو اب کبھی
دینی فعل سے پٹا آپ پوچھا ہے ہیں "اپنے عقائد باطلہ حق رکھتے ہیں بہد ان کے قول
و فعل کا نظارہ کیا جاوے بلکہ ان کے اصول بد مذہب کہ دیکھا جاوے۔

(نہاد و العلوم دیوبند۔ منسل و مکمل ج 12 ص 369)

غرضوں کو سرے سے الگ کے مابین ہونے سے مشافہت و بیگانگی سے اجتناب
 پا جائے۔ جو شخص تمام صحابہ و ائمہ ہدایت میں سے کسی ایک صحابی کی شان میں گستاخی کرتا ہے
 یا ان کی نقائص سے یا ان پر طعن و ملامت کرتا ہے یا اس پر عیب لگائے یا دشمنی کرتا ہے
 یا ان میں سے کسی ایک صحابی پر عیب لگانا سے قیود و ضوابط مذمتی راہی سے واللہ تعالیٰ اعلم
 کے ہاں اس کا کوئی فرض نہیں ہے۔ رسولی فضل جگہ میں ہے۔ عزت سے عزت سے الگ
 کیلئے دعا ہے۔ یہ تو حد و حدود کا ذریعہ ہے، الگ الگ اللہ و ناموس کا بعد سے الگ الگ
 کج روی و کج روی میں سے بڑھتی ہے۔ کیلئے چاہئیں۔ وہ الگ الگ غرضوں کو
 سے الگ الگ کیلئے ہے۔ چاہئیں لگائے یا الگ الگ کیلئے ہے۔ جو شخص ایسا
 کرتا ہے کہ جب سے کہ اس سے ہمارے خلاف ہے۔ ہمارے حق سے ہمارے
 اور کسی سے تو چاہئے کہ ہمارے تو بہت سے تو بہت سے الگ سے الگ سے الگ سے
 قیہ خا سے ہیں۔ یہاں تک کہ ہر چہ سے ہر چہ سے ہر چہ سے۔

(توہین ص ۱۹۴) شریعہ علم ص ۱۹۴

حضرت مولانا خیر محمد چاندھری صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال: شیعہ کی ان کا جواب کیا ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کی ان کا جواب نہیں یا چاہئے؟ لکھا جاتا ہے 228

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ اثنا عشریہ جو مسند بنی علی علیہ السلام کے قائل ہیں کہ امام جودہ قریب
 یہ مخلوق ناقص ہے اس میں تحریف کی بیشی کی گئی ہے۔ عقیدہ باہست و سوا سے نہیں چار
 کے دینی تمام معنیٰ مرتد کافر ہیں حضرت صاحب تصدیقہ پستوں، اثرات مہرنگی جو کج مذہب
 تو ہیں کہ مستند ہے۔ (معارف ص ۱۹۴)

ہر صدمہ و آفت میں اور دشمنوں و منافقوں میں قریب صدمہ ہی تک اپنے فوہلے اور
علامہ کا تیل ثابت کرے کیسے یہ سادہ اور قرینہ عانیوں کا وہ ہے جس طرح متاثر کیا
تحریریں ان کے ہر ناظر سے مباحثے کے رواد بہت پانی بہت نکلتے ہیں۔ پھر ان کے
فماز اور ان کے وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے، زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں
ان کے فتنی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔ لیکن جب یہ دہا
یقین کے ساتھ سامنے آگئی، تو وہی انقیاد و عقیدہ ختم ہونے کے منظر ہیں اور سرورِ سلام، احمد
قابلیتوں کو کہہ سکتے ہیں مگر چہ زہد سے رسول اللہ ﷺ کو حاکم و رئیس کہتے ہیں اور
اس طرح ان کے دوسرے موصوف کفر عقیدہ سے غیر مشکوک طور پر سامنے آئے تو غلطی کے گرام
سے بگڑے ہیں اور ان کا فیصلہ اور اس کا اعلان کرنا ان فرس بجھاؤ اور گروہی فرس اور
نہرے تو خدا تعالیٰ جل شانہ کے مکر ہو گئے۔

میں شیعوں کا شر یہ حال ہے کہ وہ کوردہا اور سب کفر عقائد کے اعادہ میں
کا ایک ہے، ان کا مذہب تک سے اس کا وہی اور تک سے روئے کے ساتھ بھی تک
سے حق کی موت کے بعد میں زمین اور وراثت کے ساتھ بھی ایک ہیں۔ مگر آپ کو نصیب
سے لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب آپ کو ملے گی۔

ہر حال آپ اس دور کے منقرض ہوئے، ام میں خدمت میں گزارش ہے کہ وہ
فی علم و دینی قدر داروں اور محمد اللہ مسعودین و پیش نظر رکھ کر شیعوں کا مشر ہے کہ کفر و اسلام
کے بارے میں فیصلہ فرمائیں۔ (حیدر العقاد ص 426 ج 1)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اہل تشیع کے بہت سے گروہ ہیں۔ ایک گروہ وہ ہیں جو باطنی مافہ ہے۔ اور
ایک گروہ وہ ہے جو دیوتاؤں کا مشر ہے، یعنی ان باتوں کا کہ ہے جو قطعی الثبوت

معلوم ہے۔ مثلاً وہی شیعوں میں یہ کہے۔ میں تو صرف سیدہ حضرت عائشہؓ کو اپنی تمام صحبت پر
 رخصت سے افضل سمجھتا ہوں تو اگر وہ یہ کہے گی کہ میرا بیٹا ہے کہ جن لوگوں سے اس افضل
 ترین شخص کے ساتھ رہا ہے حدیث صحیحہ میں جن لوگوں سے سیدہ حضرت عائشہؓ کے ہوتے
 ہوئے کسی اور کو تعلق حاصل ہو وہ یقیناً غلط ہے۔ کیونکہ افضل کے ہوتے ہوئے میرا افضل کو
 مقدم کرنا صحیح طور پر غلط ہے۔ کیونکہ اس ساری بات کو ہی موشگافی سے جب
 حضرت عائشہؓ کے یہ سنیں کہ میں یہ کہتا ہوں

یہ اہل تشیع کو سمجھنے میں پوری بات کو بطور صحیح سے غفلت کے ہوئے ہے

۴۸۔ تصنیف: علامہ محمد باقر عابدی، ج ۱، ص ۴۷۹

حضرت مولانا نواب محمد قطب الدین خان دہلویؒ کا فتویٰ:

سوال سوئس کے کوئی شخص یا افسر یا طاقت یہ امر اٹھائے کہ

مشہور صاحب ۴۰۰ حج عمرہ کی سعی میں اس بات کو آسان نہیں بنایا گیا ہے۔ حضرت
 شیخ محمد کبیر کہتے ہیں کہ فرقہ اور مذاہب کے ساتھ ساتھ جمع الاحصاء
 صاحب، مسند احمد، شیعوں اور اسماعیلی فرقہ میں شامل ہے، اسی طرح شیخ ابو الحسن
 اشعریؒ، امام غزالی صاحب نے بھی اس کو مناسب نہیں سمجھا ہے نہ اہل قلعہ کو کافر کہا
 جا رہا ہے۔ بہت سے لوگ شیعوں کو کافر کہتے ہیں اس بات کا ساتھ اہل سنت کے مولف نہیں دیتے؟

جواب نمبر ۱ اس کا جواب یہ ہے کہ بادشاہ الملک گاہک استوار

ماطیس علم نے شیعوں کی تکفیر میں احتیاط کا دائرہ بڑھا دیا اور اس فرقہ کو دہلی کے
 خارج قرار دیا۔ یہ میں قائل نہیں ہوں۔ میں اس پر شک کرتا ہوں کہ اہل حقارت سے شیعوں
 کے تمام عقائد و عقیمات اور ان کے اقوال و معامات کو پوری طرح جاننے والے جو دہلی
 کے علمائے اہل حق و باطل ہیں ان سے یہ بات سناؤ کہ ان کے نزدیک شیعوں کا کیا مقام ہے۔

پوری طرح واضح نہیں تھا، شیعوں کے متعلق تمام چیزیں کی حقیقی و واقعتی حیثیت پر اسے
سطح کے ساتھ ان کے علم میں نہیں تھی جس کی بناء پر انہوں نے شیعوں کے بارے میں کی
جیسا نظر یہ یا اظہار یا جو ان کے مابین وقت کے علم، معلومات کے مطابق تھا، اس
طرح کی بہت مثالیں ملتی ہیں کہ عیسیٰ (ع) پر کرامت تک کو بعض مسائل میں اشیاء و ہوا
اور ان کا قول و عمل ان کے مسائل کے حقیقی پہلو سے قطع نظر ہو

مثال کے طور پر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کیلئے دشمنی لطیفیابی کے
مسئلہ میں اشیاء کا ہونا یا سیدنا حضرت علیؓ کو بیع اشیاء کا لازمہ کے بارے میں
سوال کیا گیا ہے۔ کے مسئلہ میں اشیاء ہونا یا سیدنا حضرت فاروق عظیمؓ کی جیسی کے
نیم کے مسئلہ میں اشیاء ہونا۔

یہاں پر یہاں انہوں نے ان کے تئیں سے تھیوڑی۔
ان کے علم میں شیعوں کے وہ تمام عقائد، حالات تفصیلی کے ساتھ جانے

جو ان کے اہل قبلہ اور کلمہ گو ہونے کے صریح منافی ہیں اور جو کسی بھی قسم کی عقیدہ کہنے یا واضح
تبیہ امور و بات کی حیثیت رکھتے ہیں تو یہ تاہم وہ ایک بھی اس کی تکمیل کے فائز ہوتے۔

جس طرح جب سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ سے بوقتِ اشیاء کی بات کی گئی تھی
انکار سے انہوں نے کہا کہ تو راجع ہے نافضد یا سیدنا حضرت فاروق عظیمؓ و سیدنا
حضرت علیؓ کے انہوں نے کہا کہ وہ انہوں نے کہا کہ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے سامنے
ان کی سلامتی کی اور کہا کہ ہم انہوں کے خلاف جنگ و قتال کرنے کے لئے نہیں جہاد
مہم کا رشتہ ہے اور انہوں نے انہوں کے خلاف جنگ و قتال کرنے کے لئے نہیں جہاد
انہوں نے مجھے ہمدردی کی طرف سے علم دیا ہے کہ میں انہوں سے قتال میں نہیں

کہ ۱۰ سالہ ۱۶۱ھ تک نہیں۔ اور یہ تو تمام ائمہ اہل اسلامی اہل حق تہیں صرف یہ کہ انکار ہے۔

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ سے پورے عزم کے ساتھ جو بے دلی، میں، اس شخص کے خلاف جنگ و قتال کروں گا جو غلامانہ رویہ کے درمیان فرق کرے گا، اس میں کلام کوئی میرے ساتھ نہیں شامل ہوگی، سیدنا حضرت فاطمہؓ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ حل شانہ ہے سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کو شریعت صدر عطا فرمادیا ہے اور اب میں کہہ سکتا ہوں کہ حق وہی ہے جو سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کو عطا فرمایا ہے۔

جواب نمبر 2 یہ بھی احتیاط ہے کہ نہ کوہا لایہ رکب لے پڑے ان اقوال و نظریات کا اٹکھار ان شیعوں کے ہارے میں لے لیا ہو، جو اس زمانہ میں اپنے ہارے اور قاسم علیؓ کے ہارے کو اس نہیں رکھتے تھے جیسے بعد میں شیعوں اور رافضیوں نے اختیار کر لیا۔ اس کی تائید مرقاہ میں ملاحظہ قاری کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے۔

قریب میں آتا ہو کہ یہ بات ہمارے زمانے کے داعیوں اور خاریجیوں کے حق میں صادق ہے۔ یہ بتائے اس فرقوں کے لوگ اکابر صحابہؓ میں سے کٹر کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں اور تمام اہل سنت و جماعت کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ ان فرقوں کے چار سو سے پہنچا ہوا جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ رمضان 2 حو جدید ج 5 ص 1637

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

حضرت عوید بن ساعدہؓ سے روایت ہے کہ بی رحمی سے فرمایا اللہ تعالیٰ سے تمہیں منتخب فرمایا اور میرے سے دشمناء اور باغی بھی منتخب فرمایا ہے اور پھر ان بھائیوں سے کچھ عویدؓ کو پہنچا دیا۔ ان میں جس شخص نے سزا کو انہیں اللہ تعالیٰ

سوال: پیارے تھے ہیں علماء دین مرید مسلمان، خوشیہ جملہ ہاتھ بھال
جل شامی تو پیدا، حضور ﷺ و جوت قرآن مجید کو کتاب ۲ ہائی اور چہا ین بھیس
وہ کہہ کہے تھیں بھی بدو تھیں ہاں و مسلمان صاحب سلام سمجھا جائے گا؟

جواب: ۱۔ یہ شاعر ہوتا تو حیدر کے ساتھ دیگر ضروریات دین میں سے کسی کا منکر ہوتا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کوئی پانچپے میں جھٹی اور چپاٹ نہ لے گا نالہ ہو یا محبت پیدا حضرت صدیق اکبرؓ کا ناکار ہو یا حضرت علیؓ کا شہدیت و شہادت لگانا ہو۔ غیر درجہ کیا ہے جس پرؑ عجز و ارکانہ سمجھنا ہو۔ ایسا شیعہ بنکر ہے

(فتاویٰ ہمنہ، مجموعہ 1 ص 220)

سوال کیا مرہماتے ہیں علاج دواؤں کی دوا کی مسئلہ کی مثال دیکھ رہی تھی میں تم جواب
کا مگر تم نے رسالہ احمد قادیانی کو دیا مانتا تھا وہ دیکھ دیکھ کر میں بھیجنا مانتا تھا کہ جس
مہر سے کتا نہ صیغہ بھی کہ مجھے یہ دواؤں میں دوا دے گا میں نے اس میں بھی قیامت کو دیکھ کر
دیکھ کر میری دواؤں میں بھی دوا دے گا میں نے اس میں بھی قیامت کو دیکھ کر دوا دے گا میں نے اس میں
دیکھ کر اس نے جواب دیا کہ مجھے دوا دے گا میں نے اس میں بھی قیامت کو دیکھ کر دوا دے گا میں نے اس میں
دیکھ کر اس نے جواب دیا کہ مجھے دوا دے گا میں نے اس میں بھی قیامت کو دیکھ کر دوا دے گا میں نے اس میں

بہارِ طلبِ امر یہ ہے کہ اس کا جواز ہے چنانچہ اگر تمہارا ہاں ہے تو تمہارا

شہادت قبول ہو وہ؟ کیا اس امام کے پیچھے مار جائے؟

جواب قسم جوت کا انکار کرے۔ جو شخص اس کفر کا اثر ہم تک (العیاذ باللہ)

لکھا کرتا رہے اسے کافر سمجھ کر اس کے ساتھ معاملہ نہیں دیکھیں وغیرہ کیا جائے گا۔ اس میں
جناہ روئی قمار پر مبنی مسلمانوں کے لئے جائز ہوگی۔

۱۰۔ کفار شریف وانہ لا اسلمہ محمد رسول اللہ کے پڑھنے والی
کے ناپسندیدہ کے، جو اس پر مسلمان کے احکام چارہا نہیں سب کے مراموں کو
وحید کے بھی قائل ہوتے ہیں اور جہاد اور جہاد کے قائل ہوتے ہیں، اس کا
شریف کا مطلب تو غائبی سے ہے۔ کفر و کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ مراموں کا کفر
میں کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔
کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔
کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔
کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔ کفر کے قائل ہوتے ہیں۔

۱۱۔ دینی صاحب بدو، یہ یقیناً غلطی ہے کہ کاجنارہ پڑھا ہوگا سے غلطی احتیاط
سے کام لیا جائے۔ اور اس پر غلطی سے نہ پائیں چاہئے غلطی کا اقرار کرے۔ اس صورت
میں نو پڑے کہ اس کی امامت درست ہوگی۔ قبول لفظی نمونہ 1 ص 207

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

مومن اور مسلم، قبول ہے۔ یہاں غلطی کفر کے ساتھ ہے اور امام کا
ظاہر کے ساتھ میں تصدیق غلبہ میں تو ظاہر کی مثال کے یا جہاد میں جگہ مناسب
سے لفظی ہی معتبر محصور ح 4 ص 213

حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب کافتوی

پانچھن کھڑ پر نکلت کتابا ہو، ہنگی مرد کے علم میں سے مرچہ اپنے آپ کو مسلمان

نظام رسالہ، ۵، اراغہ، م رکرو، ج ۵، ص 123

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

میں شخص کے عقائد کفری حد تک پہنچ گئے ہوں اگرچہ وہ اپنا آپ بسم اللہ ہی
مہر سب میں شمار کرتا سو نہیں اس کا شمار اہل حق و انجیل میں نہیں ہوگا فقہاء و شریعہ
پسے لوگوں کو رہدینے میں شمار کیا ہے۔ رہنمائی فقہاء و کرم سے اپنے لوگوں کو باطنوں میں
جو حق میں شامل ہے۔

زعمی کی دو قسمیں ہیں

1. بعضی متعلق بعضی اسلام بھری ہو اور یہ عقائد چھپا کر دے۔
2. جو شخص عقائد اسلام میں نا، بیلاست باطلہ کرتا ہو یہ شخص چہ چہ
عقائد کفریہ کو پوشیدہ رکھنے کی پیشکش کرتا باطلہ کی شاعت کرتا ہے اس کے دواوی
سے رہیں با جا لے گا۔

آگے فرماتے ہیں کہ:

شیخ قادیانی، صاحبان، امریکی، چہ، شی، انجیل، بند، اس اور اس قسم سے
وہم سے فراتے جو کافر ہو لے گئے ہا، جو، شو، کہ، مسلم، ہو، لے، تے، اسلام میں تحریک کر گئے
پہ عقائد کفریہ اسلام طہ کر لے تے اور اس کی اشاعت کرتے ہیں یہ سب زعمی
ہیں۔ (فتاویٰ اراغہ، علوم رکرو، ج ۵، ص 153)

شیخ الاسلام، علامہ ابوسعود صاحب کا فتویٰ:

جب عظمتِ شامیہ کے مفتی عظیم الشان علامہ شیخ ابوسعود سے یہ سوال پوچھا گیا کہ شیعوں سے کلمہ قتال رعا سے جہاد کا دعویٰ یہ ہے کہ ۱۶۰۰ء سے ۱۹۱۰ء کے قائل ہیں تو شیخ ابوسعود اس کے جواب میں مفتی اعظم ہوئے اور شیعیت سے کٹاف دماغی روی کے ساتھ تفسیرِ شیعہ کے معنی و جہاد کو بظاہر دے دیئے یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ "ان وقت یوسف چہید و اکبر" اس کے خلاف جنگ بھادو کسم سے۔ اور یہ کہ چہ زماہ ۱۱ پہلے کے ہاں علم کا جہاد بھی تھا مانتے ہیں کہ شیعوں کے خلاف قتل و گھانا جاری ہے یہ کسی پہ بھی تھا کا اتفاق ہے کہ یوں کے کفر بعد اب تک کلمہ خود دہاتی ہے

(رسالہ ابن عابدین شاہ ج ۱ ص ۱۳۵۹)

پانچ سو جدید علماء کرام کا فتویٰ:

یہودی پھر اہل اے گزنیہ لالہ ۱۱۰۰۰ خود اسرار ہو گا صاحب کلمہ

بہارِ محمد رسول اللہ

"امم شیخ نے فرمایا کہ جو یہودی انصار میں کل مسلمانوں کے رہے وہ موجود ہیں اہل میں سے کسی کے گمراہ شیعہ ۱۱۰۰۰ اللہ ہاں محمد رسول اللہ تو اس کے سلام کا علم نہ دیا جائے گا یہاں تک کہ چہ دین سے چہ رہی کا اقرار کرے چہ چہ اہل اہل سے کہے۔ میں غریبیت سے چہ رہیں اور گمراہ یہودی سے نو کئے۔ میں یہودیہ سے چہ رہیں یہاں اہل کے یوں کے۔ میں دین سلام میں اظہار ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۳ ص ۱۴۱۴)

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی صاحب کا فتویٰ

رہیں۔ ان نفیس عبد اللہ ان ابی جب مرحوم اس کے مسلمان بنے سے قصور وار نہ
 ہوگا۔ سے عرض کیا کہ میرا آپ فتوت ہو گیا ہے، اس سے ظاہری طور پر کچھ بھی پرمعاصلہ اور
 بعض اوقات جہاد میں بھی شامل ہو جاتا تھا، آپ مہربانی فرما کر اس کا جنازہ پڑھیں۔ اس
 کے بیٹے کی سفارش پر حضور رازمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی قمیص عبد اللہ بن ابی کے کفن کیلئے، سے وہ
 اس کے ساتھ میں صاحب، میں بھی ۱۱۰ اس کا جنازہ بھی پڑھا اور اس کی بخشش کیلئے مانا۔
 یہاں حضرت فاروقی عظیم سے اس موقع پر حضور رازمہ رحمۃ اللہ علیہ لورہ سے کی خوشنودی اور عرض کیا
 کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کیلئے کا تحفہ مفت قرار دے ہیں جس نے فلاں فلاں موقع پر
 فلاں شرف میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فی مدد عمر بیٹ جاؤ ٹھہرے گا۔ سے وہ کیونکہ اللہ تعالیٰ
 جل شانہ سے مجھے گا۔ سے میں جس دن مایہ جلد انتقال دیا ہے۔ آپ بخشش مانگیں یا نہیں
 مانگیں

امام ابو بکر صاس تھے ہیں۔ چچہ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے حضور رازمہ رحمۃ اللہ علیہ و
 سے سے منع نہیں فرمایا تھا اس لئے مصحف میں میں بھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کیلئے مانے
 معصیت کرے۔ مہاتھوں کے حل میں، کا کئی قطعی ممانعت بعد میں سنی تھی۔ اس کا سرنگے
 وہاں میں آ رہا ہے لہذا اس موقع پر حضور رازمہ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ پڑھا، جسے اور مانا سے تا یہ اثر
 ہوا، عبد اللہ بن ابی کے قہید کے ایک چار افراد مسلمان ہو گئے۔ وہاں سے جاں بوا۔
 سے رہا نہ اختلاف کے باعث ایک ہی ہی ہو سکتا ہے جس نے آپ سے دشمنی پر مہربانی
 فرماں جو ہمیشہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیب جوئی کرنا تھا اور یہ ان کی قصاصان پہنچا سے کا دلی موقع صاف
 نہیں کرتا تھا

بجہ حل اللہ تعالیٰ جل شانہ سے فی مدد عمر بیٹ جاؤ ٹھہرے گا۔ سے وہ کیونکہ اللہ تعالیٰ

اوی مع۔ ثاعنیہ یعبت لہ و الحسنیہ انتہ اجمعیہ لایعبا الہ
ہنہ صرہ ، لا ع۔ لا

اس حدیث شریف کے موافق جو لوگ قرآن پر کمر میں یا مسجد میں رہتے ہیں یا
جو اس کے معاون ہیں، ان پر حد کی اور ترشوں کی اور سیب مسجدوں کی نعمت بہتی ہے۔
اور ان کی دُعا درود و تمام اعمال و احکام اللہ تعالیٰ جمل شانہ کے یہاں مروجہ ہیں۔ کچھ
قرآن میں ہے۔

قرآن میں ہے: المصد لل محمد و لای جود لافہ عبد۔ ۵۔ العبد ۵
انکون بمحمد و راعدا: لا حکام۔ ج ۱ ص ۱۸۱

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی صاحبؒ کا فتویٰ:

رہنہ رکنہ جو بظاہر اسلام کا کلمہ ہے مگر اندرونی طور پر حین عقائد رکھتا
ہو رکھتا اور اس کے درجہ اسلامی رسوم کو اپ عقائد حینہ پر چسپا ہے۔ اس کی
حالت کچھ اور مرتبہ سے بھی بدتر ہے۔ کلمہ و مرتبہ کی نوعیت طاق قابل قبول سے گرتی ہے
خاموشی، بدعت کا نام عام معنی کے نہ کل۔ اس کی تو یہ قابل ثقافت ہے۔ لایہ
کو دینے تمام عقائد حینہ سے رکت اعلا سے ملتی ہے۔ بیات ص ۲۴۰

ایک جگہ فرماتے ہیں:

اد، صبح سوک یا نفس تو کہی ہو جاتا ہے۔ اچھ بوجہ قیام کے جو ان کے
مردیکہ دینی فعل سے اپنے آپ کو چسپا ہے۔ ہیں اور اپنے عقائد و طبع رکھتے ہیں۔ ہندوان
کے قول و فعل کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ ان کے اصول و رسوم کو دیکھا جائے۔
کڑاؤ شیعہ یہ ہیں۔ اس کے لفظ فتویٰ سے ہر اصول و رسم کے اعتبار

لأنه (انسیر الکبیر ج 4 ص 365)

2 سم يعرف الرجل بن محمد بن أحمد آخر الأئمة عليهم
 علي مبيد السلام فليس بسهم كذا في الوثائقية الحقن أبو محمد
 التكميل كل من أراد بقلبه بعض نبي كافر وكذا ثورقن: أن رسول الله
 قد يملك رعيه من طعام يوم يريده من طعام من به يخطر، لو أنه
 حين قتل هذه الصلاة لم يدر عبره منه بعد قليل يكن المطالب
 المحتاج من المشايخ وأن: أن كان غرض المطالب تعبيره
 والنصاحه لا يكثر (نفاوى عالمگیری ج 2 ص 263)

3 وفي السيرازية يحب الإيمان بالأئمة بعد معرفة معنى
 النبي وهو الخبر عن الله تعالى به أمر وواهبه وبصديقه بخل ف
 أخبر عن الله تعالى: أما الإمام: بسيدنا محمد فقد يجب بأنه
 رسول الله الحبل وحاتم لأئمة: الرسول فأننا نحن بأنه رسول ومن
 به حاتم لأئمة: لا يدرى من هو وفي قصص العبادي عن ثم
 يقر ببعض لأئمة: يمشي أولم يرضى بمقتضى من سمع من سيرة
 عليهم السلام فقد كثر (معجم الأئمة ج 1 ص 699)

4. و لو غاب نبوا كثر (أوه ج 3 ص 327)

5. دعوى الطهارة بعد ثبوت كبر الأئمة: شرح فقه
 أكبر ص 202 ثم لا ريب أن من سمع قبيحاً جعله المذبح أمارة
 التكبير، على كونه كسباً بالأمر بشرع كالحج: خصم
 العلماء أصح من القائلين: أن التعليل بكثرة الكثرة وتعدد
 معارف بالأئمة كغيره يندفع ما يقال: أن الإمام إذا كان
 خليفة من الأئمة: لا يدرى أن لا يدرى المذبح فالحمد لله

المصلحة باعتبارها كالحرب بيني عن أفعال الكفرة والمناظره عالم ينحرف

هذه بتكليف أم الشكاه لشرح عقده أكبر ص 193

دیکھئے "اس میں کتنی صورتیں ہیں۔ یہ جو دوا یہاں مخلص کی تمام باتوں پر ظاہر عقائد رکھنے والے فقہاء و علماء سے احسن و عظمیٰ و مافی السَّمٰوٰتِ و اَرْضِ مجلسِ صمدۃً بآئینہ الشَّیخ کا اصرار و باب سے کافی ہوتا ہے۔ یہ ہر کے مطابق ہوتا ہے۔ فقہاء و عظیمیہ میں لکھی ہے۔

انگریزی میں بہت سی کتابیں تو مسدود نہ ہیں۔ یہ عظیمیہ میں ہے۔

اس کا نقل جو کارہ بخاجہ شاکر کے شاگردوں میں بہت سے علماء نے نقل کیا ہے۔ ان کا نام ہے۔

جمالی ہے۔ (فتاویٰ جامعہ لدیہ ج 2 ص 118)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مناقشیں ایمان کا بخوبی کرتے اور کفر سے ہر نکل بہ امت ظاہر کرتے تھے۔ ادا جاتے

لَا تَسْأَلُونَهُمْ وَاللَّهُ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ اِنَّكَ لَتَسْمَعُنَ لَهُنَّ تَهْنِئَاتٍ لِّمَا لَمْ يَرْسَلْ

روایت: یوم آخر سب کی قبروں پر ایمان کا اظہار کرتے تھے، جس اللہ سے
 من تقول امنای للہ و بالیوم الآخر
 تمہارا یہ اعتراف و ایمان قبول تھا، دل میں ایمان نہیں تھا، وجود ہے کیلئے ہیں
 رتے تھے یہ ہم ہمہ منیس ہے۔ عن اللہ الخیر اللہ یقولون
 یفراہم ما لیس فی قلوبہم

الى ان يحكم في ان شريف ليس له دور في هذه القضية. في انك لا تعلم

والفرض کے متعدد فرقے ہیں بعض جتنے ہیں یہ ^{۱۴} ۱۵ مابین حضرت علیؑ ہیں۔
 حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملائی سے تین صدور ^{۱۶} مہلت کے پاس پہنچا تو جس نے بعض
 تو جن کو یہ ہیں تو یہ کہ یہ وہ ہے جس نے بعض سے مل کر وہ صدور ^{۱۷} مہلت کے پاس پہنچا تو یہ ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کا فتویٰ:

گر کوئی شخص یہاں کا مدنی ہے مگر قمار ڈکولا سے انکار کرتا ہے وہ اس خاندانی تہذیبی و ترمیمی ماروا جسارت رکھتا ہے جس کے معیار اقدس نے ان عبادات کیسے تیار فرمائے تو اسے اس قدر محمدی ﷺ میں رہنے کا وہی حق حاصل کہیں اس کا عہدہ ایسا نہیں تھا ہے مگر وہ دہریہ اور اس کے استحکام و تعمیر کی ریت لگانا نہ سہا رہا ہمارے اس دعویٰ کا واحد قس آس بریم، سنت رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدین کا طرز عمل ہے۔ ارشاد ہوا ہے:

حَسْبُ الْقُلُوبِ الْمَشْهُورُ كَيْفَ هَدَيْتُ وَ حَسْبُكُمْ هَمَّ حَانَ ذِي الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ
الْمُضْلِيَّةِ وَ اِنَّهُ الْاَكْرَمُ فَخْلُو عِيَالَهُمْ

ترجمہ: ان مشرکوں کو جس پر توکل کر رہے ہیں اُن کا نام بے مروت، تمام ربا اور زنا، یہ تو ان کا راز و چھپاؤ ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب تک لوگ توحید و رسالت کا اقرار نہ کر رہے ہوں اور زنا و زور و دہریہ رہیں تو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان سے تک رہا رہوں۔ بسبب و جہاں رہے لگیں تب واپس آؤں گا۔ کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے۔ پھر ان ارکان کے ہر بھی ارتداد کی وضاحت اس طرح فرمائی کہ جب جو توحید کے ایک والد نے طائف سے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام قبول کرے گا اور وہ طاف یا مگر اس شرط پر کہ اسلام کے ایک امام ہیں، اس سے ہمیں صحابہ و صحابہ سے تو حضور بریم ﷺ سے بڑی تھی اور جنابت سے اس کی یہ جو خوشنکریں اور مایہ نہ ہو وہ یہی نبی سے جس میں ماز نہ ہو

خبروں اور سیدنا حضرت سیدتی کہنے کا صحابہ۔ م کے جبرے مجمع میں ہوا

قرآن وحدیث کی روشنی میں جو محکمہ "روزہ میں فرق" سے نکلا اس میں سے ایک نئی تعبیری حیثیت سے انکار سے گناہ تو میں اس سے قائل ہوں گا۔

پھر سیدنا حضرت محمد بن اکبرؑ نے حضرت امیر الہادی سے کام لے کر تلوارِ ہمام سے
تعالیٰ! ایک خونریز حکم کے بعد اس سختی کو ختم کیا۔

بنام پروردگار تعالیٰ، جس سے چارے پرین کے لڑکے پیدا ہوئے۔ جس نے اُن کو فیضِ فرائد سے رزق میں تفریق نہ کر کے کویا و دجور سے دین پر ایمان دلایا اور جو پروردگار نے یہ ایمان دیا وہ شخص قطعاً نافرمان (فتاویٰ حقایقہ ج ۴ ص ۱۱۲)

حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحب "کافران:

سوال: ہمیں کون کون سے کام ہیں جن سے ہمیں فائدہ ہے؟
 جواب: ان کے بارے میں ہمیں پتہ چاہیے کہ کیا یہ کام ہمیں فائدہ دے گا؟

[illegible]

ترجمہ: جو لوگ عمر میں اللہ تعالیٰ سے راہیں کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں، مثنوی کا اس انداز میں، راہیں کے رسولوں میں اور کہتے ہیں، ہم نے جسے ہیں، رسولوں کو اور انہیں، نے رسولوں کو اور چاہتے ہیں کہ نکالیں اس کے لئے ایک راہ، اسے لوگ وہی ہیں، اصل چاہتے ہیں، راہ سے تیار رہنا، اسے رسولوں کے وہ نئے وقت، کھلنا اور جو لوگ

مذہب کا چلنے کا سبب تک معنی متعین نہ رہے جس کا طے ہوتی ہے۔۔۔ ماہِ سیوئی سترہ کی تک
قید لگاتے ہیں۔

حکامِ سرہم سے، روایتِ مدبرہ کے جملہ طریق کو جمع سے ہونے بغیر و معنی و متعین
کریں، ماہِ سیوئی سے۔۔۔ کسی شے میں کسی کے احساس اور قوتِ بین ہو کر رکے کے داخل
ہوئے اہل ان کے روئے ایک انجان غلطی ہوتی ہے، کچھ مہلک اثر ہو سکتی ہے، جسے چاہئے مگر محسوس
نہ ہو سکتا۔۔۔ اس کی انجینئر کی بات کو یہی بات کہ مشہور شہر میں ہونا کا بعد پرورشی قریب
دیا ہے مگر ان حدیث و واقعہ میں ہرما انقباض و اصول تو نہیں رہے۔۔۔ اس پر مری سمجھا ہے اور
پہلی ماہ سے کے علاوہ قیامت تا ہے۔ (ذی قعدہ ۱۱۱۳ھ)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال: حدیث شریف میں آیا ہے۔۔۔ جس شخص نے ہماری دعا پڑھی اور

ہمارے قید کو مانا اور ہمارا دیکھ لیا اور مسلمان ہے

جواب: اس حدیث شریف میں مسلمان کا ذکر نہیں بلکہ ماتہِ باطنی لکھی

ہے۔۔۔ اس سے مسلمان کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔۔۔ تو جو حدیث و روایت کا ذکر ہے وہاں بھی لکھا ہے کہ ہمارا
لارہ کرنا ہے۔۔۔ گناہ یہ کہ مسلمان کی ماتہ میں سے ہیں، ان شخصیات سے حقیقت
ثابت نہیں ہوتی۔۔۔ مثلاً جھوٹ ہو۔۔۔ کو تصور رہے کہ اس کے مناقب کی بات نہ ہو۔۔۔ مگر
پوری بات کا اتفاق ہے، وہی مسلمان شخص جھوٹ ہوئے سے مناقب کس ہو جائے۔۔۔
ہائے کے خلاف سے علامات یہ لکھی جاتی ہیں۔

مصوراً ^{میں} کے رہا ہے میں وہی مسلمان ہے، روایت دین کا منکر نہ تھا اس

سے مسلمانوں کی جنسی عداوت نہ تھی۔۔۔ تھے۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔۔۔ کی شے صرف
کافی حد تک ہے۔۔۔ کہ اس کی کئی عداوت نہ تھی۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔۔۔ کہ اس کی کئی عداوت نہ تھی۔۔۔

یہ مسلمان و ائمہ ہیں تو ہر منہ نہیں بھی تو یہ عام ہو رہے تھے اس کو مسلمان ہوں نہیں شمار ہو گیا؟ سیدنا حضرت عبداللہؓ سے پہلے جہاں صحابہؓ تھے وہیں زکوٰۃ کے ساتھ جہاں دیکھا حالانکہ وہ مذکورہ مجال کے پار ہوتے۔ مسئلہ مذہب بھی تھا، یہاں صحابہؓ و ان کے اہل بیت و ان کے پیروں میں انشیت: ز معصمت: مسیح: جس کا اعلان بھی ہونا تھا۔ نیز سے یوں مسلمانوں میں۔ مسیح سے نکال دیا گیا؟ الحدیث: الفداء: ج 1 ص 169

سوال: مرتد فی ائمہ یہاں سے؟

جواب: رد: ا کے معنی ہیں کسی مسلمان کا وہی سلام سے پھر جانا۔ ارتداد عام ہے، تو وہ صاف صاف اسلام سے کچھ چلے جاتا ہے مثلاً وہی شخص پہلے مسلمان تھا، پھر کافر یا یہ شیعتہ ہوئے کافر اگر کفر لے یا اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار دے۔

ہر ریت دین و دہانہ قطعی احکام میں جو ہیں قرآن سے ثابت ہوں یا منقولہ روایت سے تو ان کے ساتھ ثابت ہوں یا ان میں سے کسی ایک حکم کا انکار بھی کفر و ارتداد ہے۔ مثلاً کون شخص دین سے مرنے کوٹ لیا اور کرتا ہے مگر ختم ہوٹ کا مفہوم و مطلب ایسا دینا کرتا ہے جو مسیح کے مشق عدیہ، جہاں مفہوم سے مختلف ہے بلکہ کسی بھی مفہوم میں ائمہ و نبوت کا قائل ہے۔

یا وہی شخص دم سے یہاں کے باہر ہو کر یہ قرآن کا اقتداء کرتا ہے یا ختم نبوت پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی کسی حقیقی میں دین و صحابہؓ کی تائید کرتا ہے، مثلاً سے مصمم عن الخطاء اور افضل الامیاء قہ دینا ہے، یہ شخص مرتد اور بدعتی سے جو عام کھارن ہو سکتا ہے یا جہل مانگا، ضرر دینا ہے۔

خلاصہ یہ کہ حقیقت یہ ہے، بن اسلام و ترک بنیام، رد: ا سے یہی دین

عوام پر بدھ بدھ خوش بھی شیعہ اور کلا، یوٹی، غیر لائسنس شدہ بھی تھکے ہیں، حالات یہ
اس کے حکام، سرکاری سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

زندقہ کی تعریف

جو اسلام نافذ کی ہوا، رجب کمر پر عقائد نافذ ملا، اب تاہم یہ رنجی کمر پر عقائد
کہہ ملا، قرآن، عیسائی، زندقہ ہے۔

شیعہ یہ دہا، کافر، بن قریظ، ہے، رجب سے پڑا، شمس اسلام، رجب سے
زیادہ پڑا، بن شیبث، رما، دق، کے، اس، احبث الحباثت، فرقے، اسلام، رما، دق، بن
بقدر، رما، دق، بن شیبث، ہے، پھپھار، ہے، بن، اتنا، صحت، رما، دق، کے، دہرے، سب، رما، دق، کا
مجموعہ، بھی، نہیں، پہچان، کا، بلکہ، اس، کا، شرعیہ، بھی، نہیں، کرنا۔

زندقہ کے احکام:

(1) حکومت پر فرض ہے، اس کے قتل کا عزم ہے، نو دہائی خود زندقہ، بن، دق، کا،
یاد، دق، ہے، اس، مذہب، میں، چاہتا، ہو، جدید، رما، دق، کا، لا، جب، القتل، نہیں، ہے، طریق
عورت، رما، دق، کا، ہے، تو، جب، القتل، میں، مکر، دق، عورت، بھی، جب، القتل، ہے۔
(2) بن قریظ، کے، حدود، میں، تو، بن، دق، میں، جدید، رما، دق، تو، بن قریظ، کے
جد بھی، تو، ہے۔

(3) ان کے کسی مرد یا عورت سے کسی مسلمان کا نکاح جائز نہیں۔

(4) ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ بھی جائز نہیں۔

(5) ان کے جنازہ میں شرکت جائز نہیں۔

(6) ان کا، بچہ، حرام، قتل، ہے۔

(7) مسلمانوں، بلکہ، باغریب، کے، قبر، میں، بھی، بن، دق، جائز، نہیں، نہیں، بن، دق،

کہ وہ اس میں چونک رہی الہی جان میں۔ (الحسنہ انشاء ہی ج ۸ ص ۳۸۷)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

قرآن حدیث میں نور ہے۔ سے ثابت ہوتا ہے۔ و امامی تفسیر میں
 مجمع مختصر روایت میں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ علیٰ شانہ کے ہر حکم کو پہنچاتا ہے۔ امام سے۔ خدا سے
 امام سے اس وقت پہنچتا ہے۔ اس وقت یہاں سے کہتا ہے کہ امام سے۔ یہ وہی ہے کہ امام
 و شیعہ جمیع حکم

قرآن و حدیث و امامی میں جس میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ امام و شیعہ
 شیعہ مذکور ہیں مثلاً تب و اس و یوم تشریف و غیرہ یہ مسئلہ امامی اور شیعہ میں
 مختلف ہے بلکہ سبب یہ ہے کہ امامی کے بعد امام شیعہ ہیں۔ الہی اہمیت امام سے
 فی حاکم کے مسئلہ امامیہ کیا ہے، متوجہ ہونا چاہیے۔

یہ امر ظاہر اور مسلم ہو ہے کہ امام و اس کے بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتا۔ اگر
 اس بعد امامی مسئلہ حیثیت تسمیہ رکھی جائے تو قرآن و حدیث میں امامی تخریب میں
 ہر مقام پر اس نام امور کا ذکر لازم تھا، حالانکہ امامی کے بعد مختلف مقامات پر یہ نام رکھی
 پیش کے ساتھ کہ گورنر جنرل بہت سے جگہوں پر تو صرف ایہ رہا ہے کہ امامی
 ہے۔

اسی طرح ایسا ہی بالقرآن میں ہے کہ امامی و امامی تسمیہ کے لئے صرف امامی تسمیہ ہی کافی
 نہیں بلکہ امامی تسمیہ کے ہر حکم کی تسمیہ لازم ہے۔

اسی طرح امامی تسمیہ امامی کے ہے کہ امامی و امامی تسمیہ کے لئے صرف امامی تسمیہ ہی کافی
 اس سے متعلق امامی تسمیہ امامی کے ہے کہ امامی و امامی تسمیہ کے لئے صرف امامی تسمیہ ہی کافی

مقامی تسمیہ امامی تسمیہ امامی کے ہے کہ امامی و امامی تسمیہ کے لئے صرف امامی تسمیہ ہی کافی

یہ من باندہ و کلمتہ و التبعہ و بعدکم تہتذہب عنہما انہما لہما فی نفسہما
 حد تقویٰ تو حیدر لکھا ہے۔ حالانکہ ایمان باندہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شانہ
 کے نام و کلام و عبادت کے تو حید بھی صرف وہی ہے جو حق خان جل شانہ کے علم
 کے غائب ہونے پر۔ یہود و نصاریٰ حضرت عریضہ سلام اور حضرت عیسیٰ سلام کو
 اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بیٹا قرار دے کر پڑھتے تھے۔ یہ عقیدہ تخلیق کے باوجود حید کے مدعی تھے بلکہ
 مشرکین بھی۔ اس معبود کا پڑھنا کہ ہے جو آپ کو خود ہی سمجھتے تھے اور یہ ظاہر
 ہے کہ وہ ایک ملک لا مشرک کا ہولک ملکہ و ماملک انگریزوں کی
 دیو سے معتد نہیں تھے بلکہ ان کے مطابق تھے۔ احسن الفتاویٰ ج 1 ص 67

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ کو اہل کتاب کے کلم میں بھٹکا لکل لکھ دیا ہے۔ اس لئے کہ یہ ظاہر اسلام کا
 دعویٰ کرتے ہیں اور اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف و انحراف کے ذریعہ مسلمانوں کو
 اسلام سے پریشان کرنے کی سعی میں مصروف رہتے ہیں۔ اسے کفار کو برا دیتے ہیں۔
 (احسن الفتاویٰ ج 10 ص 37)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جب حضور کریم ﷺ کا وصال ہوا اور سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ خطبہ منہور
 سنے اور بعض قبائل عرب مرتد ہو گئے تو سیدنا حضرت فاروقؓ نے ان کو عتاب دیا۔ یہ بیکرا
 آپ صوفیہ اور دیگر مرتد قرار دے کر ان کو نکال کر دے دیں۔ ان کا جنت
 میں نہ جانا کا ارشاد ہے۔ تھے یہ لوگ ان کوں سے قتال کا حکم دے جب تک وہ کلمہ
 پڑھ لیں۔ جس نے کلمہ پڑھ لیا اس سے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی مگر اس کے حق
 کے ساتھ۔ یعنی کلمہ پڑھ کر بھی جو جب کلمہ نام پڑھ لیں مگر ان کے پاس کلمہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ ۛ ہے۔ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ سے ۛ بایں والدہ میں اس شخص سے اور قتال میں گاجہ ۛ لڑوے کے درمیان فرق ہے ایک لڑکا ہے دوسرے کا انکار کرے۔ (احسن السنہ ج ۸ ص ۱۹۷۲)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

حضور کریم ﷺ نے فرمایا: "میرا قوم نظریں کی دس کم محل مقدم تعلق کی بہت عمدہ بن آنگو بن گئے مگر ان کا زبان طلق سے بچے گا۔" بن سے بے گل جاے گئے تھے۔ یہ شکار سے پڑ جوتا ہے، جس میں نہیں پائوئل۔ وہاں سے قاتل بیسہ رقیاست آتا ہے۔ مردہ بدلتی فوارن ہیں۔

(احسن السنہ ج ۶ ص ۱۹۷۴)

حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کا فرمان:

اسول مغفر کے سلسلے میں ہمارے معاشرے میں بری افراد و تفریق پائی جاتی ہے ایک طرف بھی ہے لوگ ہیں جو رور سے انتہائی بناو پر دوسرے پر کمرے سے عام کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے۔ عینہ یعنی کی کا مقررہ چارہست کی عینہ کام سے دوسرے بعض لوگ، خاص طور پر جو حدیث تعلیم یافتہ طبقہ سے وہ دوسری طرف بھی پر چلے گئے ہیں کہ وہی شخص کتنا ہی کا وہ عقائد برعے میں کے ہو جو دوسرے سے آپ ۛ مسلمان کہتا ہے تو یہ دشمن خیال لوگ یہ کہتے ہیں کہ میں تو باقرہ ہو۔ چنانچہ اس کے نزدیک قادیان بھی مسلمان منکرین حدیث بھی مسلمان ۛ کا حق بھی مسلمان ہیں، اور یہ ان سب دوسرے قرآن کی روشنی میں کرتے ہیں۔ چنانچہ ان اقرب جنہاں کے درمیان ہے۔

تالیف کے سلسلے میں پہلے یہ ہے کہ وہ چوں کہ جو بھی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے گا وہ تو توحید کے سلسلے میں اسلام کی اپنی حقیقت میں ہے اور یہ وہ

ق حرامت اور ایمان اسلام کے برائی ہیں۔ یہ تو تلبیہ کے لئے ہے اور نہ اسے کالیقین ہونا
 سزا، شخص کا فریضہ ہوگا اور اس کا ایمان اسلام کا جو حق ہے معتبر رہا جائے گا۔
 (مکرم بیان ظاہر اس کے احکامات ص 23)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جو لوگ حق اسلام کہے، جو کسی جھوٹے "مذہبی" دھتے میں اور حق
 و حدیث کے انھوں نے اس جھوٹے میں پیچھا کر لیا ہے اور اس میں
 لوگ حق اسلام کہے، جو یہ عقیدہ ہو کہ یہ جھوٹے ہیں، تو جو حق میں
 تھو (معتد بہ) شر ہو، اس میں بھی یہی کتاب ہے، یہ لوگ بھی رہتے ہیں کہ
 میں۔ اور نہ ہی اس سے بھی بدتر ہیں۔ یہ غریب لفظ اور ان کے احکامات ص 30

حضرت مولانا علامہ رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال : اظہار اسلام کوئی شخص نہ کرے صرف زبان حد القول میں شامہ
 اور نہ ہی اس کے اندر دیگر احکامات پر اس سے یہ اس کی نجات کیسے کافی ہے یا نہیں؟ اور شرع
 شریعت میں اس کے طوائف اسلام میں کیا جہاد ہوگا؟

جواب : سب جہاد سے واضح ہو گیا ہے، تو جب جہاد ہے
 اس میں سب احکام کی تعمیل کر سکیں سب جہاد کر رہے اور ان کے اظہار
 کر رہے اور کوئی امر نہ کرے کہ اس سے مراد ہو اور طاعن باطن سے مراد یہ ہے کہ اسلام

۵۰

گردل میں مومن رہا اور بظاہر ظاہر ہو بھی جائے اور حکم شرعی کے باوجود
 مومن ہو جو اظہار مومن ہو اس میں قصور نہیں کامل نہیں وہ بھی مثال کے لئے ہے۔
 مومن ہو تو اس پر شرع میں احکامات مومن کا نہیں ہو سکتا۔ (باقی کے فتاویٰ رشید گنگوہی ص 3)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ بہ وہ اُتر چکا ہے ظلم سے جس مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ایک شیعہ
قرآن شریف کا وہ کلمہ کہ منکر و مکذوب سو نہ وہ نافرمان رہا ہے کلمہ "ہے" وہ قہر میں طریت
میں سے منہ نہ نکلتا تھا۔ (ماہیت انشعبہ ص 96)

عبدالرحمن فاروقی صاحب کا فتویٰ:

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ سے مذاہب سے خارج کر دے
وہ لے رہی کے کاموں میں بڑھ چڑھ رہے ہیں، بعد آپ ایسے ان کو نفاق دہ دینے
جو؟

جواب صحیفہ کی صحت میں شک ہے۔ صرف یہ کہ وہ لے رہے ہیں
رہا بعد ازیں ہے۔ کہلا، عن اللہ الحسینی، ہر ایک کے ساتھ صحت کا مدد ہے۔
اس شخص میں جو صحت کے بارے میں حضور ﷺ سے شہادت ہو جائیجائے
براہ کی اس شخص میں جو صحت کو کالیوں سے ان پر تپاں طعن ہے۔ اس کے خلاف
بدھوں مرے تو وہ لڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے رشتوں اور تمام لوگوں کی صحت ہو یہ
شخص جو جس کے میں صحت کا اہم کا شخص ہے۔ اور یہ شخص ہے کہ وہ اس کی
پابندی بھی کی ہوگی تو پھر بھی حیات کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اس سے اس کے دل میں صحت
کرم کا شخص ہے۔ قیامت کے دن اس کے فرشتے تو اس کے منہ پر مار پیسے
ہو جائیں گے

لا یمسک الله منہ یومئذ شیئاً ذلک انہ کان ظہیراً
یا مہدی! اس لئے کہ اس شخص پر راہ کے دشمنوں کو مرہ و قتل ہے

امام ابن جوزی صاحب "کافوی:

رافضی مار سے محروم ہوئے۔ یونکہ وہ مشائخِ پاؤں نہیں دھوتے۔ اور جو حجت

سے محروم ہوئے یونکہ امام مصلوب دھوئے تھے۔ (جس کا ملنا تھا ہے)۔

(تذیب بنیہ ص 1175)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

حضرت عبدالرحمن بن امام سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ

تعالیٰ نے مجھے ۷۰۰ یا ۸۰۰ میرے واسطے میرے اصحاب، مرید و فرما دیے۔ ۱۰۰ میرے

سے اور ۶۰۰ سالار و اصحاب (۷۰۰ سالار و اصحاب کو کہتے ہیں اپنا ہے تو ہووے گا کہ وہ ہے اس

پر اللہ تعالیٰ ہمارے اور سب کو کون ملے گا یہ وہ کو) سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

صرف ہندسہ چھوٹا ہے۔ اس کے مصلحت ہے کہ صرف سے مراد تھا کہ ہندسہ سے مر

فہم ہے۔ (تذیب بنیہ ص ۱۱۷۹)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے قوم کو جو کفار سے شیعہ

دوست بنانا چاہا میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہہ دیا وہ کفار ہیں کہ وہ لوگ جو ر

ہمارے شیعہ ہیں۔ اس کی پچاس یہ ہے کہ ۱۰ لوگ ہندو حضرت صدیق اکبرؑ سے

حضرت طارقؑ سے ملنے کو برا کہیں گے کہ ان کو تم جہاں پاؤ گے وہاں یونکہ وہ لوگ شراب ہیں۔

(تذیب بنیہ ص ۱۱۷۸)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب "کافوی:

سوال: شیخ نظام بچے کا نام کیا رکھتے ہیں؟

وہ تیل جو ہم اس یا تیل میں لے گا اس کا ٹپ ہمیں اثرات میں لے گا۔ یہیں اچھا تیل
 میں میرا تیل نہیں، اچھا تیل کا مہربان مسلمان بھی یہی ہوئے۔ یہاں ایک غیر مسلم
 بھی۔ مسلمان جو کہ روئے ہوئے نہیں، اچھے وہاں سے اسے تو تیل کا ٹپ اثرات میں
 جانے کی طرح غیر مسلم یونیکیاں کرتے ہیں وہاں ہی جاتے ہوا ٹپ کیوں نہیں ہوگی؟

جواب: اثرات میں بیٹیاں ہوں جو وقت حجاب الاٹھائی نیکہ اس کے
 ساتھ یہ بھی ہو چکا ہے۔ ان کے اندر اس میں شہ سے اس کے عمل صالح کے ساتھ یہاں کو
 سے رقیق رہی ہے، بعد از اسیر احمد، عظیم الطہرت، سیم جہد
 تحریر میں تحفظ الاسلام

اس مضمون کی رو بھی متھرو؟ نہیں؟ نہ مجید میں نہ میری ہیں اس امر کے ساتھ
 یونیکیاں، نیا تیل فائدہ پہنچا سکتی ہیں، جیسے درق میں نہ مہربان مسلمان نہ مہربان
 طرح بعضی اس میں سے مطہر ہوتا ہے۔ اس سے اثرات کے عذاب میں بھگت بھی ہوتی
 ہے جیسا کہ ابو طالب کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نہ
 ملک کی جہ سے اس کے سے دوری میں سب سے ناکارہ آپ دیکھ گیا ہے۔ یہ خبر نہ ہونا
 چاہئے کہ کفار و مشرکین کی نیکیاں کیوں قبول نہیں کی جاتی؟

ب دیکھئے اگر ہمارے ملک ہندوستان میں باجوہ فوٹی پلاس ہے تو ہندو
 نیک چال چلن کا آدمی ہو، اس ملک کا مسلمان راہورہ و عظیم تو کیا مضمون رکھ سکتی ہیں۔
 نکلا۔ بلکہ وہ بڑے بھی نہیں دے سکتا، اس کے اس سے اس ملک کی واداروں کا مضمون ہے
 نکلے میں ڈال رہی نہیں ہے۔ اس طرح جب تک کوئی شخص ہندوستان میں نہ رہے، نہ ملک
 لائے تو اس سے کام نہ لے گا۔ اس سے پہلے ہمارے ہاں تو ایسی سترہ رکھیں یا بلکہ اس
 میں بیشک ایک نیکہ صفت اور خوش فطرت رہی ہے۔ یہ وہی ہے جو اس ماضی کی سرتا

جس شام ایسے لوگوں کے ہاں سے اس قصہ مراد کا کہ یہ مذاق ہیں، اور یہ ہارتھیں؟ تو تو
جیسا کہ ان کوکل کر یہ شرم لوگ ہیں، ان کی قوتش سے نہ تو بھی اس کی طرح کفر
نہیں ہوگا۔ امام مہدی کے واسطے دشمن: ص 164

حضرت مولانا محمد عبدالسلام چانگانی صاحب کا فتویٰ:

سوال: یہ فرما تے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ ابو طالب نے دین کی بھر
حضور ﷺ کی حمایت کی، اپنے بیٹے حضرت علیؑ کا ایمان لانے کیلئے کہا: دین اسلام و
حق جانا تھا، تب ہی تو آپ ﷺ کی حمایت کی، اور اپنے بیٹے ایمان لانے کے لئے بہا بھا۔
دوسرے کو تو اپنے بیٹے کو غلط راہ پر اذیت دے کر کے کیلئے دیتا ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ ہر در سے تو
یہاں لایا تھا، مگر اس کا اظہار کرنا شرکیہ کے سامنے نہیں، بلکہ غلطی یا اشتباہات بجا
ہیئے کافی نہیں؟

جواب: یہ بات صحیح ہے۔ ابو طالب دین اسلام و حق جانا تھا، دین طرح سے
مہم تھا، تو اللہ تعالیٰ حل شدہ کا چاروں جانا تھا، مگر شرعاً کسی پر کہہ جائے سے ایسا ہر دار
نہیں ہوتا۔ بلکہ اس زمانہ میں اس سے اس کا یقین تھا، وہ رہاں سے افرار کرنا اور عمل سے
ظاہر نہ ہو رہی ہوتا ہے۔ ابو طالب نے ان میں سے کسی چیز کو اختیار نہیں کیا۔
ہاں اگر حضور اکرم ﷺ نے جب بوقت وفات اس کو یہ کہہ کر ایمان کی دعوت دی
تو پہلے آپ اس وقت صبر رہاں سے ہو دیں کہ اللہ تعالیٰ و ایک جانا ہوں، اور مجھے بھی
محمد نور ہوں، تمہوں تو میں عند اللہ معاف ہیئے سفارش سوں گا: میں ابو طالب سے جواب
انکار میں دیں۔ حدیث شریف کی عبارت پڑھئے فوراً دیکھئے

بِإِذْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ - الْفَرَرْتُ عَنْكَ بَيْتًا

فَبَدَأَ ابْنُ بَنِي إِسْرَافِيلَ

و تباہت و شتر کا پانی تھیں جل شامہ کے کام میں بیات ہوئے کا انکا مرے ہی طرف سے
 شخص جس سے کوئی چیز نہ ہوا تو نہیں۔ سے صواب ہو جائے۔
 اس میں ہی کا صواب نہیں کہ اہل قلعہ میں سے جو شخص سے بیات دین میں
 سے کسی چیز کا منکر ہو وہ کافر ہے اور چہ تمام عمر عات و جہادات میں رہے۔
 (مجموع الفقہ ج 1 ص 33)

حضرت علامہ شامی صاحبؒ کا فتویٰ:

علامہ شامی صاحبؒ نے المحتار جلد 1 صفحہ 377 پر فرمایا ہے کہ
 میں شخص کے کافر ہونے میں کوئی خدشہ نہیں جو دین اسلام کے باطنی اور ظہری عقائد و احکام
 کا مخالف ہو اور اگرچہ وہ اہل قلعہ میں سے ہو جو ساری عمر عات و جہادات کا پیر ہو۔
 (الکلیۃ ص 101)

ابی عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ کا فتویٰ:

حضرت عماد بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے شیعہ
 چن یا نہ دیر سے میرے بھی۔ اور چن یا نہیں اس میں سے میرے نہ دیر یا نہ دیر
 نہ الیٰ بنائے۔ یہ کہ جو قول ان وہ۔ بعد جیسے تو اس پر اللہ تعالیٰ بفرشتوں اور تمام لوگوں کی
 عدت ہو قیامت کہوں اللہ تعالیٰ اس سے کچھ بھی قبول نہ فرما میں کہے۔
 (الجامع لاحکام القرآن ج 16 ص 297)

علامہ زین الدین ابن نجیم مصریؒ کا فتویٰ:

میں چیز کا فرق و سرور میں سے اس کا انکار کیا وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کہہ
 دین کے کلام کے انکار کیا۔ یہ کہ ان کا فتویٰ ہے کہ ان سے صرف معصیت سے

کر چلا۔ جو بالفعل مسلمان ہو چکے تھے۔ سے فارغ ہوا۔

(شرح الاشعبہ والنظر ص 263)

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ کا فتویٰ:

صومہ ^{مہینہ} کے لئے نماز جس شخص سے میرے صحابہ کو آپ کے شخص سے قیامت کے دن پڑھنا ضروری ہوگی۔

اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ شیوخؒ چار اقسام عبادات سے ہیں جن کی حقیقت میں اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ (ارنہ بالشیعہ ص 73)

امام سفین ثوریؒ کا فتویٰ:

جس سے یہ گناہ یا حضرت علیؓ کے شیخیہ سے یہ وہ وقت کے مستحق تھے اس سے یہ گناہ صحت سے نہیں ہوتا۔ یہ گناہ حضرت فاروقیؓ کے تمام اہل بیت انصار و صحابہؓ پر بھی نہیں بھتا۔ اس سب کو خطہ ہی سمجھنے کے بعد اس کا کوئی ایک کام نہ ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج 3 ص 77)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ:

مسلک سے نکلنا نہ ہے اور اس کا امام مقرر ہوا ہے، حالانکہ وہ اس سے بھی بڑھتے تھے اور یہ بھی پڑھتے تھے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج 4 ص 29)

امام محمد صاحبؒ کا فتویٰ:

جو شخص اسلام میں شرک میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرے اس سے پناہ نہ پڑے کوئی دلیل نہ ہو۔ (تفسیر کبیر ج 4 ص 365)

امام امیر الہدای علی بن یوسف اشیرازیؒ کا فتویٰ:

پچھلے صیحا پکراؤ۔ اور پھل گئے گا تو اس کو کھانا بہار نہ سے لکھیں۔ بہت سے اس
 یہ منافع ہو گا جو اللہ تعالیٰ علی شہداء و شریکین کے ساتھ دے گا۔ اس میں نہیں رہتے۔ اور یہ بات اس
 کے بعد کا تھا۔ فی۔ اس کے کہ علی لا وچہ نہ سے ۷۷۷۔

(مسئلہ المسحوق روح المذنب ج 24 ص 24)

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کا فتویٰ:

عام مسلمانوں میں یہ بات پوری طرح معلوم ہوئی چاہئے۔ اسلام و فقہ انصاف
 وہاں سے پہنچاں ہے۔ حتیٰ شہید بنی کنی اور جرحہ سے پہنچاں ۱۰۰۰۔ یہ لوگ اپنے اس
 باطل راہ سے میں ہتھوڑ تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ مسلمان
 اپنے مذہبی نظام سے واقفیت نہیں رکھتے۔ یہ وہاں ان کو بھروسہ کے رہا۔ مطلب چرما
 رہتے ہیں۔ مسلمان اس کی ظاہر و باطن اور صورت و احوال۔ اعمال و تقوا درپیش ہیں جس
 سے اس کو نقصان پہنچتا ہے۔ (مکتا و حقم دیوبند ج 2 ص 276)

ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض صاحبؒ کا فتویٰ:

مفتی محمد علی صاحبؒ میں جس سے اللہ تعالیٰ اس کے دلوں کو ایمان پہنچا
 تو اس کا بڑا فرض قبول ہو گا۔ (اکمال المعتمد بطرائف مسند ج 58)

حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کا فرمان:

سوال۔ یہ ظاہر یا عانا ہے۔ اسلامی عقائد کی ناکوہ میں لکھا ہے۔ اصل قلعہ
 کافر نہ کہ چاہے حالانکہ شہید بھی جاہ بعد کو قلعہ مانتے ہیں اور اس کی طرف مہر کے باز

پڑھتے ہیں؟

جواب اہل قید کی اصطلاح استعمال کرے اور اگلے شکلیں لکھ کر دیکھ کر ایک
س سے مراد وہ لوگ ہیں جو تھوڑے عرصے میں سے ہی کاٹکا لے لیتے ہیں۔ یہی اس
میں سے ہی کے قطعی معہوم میں تبدیلی کرتے ہیں۔ اہل قید کے اس اصطلاحی معہوم میں
سے شیخ کا کفر، صبح کے بذریعہ، بذریعہ ص 120

حضرت مولانا علامہ حق نواز چھٹکوی شہیدؒ کا فرمان:

ایک شخص کہتا ہے کہ میں کلمہ پڑھتا ہوں مگر حق کو نہیں جانتا۔ یا یہ کہے کہ میں کلمہ
پڑھتا ہوں لیکن حق کو نہیں جانتا۔ یہ دونوں سے تم مریدوں کا ہونا چاہیے کہ ان کے
بعد ہی مسئلہ ہے۔ یا یہ کہے کہ میں کلمہ پڑھتا ہوں لیکن حق کو نہیں جانتا۔ یہ بھی عقیدہ
جو صریحاً پرامن کلمہ سے بھی ہے، امرت ہوئے تھے، معذرتاً اللہ اور نہ اسے نہیں
سے کلمہ جو پڑھتے ہیں اس سے کلمہ نہیں پہنچا ہے

مسئلہ ۱۔ کلمہ پڑھتے ہیں کہ معہوم میں سے تلاوت نہیں کر سکتے۔ پھر اس
کے بعد جو معہوم میں ہو کر لے لیتے ہیں کہ کلمہ پڑھتے ہیں۔

بازرکھو ۱۔ اسور رہتے تھے کہ تم دت کا لکھنا پڑھنا کے ایک
حرف کا شمار ہیں کہ یہ یقینی قطعی کا شمار ہے۔ چنانچہ یہ کلمہ
پڑھنے والا حق میں نہیں پہنچا ہے۔ کلمہ پڑھنے کے پورا پورے بیعت محمد ﷺ میں سے نہیں
کو کلمہ پڑھنے والا سمجھا جاتا ہے۔

کلمہ پڑھنے کا معنی یہ ہے کہ تم معہوم پڑھو اور حق کو تسلیم کرنا اور یہ کہ
لاہ اس میں سے کسی ایک کا لکھنا ہوگا تو گویا اس شخص سے کلمہ پڑھنا ہی نہیں ہے چاہے وہ

بہن سے نہ ہو۔ جس میں کلمہ پڑھنا ہے

جو اظہار کہنے میں نہ لگی ہم مانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ فرما رہے ہیں کہ یہ نہیں مانتے یہ جھوٹے ہیں، اُس وقت اُس
تیسوٹ کا نام طاق رکھ لیا گیا اور آج اس کا مہر لکھ دیا گیا ہے۔

اسپور نے اُس وقت اظہار کیا۔ بھی پڑھ دیا تھا اور گواہی بھی دی تھی ادا جب انك
المنفقون قالوا انشهد انك لا رسول الله بقينا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اظہار حضور ﷺ کا جب بھی کرتے تھے، مگر انفسہم یوحیہ
قولہ فی الحیوۃ الدنیا اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں۔ وہ جب آپ عبادت
میں پڑتے آپ کو ان کی بات انہیں لگتی ہے، وہ یقیناً اللہ عنی ماری قلوبہ اور
دل میں جو بات ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو آگاہ ہوتا ہے ہیں اور آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہے میں
آپ سے بہت محبت ہے۔

اظہار شکل و صورت بھی شریعت کے مطابق بنا ہے تھے، ان راۓہ
بعد حبیب احسن مہم آپ پکھنے میں تو آپ ان کے احسام ظہور بھی پسند کرتے
ہیں۔

اظہار بات بھی اطلاق سے کرتے تھے، میں یقولہ انسمع بعد یقولہ اُمر وہ
پاس کرتے ہیں تو آپ کے ہاں ہوں میں کہوں توئی سنو یہ اطلاق سے کرتے ہیں
اظہار میں بھی پڑھتے ہیں، انا فم اللہ بصلوۃ صوا محسسی مار
پڑھتے ہیں میں سن رہی ہے، سنی سے کہی نہیں مار پڑھتے تو ہیں۔

اظہار مارا، دست بھی لگاتی تے تھے، لا ینظروا ادا ہم ارہا میں
سے نہیں لے میں لیتی، اس میں نہیں بندھو کیوں کو کھائے جتنے بھی میں چودہ مدد بھی
دینے کی پیشن کرتے ہیں مارا اظہار شامل ہیں۔

بظاہر مساجد میں آ کر درمیانِ جدائی تعمیر بھی کرتے ہیں، انیسویں صدیؑ
 مساجد اصراًۑ کفر اور تقویٰ الخ۔ صرف مساجد میں آمانی ٹکڑے بکھیرنا کر
 آپ ﷺ کو دعوت بھی دیتے ہیں کہ حضرت! ہماری مسجد کا افتتاح کرو۔

بظاہر امن و امان کی تمنا بھی کرتے ہیں۔ المسامحہ المسامحہ مسامحہ بنو
 صہبہ پسند ہیں، بنو قریظہ کے ساتھ جھگڑا نہیں چاہتے، ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں، ہم
 سو کہتے ہیں۔ یہاں کی سب کچھ جھگڑا نہیں

یا اللہ! آخر میں کی پیچیدگیاں ہیں؟ خبر ان کے بے اختتام بحث ہیں کہ حسبِ پاک
 ﷺ سے کیا جاتا ہے۔ حسن و جبرک اللہ الی طہ فہم فاسف و دوک
 حله حرواح شقی لن قحوجو اععی اہلنا بن لقاتلوا معی عسوا۔ آپ ﷺ
 کے ساتھ چلتا چائیں۔ کب تو اس میں ہونی ضرورت نہیں ہے، چلے جاؤ۔
 حضور ﷺ کے ساتھ جب تک چالنے کی فہم نہیں کرے جسے تو ظہر
 ہوں گے و کھڑے ہوئے نہیں ہوں گے۔ کھڑے ہوئے۔

وہ جب پندرہ لے کر آئیں گے تو ان سے کہو انستہ طہ ع او کرف لن
 ینعی منکم قم سے نہیں لیا جائے گا۔

پوچھو یہ ہے؟ میں۔ تو کلمہ کہو کلمہ کہو لے نہیں ہوں گے کلمہ
 کہو گے

وہ مسجد بنا آپ ﷺ کی امتحانات کے سے دعوت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ
 فرمائے ہیں میں یہ رہتا ہوں لا تقسم فیہ ابداً ہرگز اس مسجد میں نہ عدا، حامی نہیں بلکہ
 حضور کریم ﷺ سے دوستی ضرور آوی۔

واللہ اعلم ان کے لئے فرہ و استعمر لہم لا اتمتع بہم او

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 کلمہ ہے۔ اگر آپ ستر مرتبہ بھی پڑھیں گے اللہ تعالیٰ ان کو نکل جائے گا۔

واللہ اعلم بالصواب کا مسئلہ بھی سنا ہے اس کے رشتہ دار بھی ہیں، انکی معاملات میں تو
 ان کی وجہ سے ان کا خیال رہا ہے؟ اور ان کے معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ
 ان کے لیے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور
 ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

واللہ اعلم بالصواب کہتے ہیں جنارہ کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے
 ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ کلمہ پڑھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ جل شانہ نے صحابہ
 کرام کے گناہ کو کفر کہا ہے:

حصہ ۱: ۱۱۱ کے باب میں کلمہ پڑھنے کے بعد ان کے گناہ کے لیے ایک وہ
 ہیں اور صحابہ کرام (جو ان میں سے ہیں) اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حشر اور پانی سے
 ان کی شہادت رکھ دی ہے اور ان کے لیے (مناقیق) جو جسم کے لیے طے ہیں ان میں
 گئے اور ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

اللہ تعالیٰ جل شانہ سے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

سے مراد ہے، متن ہم لکھ میں الاصر ب منفقون و من اهل المدينة مودا
 علی الصفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم یہاں ہے میں میں اس پاک کچھ کے
 مناق ہیں، آپ انہیں انکس جانتے ہم جانتے ہیں۔

اب آگے حضور اکرم ﷺ کو بتلایا گیا کہ آپ کو کچھ عداوت اور شکایاں سن کی
 تلا تھیں وہی کے دوسرے آپ ان کو باتوں میں ہی پہچان میں گئے ہات کے اندر سے
 سے بھی آپ نہ کو پہچان میں گئے

آگے صاف طور پر حضور اکرم ﷺ کو بتلایا گیا کہ کہہ وہاں یہ صحابہ براہم جو
 تیار: بعدك هم الصفا نقدر یہ سارے پہچان میں وہاں تہ میں میں؟ جواب سے
 سب پہچان میں آپ براہم چھوڑا۔

اب جب آپ ﷺ تشریف لائے مدینہ میں تو وہاں سے ہم لکھ میں
 الاصر ب منفقون و من اهل المدينة مودا علی الصفاق یہاں جو کچھ
 پڑھنے والے ہوئے سے ان میں کچھ مناق لوگ بھی ہیں۔

واللہ! یہاں مدینہ میں چھوڑ کی پہچان کیا سے مراد ہے، اندیس قبیلہ انصار
 و ذیعد من قبلہم و یحبون من ہاجر الیوم یہاں کلمہ پڑھنے سے پھر کی
 میں یہ سے یہ صراحت کلمہ پڑھنے کی بات میں صرف آپ و خوشہ چاہوں کی بات میں
 آپ ہی یہ سے جو بھی ہے، تم نہ مآ کے آپ کے ساتھ آئے ہیں اس سے بھی پیار کہتے
 جو یہاں رہنا نہیں تھا مستحب سے یہاں تھے ہیں نہ حرجہ لا اعز علی الا
 مہاجر یہاں کلمہ کو یہاں سے ہات تھے ہیں: انما ہد کہہ اہم، صحابہ
 مہاجر یہاں تھے ہیں، مع اللہ

و بعض مسلمانوں، اگر آپ سے پوچھا جائے کہ یہاں سے ہوتے ہو تم صحابہ کی مہاجر کے

دوسرے میں ایسی ہی باتیں کیوں کرتے ہو؟ لیکن اس کو کہتے ہیں: اس کا کما
بعض فضل و مصلحت کی بات میں یہ بات کمال ہے، ہم صرف مادی مراد سے تھے۔ جب
میں نے کہا کہ ہم مادی مراد سے تھے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: **فصل ایہا المسلمہ**
وایہا النبی ورسولہ کفتم تملکوا ورجعوا آپ یوں کہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہیں
وہی جن کے ساتھ یہ ناکہ نہ مہمان بن کر اللہ تعالیٰ جل شانہ سے قرآن میں چکا کہ اس
کے تعلق میں وہ "اور کنگو" مانو اللہ تعالیٰ جل شانہ سے مذاق ہو اور اس کے رسول ﷺ
کے ساتھ مذاق کر رہے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے پابانہ "صاحب" مقرر فرمایا۔
تو اس وقت یہ ہیں: **یہ ہیں** اس کی گستاخی کے صدور **مہلک** مذاق اس
رہے: **یہ لایعشر** یہاں مستحاضہ کلوسم کا رقم، کلوسم یہ انہی
پہلے اس وقت تک: **یہ** ایسا خدمت ایسا کے بعد، اس مراد سے بعد بکرمی
کے بعد، ہمارے لیے کے بعد، شیک کیا ہے کے بعد، ایسا کام کا ہوں رہے کے
بعد یہ باتیں: **یہ رقم ہمارے، ضعیف رہے ہو۔**

ب ایک مہمان بن صاحب راہ ہو گئے، جنہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے چاکر
دوسرے وہ انساں صاحب کرامت چھوڑنے مہمان بن کے ساتھ محبت یا اور اس کے ساتھ
میں کیا وہ بھی ہے تیسرا گروہ وہاں کہ پڑھتا ہے ہمارے لئے چلے خیرات کرتے ہیں،
میں مہمان بن صاحب راہ پڑھتا ہے "کنگو" تے ہیں، اس کی گستاخی نے کیا کام
مناشیق سے بد میں کافر جو ملتا ہوا ہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کیا کیا ہے، **فصل** ہمارے
ہو گئے تو **سپہ** نے فرمایا: **فلا، فلا، فلا** چھتیس آدمیوں کو ہمارے
احمد جہاد خدمت مذاق۔ **نکل** یا ہم مذاق بہ چھتیس آدمیوں کو ہمارے

سوال۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جوار سبلاؤ کے شیعہ تو کوئی گستاخ ہیں

؟

جواب۔ شیعوں میں تین مرتبہ عام ہجرتیں ہوتی ہیں: اشہان
عمر و حبیبہ و حبیبتہ و فحس کہ سیدنا حضرت صدیق اکبر سیدنا
حضرت فاروق عظیم اور سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کو ماسب کہتے رہتے ہیں یہاں پر
رہنے والے مانتے ہیں۔

سوال۔ شیعہ کہتے ہیں شہر سبلاؤ چوٹے ہیں؟

جواب۔ نہیں، یہاں پر ہجرتیں ہوتی ہیں جہاں پر بات ہے اس شخص
میں سے کام کو مسلمان کیا جاتا ہے۔ اختلاف ہے اس نکلے میں جس سے کام لیا جائے اسلام
میں داخل ہونا ہے اس نکلے کی بات کریں۔ وہ کلمہ کو حیح شیعہ کا مسلمانوں سے جدا
ہے۔ (صوبہ ہندوستان 287)

سوال۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ کے جو کلمہ مذہم ہیں کرتے ہیں ان سے

وہ بدانت کا اظہار کرتے ہیں اگرچہ تقیہ علی کی اہمیت کو کام لیا جاتا ہے؟

جواب۔ محترم صاحب! آپ کسی بھی مسئلے کی حقیقت سمجھنے میں تھوڑا سا گہری
میں جا رہے ہیں۔ ہم یہاں آپ کو ایک نیا تہذیبیہ اور شیعہ کی پیشکش دیتے ہو
تمام آپ عقائد و اعمال پر دقت چھپا جائے گا۔ یہ عقیدے ہیں کہ ظہار بنا
جوہر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مہارت و نظر میں دائرہ اعتقاد میں آپ ذہن
کوئی آلائش دیکھائی دے تو پھر صحیح ہوگا کہ آپ اسے مسلمان سمجھیں اور کفار کے ماحول
سے بھی اسے سمجھ لائیں تاکہ وہ مشورہ حق و حقیقت میں رہیں۔ اس سے بھی

ہوتا ہے۔

رسول پاک ﷺ جو پھر لانے میں سب کو سامنے لایا یہ زبان سے دوا میں ایک سے
 دل میں حق کا انکار کا کلمہ ہے۔ ایمان میں سب کو ماننا ضروری ہے اور اگر جتنے پنے
 سب کا انکار کر دے گی تو اس کا عقوبت تمام ایمان پر عمل کرنا اور اس کی تصدیق کرنا
 ہے۔ یہی ہے اور اس ایمان پر تمام ایمان پر عمل کرنا ہے کہ ایک کے انکار کے ساتھ دوسری یا
 کلمہ میں نہ ہے جیسا کہ سورہ بقرہ میں ہے کہ جو کلمہ کا جوار ہے

[illegible]

چنانچہ اس کے عقیدے سے "گاہ" ترقی کا اظہار ہے۔ بلاتایوس کے سر
وہد کو بے نقاب کر کے اسے کوشاں موجد بنا دیتے۔ اب جبکہ شیعوں نے علماء معظمہ عام
پیشہ چھوڑ کر اس سرگاہ سے بے ہر مسلحہ پاپیہ مدد ملی عام جوق سے نہ شیعہ کے
کفر ارتداد کے گناہ و گنہگار بن گئے۔ یہ حصہ میں تا کہ مسلمانوں کے حاصل
مقدور سے بڑھ جائے۔

سوال جب مومن بنے کیلئے سارا مائاں م ملتا کافر بنے بیٹے سارا م کا نکاح نہ ہوا چاہے تو یہ کیا ہے کہ پھر بنے بیٹے پھر بھی انکار کرے تو کافر ہو جائے گا؟

جواب ہاں یہ ہے۔ یعنی بیٹہ کی بیچ کو ہر دفعہ بیٹے تو ہر طرف سے بددعا

تھہر رہی ہے۔ رکھو لئے بیٹے نہیں ہے تو راء سارا م ہر طرف پاتا تو راء دوری نہیں ہے۔

[illegible]

تندرستیا سے ملنے کے لئے بیمار لوگوں سے بچنا۔ دل کے روتاروں سے کھینچنے

تمام چاروں ڈاکٹروں نے مرنے سے کون ایک لگے۔ دینار سے یہ نہیں کے کہ سے شکر بھی ہو رہا تھا بھی بوائے کیا بھی ہو۔

کی طرح موت رہنے رہنے مارا آں ماننا سے اور سے اور آیت کے انکار سے چنا سے وہی رہے وہ رکھا رہے رہے کی ایک جیت کا انکار کا ہے۔

میں میں کہتا ہوں یہ کہ وہ پید سے اس کو چیتا لگا ہوا سے وہ اب تو ہے ۔
چیتا میں کہتا ہوں میں لگا اس کو میں بھی نہیں لگا اس کو پتا ۔ بھی نہیں لگا وہ ساری
چند ہی تھے ۔ آپ اس کو پتا سے کہتے ہو ؟ آپ یہ نہیں گئے ۔ یہ چیتا اور پگل
ہے ۔

کی طرح میں کہتا ہوں یہ چیتا سے اس کو چیتا لگا ہے وہ کہتے ہیں جی ہاں !
شکر نہیں ہے اس کو چیتا نہیں ہے اس کو پتا ہے پتا میرا نہیں ہے یہ ساری چیتا ہوں اس !
نہیں ہے ۔ آپ اس کو پتا کیسے کہتے ہیں تو آپ اس کو پگل کہتے ہیں ؟

میرے محترم قاریین کرام !

میں نے جب اس وقت اور کلام میں سے متفقہ طور پر فیصلہ دے رہا تھا کہ شیعہ
توحید کے طور سے شیعہ قسم جو کہ کے طور سے شیعہ قرآن کے طور سے شیعہ صی پر کر کے
منکر ہے ، بد صی ہے اور کے حق سنا بھی ہے ، تمام امت کو بکھر گئے ہیں ، وہ
یہ بھی قادیان شیعہ کا ہے اور مراد ہیں اب آپ یہ جوں مانتے ہیں ۔ حق وہ ساری
پہلے سے وہ ساری بھی رہتے سے حق بھی جاتے سے ، چکر بھی باندھنے سے ، ابھی بھی رکھی
ہے وہ بھی گئے سے ؟

بس اس وقت سے قادیان ۔ کافر اور مدعی ہیں ، کفار اور مدعی ۔ اچھی دیکھیں
حق و کلام اور کلام شریعت میں کوئی نقص نہیں ہے ، اب ان چاروں کو چیلنا تو

نصیب ہے۔

ادھر آپ کے اس اصول و تسبیح پہنچا ہے ۔ جب تک تمام شر بات کا
 کارندہ ہے کافر نہ بنا چاہے تو پھر میں نہ مانا جائے گا ۔ سب سے بڑا بیدار ہونی ہے اس
 وقت سے لئے "تک کوئی کام" یا انہیں سے جس کو ایمان کی ساری باتیں مانگو رہیں
 اور سب باتوں کا انکار کیا ہو، ایسا کوئی کام دنیا میں نہیں ہے ۔ یوتھ "کریڈو بھی" ۔ مے سے پہلو
 ماسے ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے "سید بھی" مے سے کوکھ "کم" یا میں جو میں میں سے
 کہ بنیاد میں ت رہی چاہے مجھ کو پر شفقت رہی چاہے مظلوم کی ۔ میں چاہے
 پہلوں کے ساتھ چھوڑنا ۔ سنا چاہے پیٹا مے گا تو چھوڑنا ۔ ہر بات کا مشورہ ہوا ۔ تو چھوڑنا
 میں وہی بھی کافر نہیں رہ سکتا ۔

بہ صاف بات ہے ۔ تمام قرآن کو ماننا میرا ہے، ایک آیت کا انکار ۔ ہر
 ہے ۔ سارے میں وہ ماننا میرا ہے، کسی ایک کی انکار ماننا میرا ہے ۔ تمام میں پروردگار
 ماننا ایمان ہے، کسی ایک صحابی "کی تکفیر کرنا کفر ہے" (بیوعام ہر آن ج 3: ص 208)

کیا تمام شیعہ کافر ہے؟

اس عنوان کے تحت آپ حضرات یہ چیزیں ملاحظہ فرمائیں گے

- 1 ملازمہ اور کامیاب سے یہ فتویٰ دی ہے کہ موجودہ کاسے کے تمام شیعہ (مرد و عورت و چھوٹے بڑے) ٹوائس تمام کافر ہیں۔ بلا تشناہ شیعہ کافر، کافر و کافر لائق ہے۔ پھر طلاق و تنقیذ و طاعت رہائشوں ہے۔
- 2 ہر وہ شخص جو خود کو عہد شیعہ کی طرف منسوب کرنا سے وہ شیعہ ہی ہے۔ اور شیعہ ہر عہد کی طرف مست کیا اور شیعہ فرقے سے جو باقی کفر ہے۔ پھر مطلق و مقید کی پابندی رہائشوں سے
- 3 بخشش، یہ سہو یہ عقائد سے جس میں تمام شیعہ مشہور ہیں، پابندی اور یہاں کے تمام شیعہ انعام سے خارج ہیں۔ پھر مطلق و مقید کی بات رہائشوں سے۔
- 4 یا اس وقت، یا اس شیعہ کے، اس سے فرقوں کا وجود ہے؟
- 5 ان کل کی مطلقانہ عرف میں، شیعہ کی کو جانا، پہچانا جاتا ہے۔ یہ کوئی نہ، انھیں ناظر کہتا ہے، شیعہ اور نہ کہتا ہے انھیں ہے۔

(باب اوّل)

مطلق شیعہ کافر ہے

حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مطلق شیعہ کو کافر کہنا درست نہیں ہے۔ چونکہ

بعض شیعہ سمجھا بہ مرام بہ، اشیاء کرتے ہیں؟

جواب۔ ہاں سب میں جتنے بھی شیعہ ہیں وہ ٹائڈی کے ال کے ۱۱۶۰

بہ میل فاضل یا پھر فی فاضل شیعہ ہیں ہر اس وقت کہ شیعہ بھی کافر کہتے ہیں ان کے

عقائد و شیعہ کا اثر یہاں رہا ہے جس کے عقائد مختلف ہیں تو نہیں دیکھنا ہوگا کہ شیعہ

عقائد یہاں سے اس کے کلمات جانے کہاں ہے؟ اس کا طریقہ سمجھنا یہاں سے ہر وہ جب

بھی شیعہ کا مطالبہ جاتا ہے تو مراد اس سے شیعہ ٹائڈی یہی ہوتا ہے۔ یہ ایک تہا پہ

عقائد منکر و بدعتیہ ہیں، سہی کتب و تعلیمات "پہ عمل کے مطابق کام ہے۔

یہنا حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ سے اس پر چوتھا ہر تہا کے بعد پاک

کے منکر و بدعتیہ نام کے متاوی جاتے جاتے ہیں ان میں ہر ایک شیعہ کو کافر قرار دیا

ہے۔

علامہ کی طرف سے یہ احتیاط شروع سے چل رہی ہے۔ بیشہ شیعہوں سے ہے آپ کو ہر زمانہ میں تنقید کے چیلوں میں چھپائے رکھیں۔ علامہ نے ان کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کے عقائد میں کبھی بھی واضح ہوئے تو علامہ نے ان کے مطلق شرعاً قوی دیا ہے۔ جی ان کے عقائد بالکل واضح ہو چکے ہیں خصوصاً تحریف قرآن، مسند امامت، عقیدہ شیخینہ صیہ پر رد و تکفیر۔ سوائس سمجھ، عقیدہ اس سے علماء کائناتوں کے مطلق شرعاً سے اسی میں ہے حضرت مولانا محمد امجد علی گورکھپوری کے فتویٰ پر مولانا دہلوی کے ساتھ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے بغیر کسی تہید کے اختلاف کیا ہے۔

(المیٹروپولیٹن پریس کے دوسرے سال کا شمارہ مکتوبہ نمبر 1221)

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کا فتویٰ:

سوال بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ شیخو کا عقیدہ اہل حق پر مارا ہے۔ علامہ کہتے ہیں کہ جی مطلق شیعہ کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ اہل کے بہت سے فرقے ہیں ہر ایک کا جہاں مقام نہیں ہے۔ البتہ عقیدہ کے یوں لہنا چاہئے۔ جو شخص تحریف قرآن کا قائل ہو یا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اصول پر حضرت علی پر اولیاء سے کا قائل ہو یا حضرت یحییٰ بن موسیٰ کے مکتبہ ہو یا حضرت مولانا محمد تقیؒ کے مکتبہ ہو یا ماموہ کافر ہے؟

جواب رائے کا یہ ہے کہ آپ عہدہ آؤں سے امام مسلمان قرار دیں اور صحابہ کرام کا بہت بڑا شرف ہے۔ ان کی اور عقیدہ کے ہتھیار سے مسلمانوں کو بہ سے علامت مسلمان بلکہ بہت سے علماء پر بھی ان کا کفر متنبی رہا۔ دوسرے مسلمان میں حضرت مولانا محمد امجد علی گورکھپوری کے فتویٰ میں جنہوں سے کہ شیعہ کی کسی شیعہ کی کتابوں کا ثوب و سبج مطلقاً نہیں لیا جائے۔ کہہ کر عہدہ شیعہ کے عقائد کفریہ و شرعیہ سے انکار کیا گیا۔

مصری ہو۔

در حقیقت شیعوں کے مصریہ عقائد چار کے اضیعہ سے پروردگار کا رہنا ہے، جب کوں شخص اس کے مذکورہ عقائد کے بارے میں غلطو یا تو شیعوں کو کہہ دیتے، یہ ہمارے عقیدے نہیں ہیں، ان کی کتابیں بھی ریوڈز سے سامنے نہ آئی تھیں، دور حاضر میں ان کی کتابیں چھپ کر سامنے آگئی ہیں اور غنیمت ہے کہ کتاب کشف الاسرار اور المعکونۃ لاسلامیہ میں واضح طور پر عقائد مصریہ شائع ہو چکے ہیں۔ جس کو آپ کے خلیفہ کا پناہ نام دنا، سب سے عقائد مصریہ تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ پرانے کے علماء مصر سے تمام اس نکتہ کے شیعہ فقہ یا سب سے پہلی فقہی کتاب میں چکے ہیں اور صاف دیکھ سکتے ہیں کہ جو عقائد مصریہ شائع کئے ان میں چار کے شیعہ ہیں، باقی کے نہیں ہیں، یہ بات واضح ہے، تمام شیعہ عقائد مصریہ عقائد سے مشتق ہیں۔

ان کا شیعوں کے بہت سے فرقے ہیں، ان کا یہ کہنا ہے کہ تمام شیعہ و مطلق کاو کہے سے جہاد پورا ہے۔ پورے عالم میں ملوث ان کے یہی فرقے ہیں۔ ایک فرقہ تقیسی ہے، جو ان میں پایا جاتا ہے۔ یہ لوگ حضرت علیؑ کو دیگر تمام صحابہ کرام سے غفلت جانے میں، اور ان میں فقہ شافعی پر عمل کرتے ہیں، اس بات سے ان کو قاصر نہیں ہوتا، اگرچہ ان کا مسلک تقیسی عام مدینہ و بغداد کے خلاف ہے، اور اس فرقہ کا بڑا عقیدہ مصریہ سامنے نہیں آیا، مگر اس فرقہ کا یہ بھی غلطی کہنا، کہ مصریہ شیعہ مصریہ ہیں، جس کے عقائد کفریہ بالکل واضح اور عام ہیں۔

حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے میرے دوستوں نے قرآن مجید کے عقائد مصریہ کی ان کی کتابوں سے نشانہ لیا، مانی پھر ایک سوال مرتب فرمایا، جس کا جواب حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے

اور قیامت پر یہ کافر قرار دیا ہے۔ مسدود پر کہ کے بڑے بڑے علماء و مفتیان کرام نے اس پر اپنی تصدیق اور توثیق جمع فرمائی ہے، یہ ہیں، یہ مجموعہ دونوں ملکوں میں شائع ہو چکا ہے۔
شیعوں میں اس سے سب تک نفی کی بات نہ ہو، اور یہ انھیں سے شائع نہیں
ہوئی۔ یہ ہمارے عقائد نہیں ہیں اور جب تک کوئی فرقہ، فرقہ وارانہ شریعہ سے منسلک رہے
گا، ان عقائد کفریہ سے بدعت ظاہر نہیں کر سکتا اور۔ ہاپ، پن سے ہاتھ دھو بیٹھے گا

خلاصہ

خلاصہ کلام یہ۔ اور عام میں نہیں ہے اپنی مناسب کشف زاد۔ اور
اللہ عزوجل نے ان کے عقائد میں، صریح طور پر عقائد میں یہ ثابت کر دیا ہے۔ ان باتوں سے
صریح و اہم یہ رہا رہتا رہتا ہے سب عقائد کفریہ و تشدد سے منہ پر سے کا لہو نکلے۔
پھر رک دیا ہے، ان میں سے ان سے بھی نہیں مانوں گی۔ یہ نہیں دیکھیں گی یہ اس
بات پر، صریح دلیل سے، تمام وہ انھیں ان شریعہ ان عقائد سے مشتق ہیں۔
آج کل شیعوں کے بہت سے فرقے کہیں ہیں جو یوں کہا جائے کہ تمام وہ انھیں
کو مطلق کافر کہنے سے اکتفا کیا جائے۔

یاد رکھو! جب تک کوئی فرقہ وارانہ شریعہ سے منسلک رہے گا،

عقائد کفریہ سے بدعت ظاہر نہیں کر سکتا اور۔ ہاپ، پن سے ہاتھ دھو بیٹھے گا
و انھیں کو اپنی مطلق شیعہ کہا جاتا ہے، جب سے حضرت مولانا حبیب الرحمن
ابو ہند (کائنات) مع تصدیق علانیہ، انھیں کو تکفیر کے بارے میں شائع ہوا ہے، وہی
شیعوں نے بھی یہ طعن نہیں کیا۔ سب عقائد سے رہیں۔ فرقہ وارانہ شریعہ پر فرقہ
عقائد کا حامل ہے، بدعت محض ہے۔ اس سب کے یہ عقائد ہیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کا فتویٰ:

سوال: بعض نابینوں نے علامہ شاہی کے ہاں سے کچھ دیکھ کر آپ

شیعوں کی علی الاطلاق تکفیر کے قائل ہیں تھے؟

جواب: حقیقت یہ ہے کہ علامہ شاہی نے شیعوں کو قریب سے بہت کم دیکھا

تھا اور اس وقت شیعوں عام کتابیں طلبہ شام پڑھتی تھی۔ علامہ شاہی نے محمد علی پاشا کے ریفرنڈم
تھے۔ یہ بات صحیح ہے کہ ان کے پاس اس وقت شیعہ عقائد کا توں تھی۔ ان کے
پاس شیعہ کا ابتدائی تعارف صرف یہ تھا۔

کچھ لوگ ہیں جو صاحب پر ایمان لے کر آئے ہیں۔ ان حضرات نے شیعوں کی خلافت

کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے اور یہ مطالبات کرتے ہیں اور اس

شیعوں کے دوسرے تحریرہ عقائد (جیسے موجد قرآن و نبی کریم ﷺ) کا قائل

ہوئے۔ ان کے عقائد کے مطابق دوسرے نبیوں پر ایمان اسلام سے افضل ماننا عقیدہ امت سے مبہم و مبہم

دست کا تصور ہے۔ قیامت کوئی شخص سے پہلے اس پر ایمان دار ہوئے۔ ان عقیدہ رکھنا اور یہ

عقیدہ رکھنا کہ مسیحی ^{صلی اللہ علیہ وسلم} اس بات میں کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ غیر وہ یہ کہ ان

معارف نہ تھے اور یہ عمومی طور پر شیعوں کے عقائد سے معروف تھے۔

صاحب روضہ کوبرا کوبرا کفر سے یہ بحث عامہ کے سامنے ڈھارن کی بحث سے

پہلی دفعہ سے علی دفعہ سے امیر معاویہؓ کو (حضرت عمر و ابن عباسؓ) کو برا کہنے تھے۔ اب

مسئلہ یہ تھا کہ حواری اس غلطی پر کار کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ علامہ اس جہاں کا فتویٰ تھا۔

صورۂ فقہ اور محدثین کے باب خارجی دلی ہیں۔ کارکنیں مگر بعض محدثین اس کے بعد کے

قائل تھے۔ علامہ اس کا فتویٰ تھا۔ صحت یا نہی کی شہادت دلیں یا نہی۔ کہا گیا ہے

یہ کہ جس صورت کو کسی سے آپ کی جاسکتی ہے۔ کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام سے

ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا حکم نہیں جو صراطِ کراہ کے نام پر ملیں۔ بلکہ شہداء کے لیے عید کا
ہیوم مبارک قرآنِ مجید میں ہے۔

علامہ سہامی ص ۱۰۰ پر لکھتے ہیں کہ قطعیہ جو عوام کا آئینا بھی ہے اور
”پہلے“ کے الفاظ سے مراد میں یہ بات ہے کہ صحت سے لکھی گئی ہے، ریاست میں اور
قطعیہ میں سے کسی ایک کا بھی انکار جو ان کے مسائل میں رہتا

علامہ شافعیؒ نے جو احتیاط اختیار کیا وہ علامہ ابنِ ہمام کے فتح القدر کے بیان کی
رہی میں تھی لیکن جب آپ سہامی ص ۱۰۰ میں کتاب المسامیر میں قطعیہ
اسلام کے انکار کا کفر ہونا دیکھا تو آپ نے کہا کہ اس کو کفر نہیں جو حضرت ابو بکر صدیقؓ
کے صحابی رسول اللہ ﷺ سے لے کر حضورؐ کا حضورؐ پر تہمت کے قائل ہو یا قرآن
مجید میں تحریف کے قائل ہو۔

بنا ہونی شخص بہت سے حضرت شیخینؒ بھی ہو سکتے ہیں حضورؐ کے
رضا یافتہ ہونے کے باوجود جلیعہ، جلی، قیر، اور حلاوت پہنچنے سے حضرت علیؓ و دوں
تھے اور نہ یہ نہیں حضرت علیؓ کے طبع ہونے کا انداز کیا تھا (گویا یہ بھی نہ ہو) یہ شخص
مبتدع اور گمراہ ہے اور نہ اس کا صحابہ کا مشر سے کہیں بعض فقہاء سے کاغذ نہیں کہتے بلکہ
اس بات میں بحث کرتے ہیں۔ اس نے قطعیہ سے اسامہ رضی اللہ عنہ میں سے کسی
بات کا انکار کیا ہے یا نہیں؟ آپ اگر اس میں کچھ اختلاف ہو اور علامہ شافعیؒ اسے شخص کو کافرانہ
تہمتوں کا یہ مطلب نہیں کہ وہ شافعی شیعہ کا بھی مخالف نہیں کہتے۔

حضرت مولانا شاد علیہ الرحمۃ یہ حدیث دہاتی ہے جن جو بنی شیعہ پر کفر کا
فتویٰ دیا وہ سب جوہر ان شافعی شیعہ میں ہے جو ہیں، ان و جوہر علامہ شافعیؒ نے
نہ کفر کوہ سے ہیں اور اس امر کے کفر جو سے میں نہیں آپ کو کوئی ہے نہ ہو۔ ان شیعہ

ہوا، مہر شاہی سے مدد مانگنے کا ٹوٹی ہوئی سہا پہلہ آئی شیعہ عالمی میں عموماً نہیں دیکھا گیا۔

فناں شاہی میں آپؑ سے کھل کر شیعوں کی تلخی کی ہے: **بعض لاشک فسی**
مکتوبہ من ۱۳ ف المہینۃ عانتہما و انکر صحبہ الصدیق او اعنقہ الالو
ہیۃ فی علو او ان جبریل عنیدہ السلام عنطہو الرحم

(ردالمحتار صفحہ ۳۰۸ ص 406) (ایضاً: مرقاۃ ج 1 ص 172)

یہاں رکھیں! علامہ شاہی نے شیعوں کو گمراہی میں براحتی داخل ہے، وہ یہاں

مہم سوز قرار دے رہے ہیں جس کا قائل دنیا میں عمداً نہیں

شاہنشاہی شیعہ صحابہؓ کو کہتے ہیں کہ بہت آگے جا کر ان کا عقائد کے
 حامل ہیں جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سب کے عقائد سمجھ میں سے ایک
 ایک عقیدہ غرض ہے کہ ان شخص حضرت عازر صدیقؓ کا تائید ہر عقیدہ رکھے
 میرا حضرت ابو بکر صدیقؓ کو سہانی میں جلد منافق کا ہے یا قرآن پاک میں کئی بیشی کا
 عقیدہ رکھتے ہو کیا کوئی عالم دین دیکھتا ہے جو اس کو مقررہ کہے ۴۴

سوجان لیا چاہئے کہ شاہنشاہیوں کے فکر میں آپ تک کی عقیدہ عام دین سے
 شک نہیں کیا اور یہ علامہ شاہیؒ کو اس باب میں کسی قسم کا شک تھا۔ ہاں کون یوں ہے کہ
 علامہ ابن ماجہؒ عسلی لا طلاق شیعوں کے کفر کے قائل تھے مگر شاہنشاہی
 شیعوں پر کفر پانوی دیتے تھے تو یہ بات درست ہو سکتی ہے۔ حضرت مورخہ انور شاہ
 صاحبؒ کی مراد اس عبارت میں یہی ہے۔

اور حضرت مولانا شاہ عبدالغنیؒ یہ محدث وہاں نہیں سے شیعوں کو بہت قریب
 سے دیکھا تھا اور انہوں نے شیعیان میں بھی کفر پانوی دیا۔ ان کے عسلی
 الاطلاق کفر کے قائل تھے حضرت شاہ صاحبؒ: **فبعض** یہ

پھر شیعوں کو کفر میں اختلاف ہو مگر امام شریانی انہیں کافر نہیں کہے اور وہ امام
عبدالحق پر سے انہیں کافر کہا ہے اور فرماتے ہیں کہ سے انہیں کافر نہیں کہا اس سے اس کے
عقائد کو کفر نہیں کہا اور یہ فرقہ ان کے لئے ہے۔

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ جو ہر رکوع میں سے کوفی اختلاف نہیں۔ بلکہ
”تہذیب اقدس میں اختلاف رہا۔“ امام شریانی شیعوں کے پورے عقائد میں ہیں، وہ وہی مذہب
مختلف درجہ میں مطلق تھے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ شیعیت کے بارے میں حضرت
شاہ صاحبؒ کی نظر یہ دور، دقیق تحقیق سوا ہے شیعہ یا نہیں نہیں میں ہیں جن پر علامہ ثنائی
سے حد متغیر نام لگائی، یا یہ بھی لکھا ہے۔ ”لغة“ ج 2 ص 243 و 248

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”مکتبہ امون اپنی کتاب المحکمہ ص لاہلا ص ۱۱۱ کے صفحہ نمبر ۱۱۱ پر لکھتے
ہیں کہ امام شیعہ مذہب کی ضروریات میں سے کہ ہمارے بارہ اماموں کا وہی عقائد
سے امام جعفر شیعہ اور انہی دو مرتب ہیں اس کو نہیں پہنچ سکتے۔“

میریہ محترم قاریین کرام!

قرآن و مرتبہ یہ قرآن کے قائل تھے کہ وہ اماموں سے جو جاس بھیجتے تھے
یعنی محض اس باب پر۔ اور محض اہل امام کو یہ سے حاصل کرتے تھے، امام سے اس کے
کفر کا ثبوت۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام جو اہل سلام کے امام ہیں۔ یہ امام سے یہ
امام ہے۔ اس کے ساتھ ہو سکتے ہیں، امام امام، امام میں امام السلام سے افضل ماننا یہاں
مستطاب ہے کہ اس میں شیعوں بھی کوئی تخصیص نہیں۔

حضرت ملا علی قاری شہدہ ص ۱۱۱ اکبر کے صفحہ 147 پر لکھتے ہیں کہ وہ امام
کے امام کو نہیں پہنچ سکتا، یہ امام امام، امام امام، امام امام سے امام امام امام

پاے ہوئے اہل روحانی سے مراد ہوتے ہیں، یہاں تک کہ ان کا ثواب بھی حق سے ہو۔
فرشتوں کو دیکھتے ہیں، پہنچ دیکھتے ہیں۔ سو جو بعض آدمی سے ملتا ہے وہ ان کے
اور جے کا ہی کسی ہی سے ملتا ہے۔ یہی سنا ہے تو یہ عقیدہ کہ کفر سے عصمت ہے، دلائل بھی کم سے
جائزیت ہے۔

امسوس: ضعیف ال عقیدہ کہ آپ عقیدہ ہی سے درویش میں سے سمجھتے ہیں۔
بہت ہی لوگ ہیں۔ یہاں تاثری شیعہ آپ کی سرتا سر سے سمجھتے ہیں۔ یہاں سمجھتے ہیں۔
ہاں سمجھتے ہیں۔

تاثری عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ضعیف ہے، واضح کر کے لکھی ہے۔ اس کی مثال
شیعہ کی ہے۔ یہاں تاثری شیعہ ہیں۔ اس سے ماں یا باپ کے لئے تاثری شیعہ
وہی شیعہ ہیں۔ یہاں تاثری شیعہ ہیں۔ یہاں تاثری شیعہ ہیں۔ یہاں تاثری شیعہ ہیں۔
(عقائد ج 2 ص 295)

حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا فرمان:

امیر بیت مہر وقت امام سنی، قلاب حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی
شہیدؒ فرماتے ہیں۔ تعلیم سے فراموشی کے بعد یہاں میرا شیعہ جھنگ۔ یہاں میں شیعہ
وہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔
شیعہ چاہتے ہیں۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔
یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔
یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔
یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔ یہاں میں شیعہ۔

ایک اب یہ شیعہ آئی بھی، وہی تمام نظریات رکھتا ہے جو ایک شیعہ مجتہد عامیہ
رسمائے کرتے ہیں۔

مثلاً صاحب الفصول میں یہ لکھ دیکھ کر کے ایک فرد نے جو اردو کا ایک لفظ پڑھا ہوا
نہیں تھا: اس سے صاف صاف الفصول میں مجھے کہہ دیا کہ مولوی صاحب تم یہ کیا کہیں
تے ہو یہ تو مخلص لایہ یہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھیجیں، یہ اصل قرآن
میں ہے

یہ ہے وہ حقیقت جو ہمارے حضرت پر اس سے کہیں کھلتی کہ اس کا اتنا سطح
شیعیت سے نہیں پتا کہ اب مجھے پتا ہے کہ اگر کسی کے غلط ہے، جھٹک کے غلط ہے، پھر
شروع سے شیعہ لایہ پر ہونے کے غلط ہے کہ حقیقت یہ کہ میں اس میں اس نکتے پہنچا کہ
ایک ان پڑھ آدمی (عام شیعہ) وہ میرے ساتھ یہ گفتگو کر کے متعلق رہا ہے تو اس پر
آئی قطعاً یہ عقیدہ رکھتا ہے، چاہے وہ اس کا لایہ ہی مجھ پر کرے کہ نہیں ہے۔
(میں نے پہلا ص ۱۰۰ ص ۱۰۱)

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کا فتویٰ:

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ مطلق شیعہ کافر نہیں ہیں؟

جواب: ہم کہتے ہیں کہ یہ شیعہ حادّ جو سیدنا حضرت سیدتیؒ کی
حدیث پر مبنی ہے، مابعداً ان کے لیے یہی نہیں کہ ہم سے یہ کہتے ہیں کہ
نہ ۱۔ ان کے عقیدہ 222 میں لکھا ہے کہ حدیث میں یہ جو نہیں ہے
کہ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی حدیث پر مبنی ہے کہ حدیث میں یہ جو نہیں ہے
کہ کافر ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں یہ جو نہیں ہے کہ حدیث میں یہ جو نہیں ہے
شیعہ نہیں ہے جو سیدنا حضرت سیدتیؒ کی حدیث پر مبنی ہے کہ حدیث میں یہ جو نہیں ہے

حضرت مولانا عبدالغفور عثمانی صاحب کافتوی:

شیعوہ کہہ مطلقاً کافر سمجھتا ہوں۔ (فتاویٰ امام اہل سنت۔ 205)

حضرت مولانا قاری محمد عمران صاحب کافتوی:

اب عبارت کہ: کفر اور کفر و کفر میں تحقیق کو کچھ نہ کہہ دو۔ اہل تشیع نے خواہی وہ باطنی و قوی و فہم، اور تہذیبی صورت حال ہو یا نہ ہو۔ یہ وہ ہے یہ کہنا ہے۔ اس وقت کا شیعوہ (مطلقاً) کافر ہیں۔ (فتاویٰ امام اہل سنت ص 75)

(باب دوم)

شیعہ فرقہ سے ہونا ہی کفر کو ثابت کرتا ہے

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال: اگر کوئی شخص یہ دے کہ میں نے اپنے آپ کو مسیحی بنایا ہے تو اس کے

بچوں کا مذہب کیا ہوگا؟

جواب: قواعد فقہیہ عقیدہ کے تحت یہ ہے کہ بچوں کا مذہب ان کے والدین کا ہے

۱۔ جس طرح کہ قرآن مجید میں ہے: وَلَوْ حَرَرْنَا مِنْ بَيْنِ بَعْضِ الْفُتُوحِ بَعْضُ

یوسف، اِنْ يَتَّبِعُوا الْاٰیٰتِیْنَ سَتَكُنُّ سُبْحٰنًا لَّكَ سَمِیْعًا عَلِیْمًا

میں ایسا کون نام نہ ہوگا جس کا یہ عقیدہ غلط ہے۔

۲۔ اگر والدین کے مذہب کے تحت یہ ہے کہ بچوں کا مذہب ان کے والدین کا ہے

۳۔ اگر والدین کے مذہب کے تحت یہ ہے کہ بچوں کا مذہب ان کے والدین کا ہے

پس جیسے کسی فرقہ ملامت کی طرف اپنے دوست رہنا موجب قسم ہا یہاں
 ہے، کو ایک ایک عقیدہ اسلام کی تفصیل نہ ہے، وہی طرف و فرقہ کفر کی طرف اپنے کو
 بہت کروینا موجب حکم ہا کفر ہے، کو ایک ایک عقیدہ کفر کی تفصیل نہ کرے۔
 (امدادی فتاویٰ ج 4 ص 587)

حضرت مولانا حافظ قاری مفتی سید عبدالرحیم لاہوری صاحب کافوی:

والفصل وائل تشیع میں مثلاً اہل اہل طرقتے میں بعض وہ ہیں جو حضرت علیؑ کو
 خلیفہ امیر ہوئے کے مستحق سمجھتے ہیں مگر باقی صحابہ کرامؓ پر نہیں کرتے یہ فاسق اور بدست
 میں اسلام سے طعن نہیں ہے، ان کی بازچٹا، ہرچہ کہتے ہیں اور ان کو مسلمانوں کے
 قدموں میں ڈالنا یا جاسکتا ہے ان میں نہ ہی جہاد اُٹھائی جائے اور انھیں وہیں چھوڑ
 دینا چاہیے سمجھتے ہیں۔ بعض وہ ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؑ کی علیہ السلام
 سے امتیاز ہے میں علیؑ کی، حضرت علیؑ کو پہنچا ہے کے جانے حضرت محمدؐ کی علیؑ کو
 پہنچا دی کہ کوئی نہ کے نزدیک نہ اور مولیٰ بننے کے اصل تھا اور حضرت علیؑ تھے۔ بعض وہ ہیں
 جو حضرت عائشہ صدیقہؓ پر، ان کی نسبت لگاتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت عباسؓ کو
 کو مسلمان ہی نہیں مانتے کافہ اور مقررہ دیتے ہیں امسعد، السلسلہ، ان فرقوں کی اور
 بنا رہا درست نہیں اور ان مسلمانوں کے قہر کتاب میں ان کو نہ بھی چاہیے۔
 یہ فرقہ کی تعلیمیں مشکل ہے، جو لوگ رد انھیں، شیعہ بدعت ہیں ان کو مسلمانوں
 کے قہر کتاب میں ان سے نہ ہی اجازت نہ دی جائے اسی میں احتیاط ہے
 (فتاویٰ رحیمیہ ج 7 ص 74)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فتویٰ:

چھ عشری شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہے، تین چار کے عطا ہوا حق تمام صحابہ
 و ائمہ کرام و ائمہ صحیحین ہیں، اے سیدنا حضرت علیؑ! اس کے بعد کیا رہے دیگر لوگوں کو معصوم
 عشر صد الطغاة اور میاں اور علیہم السلام سے انصاف سمجھتے ہیں، اور یہ امام عقائد
 کے مدد سبق معتبر اور مستند کتابوں میں ہے جو انیس سو بار طبع ہوئی ہیں، یہ عقائد ہفتے
 برس وہ مسلمان نہیں۔

اب فتویٰ شخص یہ لے گا کہ میں ان عقائد کا قائل نہیں ہوں اس پر مدد سے
 بہت کا قلمباز کیا، اور اسے جس کے یہ (کفریہ) عقائد ہیں، اس کو کون کی تکفیر سہری
 سے ہو یہ عقائد رکھتے ہوں، جب تک وہ ایسا نہیں کرتا اس کو بھی ان عقائد کا قائل بھی
 ہے کہ اگر اس کے انکار کرنا چاہوں یا نہ کرے گا
 (پہلے کے مسئلہ اور ان کا حل صفحہ 428)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

رشد بائیں اس ممالک میں تسلیم کہ ان یحضر و امسجد، بلکہ
 شہسویں علیٰ انتمہم بدکفر و انک یحییٰ اعمالہم وہی العرہم
 خلا،

ترجمہ مشرکوں کو حق نہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو تعمیر نہیں، انھیں
 وہاں پر کفر کی کوئی وجہ ہے، ان لوگوں کے اعمال کا رتبہ ہو چکے، اور وہ تاریخ
 میں ہمیشہ ہیں گئے۔

یہاں پر کفر کی کوئی وجہ ہے کہ مطلب یہ نہیں کہ الیٰہ کو اپنا باطن مع سائرے ہر
 معبود یا آپ یا غرض بہتر ہیں، بلکہ ہمیشہ ہی اللہ ہی ہے، آپ یا غرض بہتر ہیں یا

فہمیں۔ بلکہ حیات کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسے عقائد کا مظاہرہ کرتے ہیں جنہیں اسلام عقائد مقررہ دینے کے۔ یعنی ان کا علم یہ عقائد کا اعلیٰ آپ آپ کو تسلیم کرنے کے تمام مقام ہے۔ (فقہ و بیانات ج 3، ص 589)

حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ کا جو امام ہوتا ہے اصل میں وہ کافر ہوتا ہے اور پاتی جو عوام میں ان کو کہا پڑا، وہ جابل ہیں، لہذا ان پر ہر کا فتویٰ لکھنا درست نہیں؟

جواب نمبر 1۔ آپ کے اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے۔ پھر تو بلوہد میں اصرار میت نہیں، قادیانیت، بدعت اور نیکو غیرہ جیسے بھی غیر مسلم میں وہ اس کو کافر نہیں پہنچا ہے کیونکہ صرف ان کے پوپ، پادری، گر، ناظرین اسکی طرح بدعت اور آپ جو مسلمان ہوئے یا دھڑلے کرتے ہیں یہ بھی بدل ہو جاتا ہے۔ یوں کہنا کہ صرف علماء مرانی مسلمان ہوئے وہ نہ عوام۔ وہینہ حالت اے حضرت صدر امام ہی میں پھر بدعت اور بدعت کے چاہنے والوں کا کیا مسلمان کہتے ہیں؟

جواب نمبر 2۔ جو شخص اسلام کی لائق ہے، وہ بدعت عام ہے کہ اس کے متعلق کبھی سمجھا جائے گا کہ اس کے عقائد وہی ہیں جو اس مذہب کی معتقد کتابوں میں بتاتے ہیں، اگرچہ یہ ممکن ہے کہ اپنے مذہب سے جہالت و ناواقفیت یا ایچہ دان رائے کی بنا پر اس کے وہ عقائد نہ ہوں۔

اس صورت میں اگرچہ مسلمانوں کو مسلمان کہنا ہے اس کے متعلق یہی سمجھنا کہ وہ اسلام کے عقائد پر عمل کرتا ہے۔ چنانچہ بدعتی بدعتی سے

مسلمانوں میں بہت سے حاملینِ ادرین سے واقف ایسے لوگوں کا ہوا مہم سے جو علوم کے میدانِ عقائد میں پکارت سے جہیز ہیں۔ ان طرف سے بھی مہم سے کہ مسلمانوں میں بعض ایسے پڑھے لکھے گروہ بھی ہیں جو مغربی تعلیم اور مہم کے اثر سے جڑت و خستہ دوری اور ملا جلا جیسی برائیاں حقیقتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ لیکن جب تک کسی شخصیت کے بارے میں تحقیق کے ساتھ کسی بات معلوم نہ ہو اس کو مسلمان ہی کہا اور سمجھا جائے گا۔

اس مسئلہ اصولوں کی بنا پر یقین سمجھا جاتا ہے کہ سمجھانے والے کا جو شخص شیعوں کا عہدِ فرقہ سے بہت سے اس کے عقائد ہی میں جو اس کی قوی مستند مایوں میں یہاں تک لئے گئے ہیں کہ انہیں عقائد کی بنا پر اس کے بارے میں اکثر اشرافیہ علماء کا جو اقامتِ علم کے امتیاز کے تحت میں حضرت علامہ کرامواصحاحاتہ کی ہے یا ہے۔

اگر انھیں اس میں سے کسی فرد کے عقیدے وہ نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے حق میں وہ عقیدہ نہیں ہوگا۔ لیکن ان اشراف میں سب میں قید چونکہ یہ صرف جہانِ ملکہ واجب اور اہم مضمون میں منتہا ہے۔ اس کے آدنیٰ اثباتِ شیعہ اس عقائد سے انکار کرے بلکہ یہ ضرور اس کو اس انکار کے بارے میں شک و شبہ رہے گا۔ لہذا اگر وہ چھوٹے مسائل میں احتیاط کے پہلو پر عمل کرتے ہوئے پوچھ جائے گا۔

ہاں اگر ایسے کسی شخص کے بارے میں کسی درجہ سے یقین ہو جائے کہ یہ اثباتِ شیعہ کے موجب اہم عقائد سے سراسر ہے تو اس کے بارے میں وہ فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ ادریت میں اقدادی عمل ثابت جو بعدہم و حبیبہ سے اس کے ساتھ پانچ سو کے مطابق معاملہ فرمائے گا۔

دینی اور تاریخی کے بارے میں علامہ امام متوفی بعدہم ۱۹۲

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنی مہم کا نشانہ ہے۔ تحقیق اور اس کے

جس کو دوس کو بنا دیا ہے، اس شیعہیت، اس شرعی مذہب کو نشانہ بنانا میرے دینی بھی
 سے اور خلاف مصلحت بھی؟

جواب: ہم صاحب لفظوں میں عرض کرتے ہیں۔ یہ خیال غاری رائے میں
 شیعہ کی حقیقت، اس کی تاریخ اور ضمنی دشمنی کے باہمی تعلق کی اصل و حقیقت صحیح طور پر
 نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔

شمیعی دراصل قدیم شیعہ یا فنی خلیفہ کا ایک پیر ہے، اس ضمن میں ہم یہ بھی
 عرض کرنا چاہتے ہیں کہ شیعہ کے جو علمائے شیعہ کی شخصیت اور اس کے پھر افکار و خیالات
 سے استفادہ کرتے ہیں، ان کے ہم نوا ہے اور اس کے خیالات، اپنی بات کی تائید
 میں پیش کرنا یا دوسرے سمجھتے ہیں۔

نہ وہ امام کا مسئلہ شیعہوں سے متعلق ہیں، نہ ان کا عقائد سے متعلق ہو کرنا
 ہے، یا میں ان شخص کے عقائد، وہ جو شرعی مذہب کے بنیادی عقائد ہیں، امام
 سے بے صفتی کے عقائد میں اس میں، شیعہ میں فرق برائے علی خدایہ سے ملتا اور عملی اعتبار
 سے معتبر ہے۔ شیعہ راہنہ گو یہ نے دہشت میں ملتا، امام کا عقائد (ص 4)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کا فتویٰ:

بعض مسئلوں کو سزا دینے کے بارے میں، علماء دینیوں میں، ایک یہ بات
 میں مصدقہ ہے کہ بعض علماء دینے میں جو تحریف قرآن، جو امام علیہ السلام پر تفصیل
 کے لئے لکھیں، دوسری یہ بات کہ عوام کو تحریف قرآن اور تفصیل پر بیٹے عقائد کا علم
 نہیں ملتا، یہ جو حضرت اس دو علمائوں میں جٹا، ہیں انہوں نے غصہ کے آثاروں کا مظاہرہ
 نہیں کیا، ان کے تواضع کا کار و عمل لی

حقیقت یہ ہے کہ میں نے جو عقائد لکھے ہیں، وہ جو کچھ قرآن میں لکھا ہے

۱۰ راہیں سلام کے خلاف تھیں، عہدہ خراج کارڈ نہ کے، اور ایک شاعر روئے وقت مل ہو
اپنے بچوں کی فکری تربیت اور ان کے دل و دماغ میں اپنے مدرسہ کی پیداوار سے نفاذ میں
دہشت میں سہل ہوں سے کم سمجھنا صرف سادہ و سچی علی شکل بلکہ یہ لے رے کی طاقت اور
نہائی مرید خود دلی ہے۔

ان مردوں کے دین و ایمان کی بنیاد ہی تھی یہ ہے اس سے گزرتی شیعہ
قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے خود بخود، و تھی یہ ہے اس کی مثالیں خود ہی کی مثالیں
میں موجود ہیں۔ جب اس پالیسی میں پیش کی جانے لگی اور جو پڑھتے ہیں۔
نہ میں سے ہر شخص مجتہد ہے اس سے جس مصنف نے تحریف قرآن کا قیام کیا
سے اس کا پناہ استیاء ہے جو ہر محنت میں۔ احسن صفحہ ۲۰ ج ۱۵ ص ۱۳۸

مدرسہ جامع العلوم کانپور کا فتویٰ:

محدث خلیل حقہ معظم حضرت مولانا صاحب احسن وظمی صاحب کا جواب
بالکل درست ہے، اثنا عشری شیعوں کے کفر، رد میں جو یہ کہہ دینا چاہے کہ شیعہ
مکاشاں ہیں۔ بنات ۱۰ مامور ساجد و بیادق ۱۰ شیعوں کے کفر کے سلسلہ میں کچھ
شبہات و اشکالات نے تھے جن کے مدلل مفصل جوابات علیم مرتبہ حضرت مولانا محمد
شرف علی تھانوی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں اس کے چھ حصے حصہ ۱۰ کے حصہ ۱۰
میں تحریر فرمائے ہیں اس پر و شریک اپنے کو کافر بنا میں (بماعتد) تو ہر برس وقت
نہی اس کو کافر نہ بتائیں (بماعتد)۔

دنیا میں اپنے آپ کو حق تک کسی سے کافر نہیں بہانہ کوئی بیسایا ہوتا ہے کوئی
یہو کی اگر چونکہ اس فرقوں کے عقائد ہر یہ لاش سے ثابت ہیں اس سے اس کو کلا علی کہا
صراط مستقیم ہے حکم طاعت اللہ ہے

تو ایک شخص نے لفظ شیعہ سے نہتا ہے اور کوئی عقیدہ کفر یہ اس مذہب کے
جزء بنوایا رہا ہے تو آپ نے فرق میں ڈالا اور اہل الترمی اس عقیدہ کو اپنا عقیدہ
نہا ہے۔ پھر عدیم الخیر نے کیا ہے؟

اور اگر یہاں یہ عقیدہ مضبوط ہے۔ کبھی ہوتا تب بھی اس کی تکفیر میں تردد
ہوتا ہے۔ یہ اہل حق اور جو خلاف ہو۔ غیر معدودہ سے جس کو یہ کہہ سکتا ہے
دوسرے سے ہیں۔ اس حالت میں اصحاب نہ ہوگا۔ اہل حق سے ہے۔ پھر یہ عقیدہ نہیں
یا وہ اپنا لقب خود لے لے گا۔ جو وہاں کے کفر سے کہتا ہے۔ اہل حق کی طرف سے ہے
مذہب کریں گا۔ آپ کا صدیقی یا قبی یا غرضی یا طری کہہ رہا ہے۔ مطلق فیہ نہیں
حاصل اس شخص کو اس کا مذہب سے مستثنیٰ یہ کہے ہیں سے مشاوری سے قانون حکم
میں یہ تا ہے۔ مرمت لگانا یہ مت دینا حکام قانون میں یہ اس کا بھی جادوں سے کہے
ہیں کہ وہ فرقہ متفرق ہو رہا ہے۔ اہل حق شیعہ کا کفر بنا ہے تو یہ فرقہ اس کل
"دوئل۔ الحجۃ اللقاوی ج 4 ص 332"

حضرت مولانا مفتی فرید صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال: ایک گنج عقیدہ کی مسلمان پھر کسی جہودہ الگ۔ نہتا ہے ہوش
جو اس شخص کو قتل کی ذمہ داری ہے۔ سے پتے کے سے ایک میں آپ آپ کو شیعہ مذہب
نہتا ہے اور اہل حق شیعہ جہودہ متخط بھی ہوتا ہے اور کو اسوں کے متخط بھی ہوں۔ یہ شخص
کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص یہودی ہوئی اسلام کے یہ۔ یہاں سے منکر ہو تو اس کا
مرتبہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کا شیعہ فاجر ہیں۔ اور جو شخص شیعہ ہوئے کا جواب یہ ہے کہ وہ

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کا فرمان:

سوال: مرشد نہیں۔ مہتمم وہ بنے ہیں اور کمال نہیں کہ قرآن کے

منکر و کافر کہے ہیں تو پھر؟

جواب: کوئی قادیانی کمال نہیں ہوتا۔ نہ مہتمم ہوتا۔ نہ مگر میں، وہ بھی نہیں

کہتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں، مسلمانوں کی کتابوں میں، صحیح طور پر یہ بات بھی ہوئی ہیں جو

ہر کفر کو مانتے رہی ہے۔ یہ اس کے کہنے کا اعتبار نہیں۔ جیسے کہ بتاتے ہیں کہ ہم قادیان میں

تو بس کافری ہے۔ جیسے کہ ہمیں پوچھے، تم ختم ہوتے کے منکر ہو یا نہیں۔ یہی مثال

شیعوں کی بھی ہے۔

مگر آپ کے اس قصوں کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر قادیانیوں کی فتنہ ہٹا چکے

ہیں۔ وہ بھی بظاہر۔ علامہ کا دعویٰ کرتے ہیں

(باب سوم)

موجودہ زمانہ کے تمام شیعہ کافر ہے

حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال۔ کیا اس وقت شیعوں میں اس فرقہ کا وجود ہے جو کفر یہ عقائد سر رکھتے

ہو؟

جواب شیعہ اس نسبت سے بڑے فتنے والے ہیں تو وہ 70 تک دنیا

گئی ہے اس میں سے اب بھی بہت سے ہیں جنہوں نے علیؑ کے بارے میں افراط و تفریط
حضرت علیؑ کے بارے میں غلط و جدا افتادہ عقائد میں صحت و سقم میں فرق میں قدر مشترک
سے اس میں بعض وہ بھی تھے جن کا عقیدہ تھا کہ دراصل اللہ تعالیٰ جل شانہ سے حضرت علیؑ

بنی امیہ کا یہ کوئی بڑا کام تھا۔ حضرت خرمیل رضی اللہ عنہ السلام بھی اس کے پاس بیٹھا تھا۔ یہ وہ نعلی سے حضرت محمد ﷺ بن عبد اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

ہمارے بعض فقہاء اور اصحابِ قیادی نے شیعوں کے ان عقیدوں کا بھی ذکر کیا ہے، مثلاً و توحید کے بارے میں عقیدے رکھتے ہوئے مورتے ہمارے علم میں اب دنیا میں کہیں نہیں ہیں۔ اب شیعہ عام طور سے اثنا عشری ہی کو کہا جاتا ہے جس کا جوہر معروف نام (مامیہ) بھی ہے۔ ہمارے شیعہ اور قیادی کا تعلق خاص اسی فرقہ سے ہے شیعوں کے دوسرے فرقے اب آپ مسلمان ماموں سے معروف ہوئے ہیں مثلاً، عابدیہ، عیسویہ، عیسیٰ مائیہ، دہ نصیبیہ، اثنا عشریہ کے نام سے علم کا متفق فیحد ص 34

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں، شیعہ کا خدام ہونا ہے اصل میں، دکاندار ہونا ہے اور رہائی جو قوم میں سے کیا جائے، وہ حاصل نہیں ہوئے، اس پر تحریر کا کافی اچھا بنا درست نہیں؟

جواب نمبر 1: اگر آپ کے اس اصول کو تسلیم کیا جائے، پھر تو یہودیہ، نصرانیہ، عیسائیت، قادیانیت، ہندو اور سکھ وغیرہ جتنے بھی غیر مسلم ہیں تو ان کو لڑائی نہیں کہنا چاہیے کیونکہ صرف ان کے پر آپ - پادری، رگرو، کافر ہیں۔

اس طرح نہ تو آپ جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں یہ بھی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ ہمارے تو صرف علماء، امام، مفتی مسلمان ہوئے۔۔۔ امام، دوروین کو چاہئے۔۔۔ علماء، مفتی ہیں پھر ہم اہل سنت و جماعت کے حاملہ کو ہر

یہ مسلمان جتنے ہیں؟

جواب نمبر 2 جو شخص کسی مذہبی گناہ سے پہنچتا ہے اس کے متعلق بھی سمجھا جائے گا کہ اس کے عقائد وہی ہیں جو اس لمبے و مستطابقوں میں

ہوں گے جسے میں اگرچہ یہ نہیں ہے۔ اپنے مذہب سے جہالت و اقلیت پانپنی و اق
راے کی بنا پر اس کے عقائد نہ ہوں۔

اس اصول کی بنا پر جس طرح جو شخص اپنے کاموں کہتا ہے اس کے متعلق یہی
سمجھا جاتا ہے کہ وہ اسلام کے بنیادی عقائد پر مبنی رہتا ہے اگرچہ ماری برقی سے
مسلموں میں بہت سے چائلز اور یہ سے ما قبل ایسے لوگ تھے جو معلوم سے جو مرام
کے بنیادی عقائد راہِ ریاست سے جتنی ہیں اس طرح یہ بھی معلوم ہے کہ مسلمانوں میں
بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کچھ بھی ہیں جو عربی تعلیم و رسم کے اثر سے حضرت حبشہ
وہ عرب اور ماہر بھی بنائی حقیقتاً پر یہی نہیں رہتے لیکن حسب تک کسی شخصیت کے
بار سے اس حقیقت کے ساتھ کہ اسے معلوم ہے اس کے مسلمان ہی کہاں سمجھا جائے گا۔

اس مسلمہ اصول کی بنیاد پر سمجھا جاتا ہے کہ سمجھا جائے گا کہ جو شخص شیخ اشنا
عشری فرق سے وابستہ ہے اس کے عقائد وہی ہیں جو اس فرق کی متعدد کتابوں میں ہوں گے
میں ہیں اور انہی عقائد کی بنیاد پر اس کے بارے میں وہ شرعی فیصلہ پایا جائے گا جو ائمہ حنفیہ کے
مستند کے بموجب میں جس سے علماء کرام و اصحاب ثنوی سے پایا ہے۔

باقی میں اس میں سے اس فرق کے عقیدے وہ نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے
حق میں وہ فیصلہ نہیں ہوگا لیکن ان اشعریہ مذہب میں تین چوں کہ یہ صرف جہان
واجب راہ اصول میں مبنی و مبادی سے اس سے انگریزی شیعہ ال
عقائد سے نکال دے جو مذہب کلمہ اس کا کے بارے میں شک شبہ نہ ہوگا۔ نکات
اور یہ جبکہ معاملات میں صحابہ کے پہلے عمل سے کوئی چیز نہ ہو جائے گا۔

اس آئینہ میں اس شخص کے بارے میں اس آئینہ سے یقین ہو جائے کہ یہ
شعریہ کے موجب عقائد سے جہاں سے ظاہر ہے اس کے بارے میں وہ فیصلہ نہیں

’یا جاے گا۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ شانہ جو عسکریہ و حبشیہ کے کسی کے ساتھ
چنے علم پیچیدہ کے مطابق معاملہ فرماے گا۔

(شبلی اور ٹائٹل کے، ص 110، مسند فقہاء، ج 32)

سوال: بعض لوگ جہے سے یہ کفر یہ عقائد گلے مارنے کے شیعوں کے تھے؟

جواب: حضرت امام ابوحنیفہؒ منظور احمد نعمانی صاحب فرماتے ہیں کہ اس

پوچھنے والے مطالبہ کا حاصل ٹیٹل کرے کہ یہ ایک مستقل کتاب کا نام نہیں ہے اس میں سے

اس وقت صرف دو ٹیٹل برآورد ہوئے ہیں، علوم ہوتا ہے جو ان سب کے متفقہ طور

مجموعہ میں کا لکھا ہوئے تاکہ اس خیال کی تردید ہو جائے جو بعض لوگوں کی طرف سے نہایت

غیر عمدہ رائے طریقہ پر بلکہ سرکشوں کے سادہ دماغ میں پیدا ہو جا رہا ہے یعنی یہ کہ

یہ عقائد گلے مارنے کے شیعوں کے تھے ہمارے ہاتھ کے ٹائٹل میں کہ یہ

عقائد نہیں ہیں۔

یعنی یہ بات بالکل بھوسا اور بیسی ہے۔

(شبلی اور ٹائٹل کے، ص 110، مسند فقہاء، ج 32)

مملکت سعودیہ کا فتویٰ:

یہ فتویٰ سعودی عرب کے فتویٰ دینے والے مفتیوں اور اماموں مستقل یعنی نے

ایک سوال کے جواب میں دیا ہے۔

سوال: اہل تشیع کے ٹائٹل رائیوں میں سے جو عوام الناس میں

تھانہ اور عقائد میں نہیں ہیں اس کا کیا معاملہ ہو حکم ہے؟ علماء و رہبر کوئی بھی فرقہ اور

مذہب و مکتبہ سے خارج ہے اس کے علماء اور عوام الناس میں کفر و فتنے کے

انتشار سے کوئی فرقہ ہو گا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں ائمہ و مفتی نے درج ذیل فتویٰ صادر کیا۔ اختیار

کے پیش نظر صرف ترجمہ کا کٹا یا جاتا ہے

جواب سب قرعین اللہ تعالیٰ حل شانہ میں ہیں، (ردودہ اسلام نمبر ۱۰۰۰)

اس فتویٰ میں پادریوں کے حنا پڑے ہوئے ہونا کے حد

مرد و عورت کے لباس میں سے فی مایہ رپہ رنگا کر عورتوں میں

سے کسی نے نہ لکھ دیا اور مرد کی اسلام کی بقاوت کرتے ہوئے یا دشمن کا عیب دہانتے

سے جو ہم انسان میں سے ہیں، یا رنگا رنگی کا بھی کفر اور فسق میں ہی معاملہ

اور حکم ہوگا جو ان کے پیشوؤں کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ سورۃ الاحزاب

آیہ ۶۳، ۶۴ میں فرماتا ہے ہیں کہ

لوگ آپ سے قیامت کے ہارے میں سوا کرے ہیں۔ آپ فرمادیتے

کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، آپ کو یہاں تک قیامت ہاں لکل ہی قریب ہو، اللہ تعالیٰ

نے ہمارے ہر منت و ہر مرن کے سے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے جس میں

وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، وہ بولی جاتی اور وہ فارسیہ ہوں، اس میں ہر کے چہرے

آگ میں الٹ پٹٹ کیے جائیں گے، جس سے وہ قسرت، افسوس سے کہیں گے کہ کاش ہم اللہ

یعنی اور رسول ﷺ کی طاعت کرتے اور نہ کہیں گے کہ اسے نہ کہ آپ ہم سے

اپنے سرداروں (پیغمبروں) آپ نے ہر بات میں ہمیں سے ہمیں راہ

روست سے نکلا یا چھوڑا، گارانتوں میں ڈگمگا کر اب دے اور اب یہ بہت بڑا امت

فرماتا ہے یہ تفصیل سے رجوع فرمائیے

1۔ سورۃ الاعراف آیات 37، 38، 39

2۔ سورۃ البقرۃ آیات 165، 166، 167

3۔ سورۃ الاحزاب آیات 21، 22

4۔ سورۃ الفرقان آیات 28 29

5۔ سورۃ القصص آیات 62 63 64

6۔ سورۃ صافات آیات 31 32 33

7۔ سورۃ القصص آیات 20 36

8۔ سورۃ المؤمن آیات 47 50

مذکورہ آیات کے علاوہ ابھی بہت زیادہ آیات میں یہ مضمون بیان کیا گیا

ہے اور جاوید میں بھی

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جب مشرکین سے جنگ کی تھی تو وہ جنگ مشرکین

کے عمرو بن لوطی کے پیچھے چلے، بس (قبیل) دؤدوں سے تھی۔ اور اسی طرح

پیچھے کے صحابہؓ، مگر یہ بھی یہ کہ قادیان اور کامکارنگوں میں بونی فرق رہا

نہیں رہا تھا۔

م نے جو پہلے بیان کیا اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توفیق سے پتہ چلا ہے وہ

وسمہ بن زیدؓ، پیچھے کے آلؓ، پیچھے کے صحابہؓ۔

الكتاب في السيرة الذاتية لمحمود المصطفى، ج 2

ص 268 فتویٰ نمبر 9247

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال شیعہ عقائد رکھنے والے امام کی اقتداء کا کیا حکم ہے؟ اگر واقعی امام

موجود ہو تو یہ ہوتا ہے رب مطلق کا ہے؟

جواب اسے ملک کے شیعہ عقائد رکھتے ہیں جو مان شیعہ کے

عقائد ہیں، اس میں اختلاف علیٰ حقانیت، سب شیعہ، توحید حق رب وحدت

عائشہ صدیقہؓ جیسے عطاہ شامل ہیں۔ لہذا جیسے عطاہہ دستخط سے کی انکرا و بیچ مسلمان نہ ہونے کے کسی صورت میں جاری نہیں کیا ہم جو شیعوہ خالی سے وہ ہمتدع کے حکم میں نہ کر اس کی انکرا و میں نوازہ نہ کرنا کرہ و تحریر کی ہے۔ (فتاویٰ حقاظیہ ج 3 ص 1931)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

نہ سے متعلق ہے، ایک وہ جو دہر کے اہل تشیعہ بتعصب اور نفس عمارت سے ہے عطاہہ سے متعلق جو جو سب کچھ ہیں۔ (فتاویٰ حقاظیہ ج 8 ص 1448)

حضرت مولانا خیر محمد چاندھری صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال: تفصیلی شیعہ دین سے کون سی بات ہے؟

جواب: تفصیلی شیعہ دین سے جتنے میں خود طاعت علیؑ کی طاعت ابوہمیدتی، طاعت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کی پابندی صرف مسیحت ہے اور میں یہ دھڑکتے طاعت تا ہے کہ کافر و کفر میں ہو۔ اس کو حلیہ و خلیہ کیا ہے؟ یا جو اس کو صاحب و مطلق و غیرہ جیسا کہ کفر اور ان حضرات طاعت علیؑ اور دیگر تمام صحابہؓ میں سے ان صحابہؓ کی رہنمائی تہمیں طاعتیں شام کفرام رکھتا ہو، یہ تفصیلی شیعہ کے ساتھ ملکہ مناسبت ہے۔ یہ مسلمانوں (یعنی مسلمانوں کے ساتھ اس کا انکار) ہے، یہیں چونکہ پابندی میں عام طور پر یہ شیعہ موجود ہیں جن میں یہ عموماً حال اس کی ہر حقیقت کوئی ہے اور اس کے ساتھ ٹیکہ کرتے ہیں۔ یہ وہ وہ جو دور کے شیعوں کے ساتھ ملکہ مناسبت (نکاح، جنازہ اور رشتہ دہا اور ہوں) ہے۔ یہ وہ وہ فتویٰ نہیں جو چاہتا ہے لاکھاب میں عاتقہ راکہ سے (تحریر المفسر ج 1 ص 374)

سوال: یا کسی عام شیعہ کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

فتاویٰ حقاظیہ کے پاس ہم یہ بھی نہیں

جواب شیعہ عقائد ہے جیسا کہ آج کل عام شیعوں کی حالت ہے عقائد،
حضرات مثلاً علامہ مولا علی کو اس کی نماز جنازہ پڑھیں پابندی چاہئے اور جس شخص سے
سزا نکالی گئی ہے۔ (محضر مذاوی ج 3 ص 180)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ شامیہ یا مصریہ قطعاً کافر اور عام ہے تمام تحقیقوں میں یہ قطعاً
کلمے میں یہ روایت ہے کہ انکار قطعاً کفر ہے۔ اور فرقہ شریفہ روایت ہے کہ میں سے
اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور شیعہ بالا اختلاف ان کے عقائد میں اور متاخرین سب کے سب
تو یہ فرقہ کے قائل ہیں۔ (محضر الفتاوی ج 2 ص 385)

حضرت مولانا مفتی فرید صاحبؒ کا فتویٰ:

یہ تہلہ شیعہ لڑائی طور سے کافر ہے۔ یہ نہ کہ یہ روایت ہے کہ شیعہ یہ
مذہب ہے جس میں حضرت مسیحؑ کی طرف سے حضرت عیسیٰؑ کا شریعتاً سے انکار کیا گیا ہو
چونکہ یہ لوگ باوجود کفریہ عقائد کے کلمہ و روایت سے منکر ہیں۔
(فتاویٰ عربیہ ج 1 ص 136)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

پاکستانی اسلام آبادی شیعہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ نہ روایت دین
سے منکر ہیں۔ (فتاویٰ عربیہ ج 4 ص 476)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

واضح رہے کہ یہ لوگ اور پاکستان کے دلائل اسلام سے خارج ہیں۔
(فتاویٰ عربیہ ج 4 ص 478)

اس کا جنازہ پڑھنے والا عقائد کفریہ رکھتا ہے تو پھر آپ اہل سنت اس میت کا جنازہ پڑھنے بھی پڑھ سکتے ہیں اور بعد میں بھی۔ پس ان کے پیچھے نہیں پڑھ سکتے۔

آج کل اس فرقہ کے لوگوں کے عقائد اچھے نہیں۔ اس لئے ان کے جنازوں میں شرکت نہ پکے کرنا چاہئے اور مسجد میں۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج 3 ص 163)

سوال: مکی بیوی کو شیعہ خاوند کیسے دعا کے مستقر بنا دیا یا ثواب کما کیا ہے؟ اور مکی شیعہ کے لئے عام طور سے ایصالِ ثواب کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے عقائد کفریہ نہیں، جیسا کہ بعض فرقوں کے ہیں تو دعا کے مغفرت درست ہے، اس میں شوہر وغیرہ سب برابر ہیں۔ لیکن اگر شیعہ کے عقائد کفریہ ہیں، جیسا کہ حاضر کے شیعہ قوا کے لئے ایصالِ ثواب کا ماحاز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج 9 ص 251)

سوال: مکی شیعہ میت کا مٹوا جنازہ عام سے وائیں؟ یا پڑھ بعد ائیں؟

جواب: شیعہ کا فرقہ جو سب شیعہ نہ رہے اور صحابہ کرام کو نہ کے بار مغفرت کا شیعہ یقین کے قلب کے قابل نہ ہو، اور کوئی نہ یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو تو اس کی دعا پڑھی جائے اور، مریں سنت و اجماعت بھی مانی جتا وہی نہ پڑھیں یا دعا یہ ہو پڑھ کر نہ نہیں لیکن۔ پڑھنا کے شیعہ یہ نہیں ہیں اس سے متعلق مکی اور شیعہ کا جنازہ، مکی سے دیکھ دیکھ دینا چاہئے۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج 11 ص 175)

سوال: مایا فرمائے ہیں علمائے یہاں کی مسئلہ نہیں۔ شیعہ کا جنازہ پڑھا روئے شریعت حرام ہے یا نہیں؟ نہ شیعہ کا ریحہ کھانا حرام ہے یا نہیں؟ نہ شیعہ مرد کی عورت سے شیعہ عورت کا کسی مرد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب سو جو وقت میں شیعہ یا متابی شوائب ہیں جو حضرت مسیح پر رونا
 جس سے شیعیان کو سہا سہا ہے (العیاذ باللہ) سو اس سے حال یا حدیث کو آپ سمجھتے
 ہیں، یہ حضرت مہر صدیق کے متعلق ایک کے قائل ہیں، اس لئے ان سے ہر صورت
 میں چوبہ ازم سے کسی قسم کا تعلق ان سے نہ رہا جائے۔ (فتاویٰ مطبوعہ ص 4 ص 603)
ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

چونکہ آج کل شیعہ مومناں و لوگ ہیں جو قطعیات اسلام کا انکار کرتے ہیں۔ مثلاً
 حضرت علیؑ کی نسبت کا قائل ہیں جو حضرت جبریلؑ میں مدیہ سلام کو کسی پہنچانے میں غلطی
 کرنے کا قائل ہیں یا تنزیہ قرآن کا قائل ہیں یا صحت سیدہ حضرت صدیق اکبرؑ کا
 انکار ہیں یا سیدہ حضرت مہر صدیقہؑ پر حسرت نکات ہیں۔ اور اس عقیدہ کے کوٹ و بھڑک
 مت پکڑتے ہیں۔ (فتاویٰ مطبوعہ معجمہ ص 4 ص 599)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ کیے باطل فرقہ سے مومناں آج کل کے شیعہ جدا کرو پیچھے ہوئے ہیں۔
 (فتاویٰ مطبوعہ معجمہ ص 1 ص 228)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

سو جو وقت میں یا حال کے شیعہ صحابہ کرمؑ کے سب (گالی پے) کو حادیں
 سو جسے آپ سمجھتے ہیں، ان لئے یہ اسلام سے جاننے سے اس کا جنازہ پڑھنا حرام نہیں،
 چونکہ امام مہر دینی بہت سے مہر مہر سے ان سے غصہ کی گواہی دے رہے ہیں، اس سے معصوم
 ایسا کہ سب سے حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کے فعل سے استدلال صحیح نہیں
 ہے۔ یہ پہلے کے خود مدعا ہے، ان کا فعل شرعی حجت نہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”حق کل کے شیعہ حضرات تحقیقاً کورسب یکا ثوب حیاں کرتے ہیں اور
حضرت عارفہ صدیقہؑ کے متعلق اقبہ و عباد جتنے ہیں اس سے الگ کے سر پر ”عمرہ“ کا
علاقہ ہے۔ حضرت عارفہ صدیقہؑ کی امت قرآن میں مضمون سے ان سرائف کا
قابل و ناقرا کریم فی بیات نامکار ہے و جو بالاتفاق کہے۔

(فتاویٰ مستطی محمدیہ ج ۹ ص ۱۵۵)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”جو وقت میں یہ سال کے شیعہ صحابہ تم کے سب کچھ لایا ہوگا۔
گھنٹے یا الیٰ کے پر اسلام سے طاعت ان۔ (فتاویٰ مستطی محمدیہ ج ۳ ص ۱۵۷)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال: شیخ با علی مسدس ہیں یا کافر؟

جواب: اگر کوئی شخص حضرت علیؑ کو باقی تمام صحابہ سے افضل سمجھتا ہو
صرف سے عقلا ہے وہ کافر نہیں ہوتا۔ ”حق کل کے شیعہ کا صرف یہ عقلا نہیں
ان کے عقائد کے غرض میں کوئی شہ نہیں، چتا چہ تحریک قرآن کا مسدس کے
مسدس اور متواترات میں سے ہے۔ (احمدیون الفتاویٰ ج ۹ ص ۱۷۵)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”بعض مسدسوں کو یہ رواج کے پارے میں دو غلط فہمیاں ہیں۔ ایک یہ کہ ال
میں بعض فرقہ پرستی فرما دیتے ہیں جو تحریف قرآن ”رجیء کر مفسد اسلام“ کا
نہ کے قائل نہیں۔ دوسرا یہ کہ ال کے کلام و تحریف قرآن ”رجیء کر مفسد اسلام“ کا

اور یہی تمام کتابیں ہیں۔ اس پھر اپنے اس قول فعل۔ غلاموں میں اشتہار ہے۔
 میں دعویٰ ہے کہ وہاں کہ ہمیں کوئی شیعہ بھی نہ پاتا، وہیں دوست۔ جو شخص
 بھی چاہے اس کا تجربہ کرے، اچھا ہے۔

میں نے کئی شہر میں خاص طور پر غلاموں کے گھروں میں ان کے امام
 یا ب کے ساتھ جا کر بڑے بڑے غلاموں میں دیکھا ہے یہ غلام کیا ہے کہ
 جو شیعہ اصحاب کافر کو جمع میں پیاز مرچا ہے اس کے مصعب کو کافر
 ہے، پھر اپنے اس قول فعل کا ثبوت میں اشتہار ہے، انہوں نے ایک ہزار پانچ سو
 گا۔ انکو پانچ سو کے نیلے نہیں پسند نہیں ہے۔ گا، یہ پانچ سو گا، میرے
 اللہ تعالیٰ جل شانہ سے مجھے بہت پتا ہے، جتنے شیعہ بھی انہوں نے حاکم میں گئے ہر ایک کو
 ایک ہزار پانچ سو گا۔ مگر ان تک کوئی ایک شیعہ بھی ابھی نہیں ہو رہا ہے
 قیامت تک ہو سکتا ہے۔

یہاں اس کے بعد بھی یہی وہی حقیقت میں کسی قسم کے، اس کی کوئی تضحیل نظر
 آتی ہے کہ ملا امتیاز شیعہ ظاہر و باطنی ہے۔ (احسن اللہ حق ص 10 س 36)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

بھئی ملک کہتے ہیں کہ قتل ہمرقہ لینے نہیں بلکہ خاص اس مرتد سے
 جو کربا باقی ہو، جیسے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں تصریح ہے۔
 کہ قتل ہمرقہ نہ کریں بلکہ خاص اس مرتد ملنے سے جو کربا باقی ہو،
 جیسے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت (حضرت عارف بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ
 حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حد میں عرض کیا کہ مجھے اہل عرب سے کوئی کہہ نہیں سکتا
 جو کہتا ہو کہ میں قبیلہ بنی صیف بن مسعودؓ سے روایت دیکھا ہے، صیف بن مسعودؓ کہ کرب

حضرت مولانا قاضی عیاض صاحبؒ کا فتویٰ:

بخاری شریف کے صفحہ نمبر 526 پر حدیث: ہاتھ صلی اعتدال بمنزل سلمہ

ہزاروں میں ہو سبھی کے حاشیہ میں قاضی عیاض صاحبؒ فرماتے ہیں کہ

یہ ساری باتیں روافض اور سارے فرقہ شیعوہ کے دہان ہیں کہ خلافت کا حق

حضرت علیؑ کا تھا، یہی وہی تھے جس کو وہ حضرت علیؑ پر نسبت دیتے تھے، یہی وہی تھے جس کا

نام کوکا فرمایا ہے میں انھیں نے حضرت علیؑ کو کاؤکا، سو یا ہو گیا وہ اپنا حق لینے

نہرے گئے۔

ان و متقیں؟ آپ ہیں اور ان کا نام سب بھی؟ آپ سے چھ جائیداد کا قول رہا

یہ پائے ان کے باخبر سوئے میں ہوں شک نہیں، اس سے۔ جو ساری منہ کو کاؤکا اور

وے بالخصوص صدر اول (یعنی صفا پہ کراٹم) کو اس سے شریعت کو پاگل قرار دیا اور علامہ

مقدمہ برپا ہے۔ (بیجا، ص ۲۰۰ ریف ص ۵۲۶)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

علامہ احمد علی شاہ رنجواری صاحبؒ نے ہماری کے صفحہ 526 کے حاشیہ میں قاضی

عیاضؒ کا قول نقل کیا ہے کہ شیعوں کے تمام اقوال کے کافر ہوئے میں ہونی شک نہیں۔

ذکمال المعلم بعوائد مقدمہ ص 580

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

مشکوۃ المصابیح: میں حدیث ایسا درج ہے کہ لایحیہ کا۔ و

شہر میں فرماتے ہیں۔ یہ بات اس کے زمانے کے روافضوں اور قاضیوں کے حق میں

صاف آتی ہے کیونکہ ان فرقوں کے لوگ صفا پہ روم میں سے تھے صفا پہ رومؒ کی جگہ کا

مظاہرہ کرتے ہیں اور تمام اہل سنت و اجماعت کو بھی کامیاب سمجھتے ہیں، یہی ان فرقوں کے کار
نوا ہے اور ہمارے جس پابندی اختیار نہیں۔

دعوتِ اسلامی، جلد اول، صفحہ 299

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کا فتویٰ:

سوال: کیا محمدؐ مالِ شیعہ کا فریب ہے؟

جواب: ردِ افش میں تفصیل ہے۔ جو ان باتوں کی کٹنگ سے رس
شعنیؒ رہا ہے۔ حضرت صاحبِ تصدیقؒ پر تہمت لگاتا ہے اور صحیح راہ کو غلط بنا ہے
اور بھی کچھ اور کہتا ہے۔ اس سے منانکت و نفاست نہ آ رہی ہے۔ اور اس کو ردِ افش تو ہی
ہوتا ہے۔ یہ وہ چھ بیہوشی کے چوں کے کہ ایک دینی نفل کے آپ آپ اچھوٹے ہیں
اور بڑے عقائد و اطلالہ مٹتی رہتے ہیں۔ لہذا اس کے ردِ افش کا افسوس ہے کہ اس کے
اصوب و مہمب ہو گیا ہے۔

نہ اہلِ شیعہ یہ ہیں کہ اس کے لغز پر فتویٰ ہے اور اصوب و مہمب کے اعتبار
اس کے گنہگار ہیں۔ وہیں لہذا اس کے ردِ افش اس سے بڑھ کر نفاست قائم
کرتے ہیں اعتباراً چاہے اور اہلِ اسلام اور یہاں سے علماء و محققین کا حق ہے ۱۶۸

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ردِ افش میں ہے عقائد کفرانہ کی چھ بیہوشی: ان کا اس قسم سے ردِ افش کثرت
موجود ہیں۔ یہ لوگ معارفِ حق کی روایت کے قائل ہیں حضرت صاحبِ تصدیقؒ
پر تہمت لگاتے ہیں مگر ان کو یہ معلوم ہے کہ یہ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی روایت کا
کار کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے اصول و قطعیاں کے عقائد کے خلاف شہید ہوں ہیں۔

دعوتِ اسلامی، جلد 2، صفحہ 447

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی کا فتویٰ:

ایک مرتبہ آپ ممبرانہ یوں لے گئے تو ماہِ جماد الاول ۱۳۸۵ھ کے ماہِ محرم
سے ملاقات کے دوران فقیر شعیب کے متعلق انگلوہونی اس میں آپ نے ایسے طہات
رہنما فرمائے جو ایک تاریخی منیت رکھتے ہیں۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ
جامعۃ الازھر میں شیعوں کے ہاؤس میں مسجد چل رہی ہے، اس کو کون کا یہ خیال ہے کہ
یہ جو مسجد کے درپور مسجد بن گئی ہے، اس کو ختم ہو جائے گا۔ جامعۃ الازھر میں
شیعوں کی رخنہ کا خلق ہو جائے گی یہ مسئلہ اس چل رہا ہے۔

ہمارے کشمیر میں شیخ عبد الواحد کی جیسا کہ جگہ اس سے ملاقات میں نہیں
مسجد پہنچو انگلوہونی اس موقع پر کہیں سے ہے۔ ایک شیخ نوہ ہیں جو بالکل اسی
مسجد میں سے مکرک اور بالکل مختلف ہیں جیسے وہ تخریف قرآن کا قائل ہے یا نہیں جولوہ
حدود ہی کے قائل ہیں اس سے بحث نہیں ہوگا اسلام سے خارج ہیں۔ میں کوئی شخص
خبر سے علیٰ ان تکفیل کے قائل ہیں اس سے منافرت باقی ہے۔ سو بات چیت ہے؟ حق
نہاں مسئلہ اس کی ایک بڑی جدوجہد ہے۔

تو میں نے اس سے عرض کیا کہ نقطہ ترقی مسئلہ جو دائم تو یہ بھی ہے۔ اس
دو طے اب فرسیت شیعوں پر اور اس کا مطالبہ پر اجراء ہو چکا ہے، اجراء کا فرق
اور اس کا تو رہنا یہ بھی تو کوئی معمول پر نہیں کریں؟ یہ داشت بھی یا جائے۔
ایک چیز پر اجراء ہو چکا ہے کہ اس کی جو جانب مخالف ہے وہ کوئی راہ پر معمول نہیں ہے۔ میں
کہ نقطہ ایک مسئلہ ہو چکا ہے۔ یہاں سے لیکن اس کے جو بارے میں تو اس کا قدر مشترک ہے وہ
مسئلہ اس سے اس مسئلہ کے تحت سے اس مسئلہ کے تحت سے اس مسئلہ کے تحت سے اس مسئلہ کے تحت سے

تین، تینے ہیں اور کون عظمیٰ، یہی نہیں حقائق یہ مسئلہ بھی سامنے آئے گا۔ کیا آپ اس کو براہِ اشتراک رکھیں گے؟

ظاہر بات ہے، جب مواد کے اندر ایسی خدائیں ہوں، ان تمام مسلمانوں کے قائل ہیں، نہ بولتے ہیں اور سچا ہوں مرچ نہیں، اساتذہ کرام بڑے ہیں سے جب بولتے تھے کہ بولتے تو بولتے ہیں، اور خلافتِ ثواب و امت کی صورت میں لکھا کہ خود علم کی صورت میں خواہ ہی بھی قابل صورت میں ہے، ہر حال و دیگر حالتِ نبوت میں سے ہے

یہ امت کا ایک اسلامی مسئلہ ہے، اس کے اندر اگر ایک فرقہ پرستوں سے کہ دین افضل نہیں بلکہ امت افضل ہے، پہلے پہلے کہ یہ حدیث کا فرقہ چھوڑے، اسے باہر امام کہتے، نصرت اور مے جیسا کہ بی بی سے غصہ، مے سے غصہ، یہ حدیث کے خلاف کے ہو رہی ہیں دوسرے مقام کے کھڑے، دین تو ہم اس کو شریعت، العبادۃ سے تعبیر کریں گے۔

جیسا کہ شریعت ہم الحزم و حنبلی ممنوع سے اپنی طرح، شریعت ہمیں منع ہے، کئی مصلحتوں سے۔ ہر نبی و پیغمبر کے بعد جو بھی عصمت کا دعویٰ ہو گا تو اس کی تردید و راستہ تمام نبوت پر ہے۔ ایک دعویٰ تھا تھا جہاں اور دوسرے علاقہ کا جہاں مسلمان نبوت کا ہے یہ اس کے بھی نتائج سے ہو گیا آپ سے براہِ اشتراک یہاں گئے؟

پھر میں نے یہ عرض کیا کہ ہر کی بات یہ ہے کہ ہر ساری چیزیں دیکھو، جیسے یہ دیکھو کہ پھر فرقے کا ایک مزاج ہوتا ہے اس فرقے کے بھارت میں تو جیسا ہے، اس میں اس پہ شہادت ہے کہ مسلمانوں، جسے تھکات تھکات ہے کہ اس میں مسلمانوں کی خلافت کی، جہاں جہاں مائی ہوئی ہے بچے سے بھی لڑنا لگنا ہے تو تاریخ کی روشنی میں یہ ایک تاریخی فرقہ ہے۔ بس اس کا مزاج یہ ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کا آپ کو چاہیے کہ

کے آپ میں شامل ہو جائے ہیں کل ولوک پہ کمال ر آپ دیتے آپ کے ہر عالم
آج ہے جیسا ہمارے کس پر شاہ ہے پھر آپ کیا یہ کہے آپ سے محض ایک عقیدہ
میں سے رہ گیا بھی تفصیل نہ دے سکتا جتنی یہ کوئی زیادہ نہیں۔ آخر صرف اس ایک
نکتے تک ہوتے ہوں تو مضائقہ نہیں کہ مگر سب کل دوسرے بھی ہیں۔ یہ طریقوں اور طبقات کا
موضوع ہوتا ہے اس سے قطع نظر۔ یہاں تو ایک نہیں ہے اس طرح کی باتیں ان سے ہوتی
رہیں۔

مذہب میں مہربانی سے یہ کہا۔ میں بھی اس سے اس کا قائل ہوں۔ میں نہ صرف
مانندگی کر رہا تھا۔ ہمارے وال یہ جیانت ہیں کہ میں نے انہیں کہا۔ آپ بات آپ پر
واضح ہو گئی ہے تو اب آپ یہ مانندگی کیجئے۔ یہ صاف کھڑے ہے "یہ نہیں" سے
چاہئیں۔ (ادیع صحابہ اور علماء، بیروت، ص 148)

دارالافتاء والارشاد کراچی کا فتویٰ:

شیعہ بدعتیہ کا نام ہے، ان کے غرض میں در سے تامل کی بھی وہی نکلیاں ہیں
ان کی کتابیں کفریات سے مری ہیں جس میں سب سے بڑی وجہ عقیدہ وحی و نبوت
قرآن سے جو کہ ہاں متواتر امت مسلمہ میں سے ہے، اس مذہب کا جامل
سے جامل ہے جو کہ ہر مرد و عورت بلکہ ہر بچہ بھی عقیدہ دانتا ہے، ان کے کتب میں چ
بچہ بھی جیسے ہی ہاش سنبھاتا ہے اس کے دل و دماغ میں مذہب کا یہ بیادنی عقیدہ زیادہ
سے زیادہ رجحان کرنے کی ہر قسم کوشش کی جاتی ہے، اس کا چھوٹا بڑا ہر دماغ سے جرد
اس کا پیغام دیتا ہے۔

(فتویٰ دارالافتاء والارشاد کراچی کے دار سے منسلک اعلام کرام کا مستحق قصہ ص 164)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

یہ تہران کا بعض لکھنوی ہے، ہندوؤں سے اس کا بیڑہ کھانا پانے، احتیاط
 رکھنا ہے، بعض روایات، اتفاق نامہ ہیں جو موسمی تقویم کے منکر ہیں، یہیں رہا کرتا
 جو حضرت عاشر صدیقہ کے اہل کے قافل سے اراکوں پر تہمت دیتا ہے یا سیدنا حضرت
 صدیق اکبرؓ کی سجاوٹ کا منکر ہے، وہاں کا بیڑہ قطعاً حرام ہے، البتہ وہاں جس کے
 عقائد کفر پر عمل میں جیسے تصاویر، فراموش کا بیڑہ ہے، ٹھیکہ دار، جن کل جو، بعض
 ہیں، یہ عقائد ہیں اس سے ان کے بیڑہ سے احتیاط رکھنا چاہیے۔

(عربی نسخہ، ص 2، ج 2، ص 665)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فتویٰ:

شیخ بعض حضرات کو یہ حیاں ہو۔ حلقہ میں شیخ تو فریاد من کے قافل میں
 گئے اور آپ مرید بہت و حلیم کے مطابق و مقرر تھے، کو امام غائب کے پاس مانتے ہیں
 گئے، مگر جو دور ہے کے شیخوں نے یہ عقیدہ عام مسلمانوں کے مطابق بتایا ہو گا۔ مگر یہ
 مناسب سمجھیں ہے، بلکہ یہ جو دور کے شیخ بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں، یہ جو دور ہے
 ہمیں ہے، اصل قرآن امام غائب کے ساتھ پڑھتا ہے، بسبب وہ ظاہر ہوں گے تو اصل
 قرآن بھی ظاہر ہو گا۔ (مگر ان کے عقائد، نظر رکھنا، ص 175)

حضرت ملا علی قاری صاحبؒ کا فتویٰ:

ہمارے دور کے کسی تمام اہل سنت و جماعت لکھنوی نے کاغذی نو پتی جگہ
 لکھا ہے، روایتی نقلیہ ہے۔ یہ القیسی اس کے بالاجہت، منہی ہوا ہے۔

(دریافت، ج 8، ص 137)

اورہ کوئی مرزا ہے شیعہ کے اور نہیں ہے۔ سی وچ سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع نے
فتاویٰ کو یہ بھی لکھا ہے۔ پاکستان کے تمام شیعہ مولانا سلام سے جاری ہے۔

سوال ایک آدمی سے کہا شیعوں کا معاملہ یہ ہے یا ان کے متعلق فرقے

یہ، امام بنی رتی سے نہیں نکلتا ہے میں وہ رہا ہوتا ہوں کافر یقیناً رہا ہے شیعوں پر
عقوبت لگا تے ہلدا ان کے عقائد پر حکم لگاتے ہیں؟

جواب کہیں، یہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے

ہیں۔ سکا فہم سے جڑا ہے کے کوئی شمس ایک دوسرے سے مختلف رہتا جیسے شمس،
شافعی، مالکی، حنبلی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم (مسند اے محمد اسوہ) (یعنی شیعہ) کے اصول بھی
بھی نہ بد ہے اور ان کا بطلان میں تہذیبی دیکھی رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے جناب! اہل فاطمی کی بنیاد کسی مسلمان کافر مرتد،
مرد قتل، منافی شریعت اور شرک نہ ہو جاتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے آپ نے عقیدہ قہوت امام بنی کے نہ پایا تو پتہ چلے کہ
امام بنی رتی سے ان کے 20 تک فرقے بیان کیے ہیں۔ یہ بالکل زائل ہوئے ہیں۔
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز سے تھوڑا سا شریعت کے صوم 24 صوم 40 تا 44 لکھتا ہے
ہیں۔ مابقی شیعہ کے 24 فرقے ہیں۔

احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ:

رواۃ (شعور) عسیر معلوم مرد ہیں۔ جیسا کہ ہم نے

13 الفصدہ میں لکھا ہے۔ (احکام شریعت ص 200)

(باب چہارم)

شیعہ کافر نہیں کہنا چاہئے بلکہ رافضی
کافر کہنا چاہئے، اس جملہ کی وضاحت
اور شریعت میں عرف کا اعتبار

سوال بعض دکتے ہیں۔ ہم کافر شیعہ کافر نام دینگے اور مس نہیں۔

بلکہ کافر رافضی کافر نام دینگے؟

جواب شیعہ کافر رافضی کے نام سے مدعی الوجود ہیں میں کے نام

رافضی کا لقب ہر اس شخص کو دینا ہے جو یہ میں کہتا ہے "میں کافر" مگر یہ طعن و تشنیع

جاری رکھے۔

1

موجودہ امام جعفر صادق صاحبؑ کے بیٹوں شعیب و یوسف اقبابا کچھ میری
 سے عطا ہو گئے۔ اے اللہ! ہم سے جو کہیں بھی ہو، وہاں سے ہمیں عطا فرما۔
 تو میں نے یہی وعدہ انھیں کیا۔ اہل شام نے شہزادہ امام رضی اللہ عنہ سے

(ذره بخ کافی کتاب الزهراء ص 3 ص 14)

حضورِ اکرم ﷺ نے امت کو مختلف قسموں کے متعلق مختلف مواقع پر موعظہ کیا تو اس روایت کے لئے یہ موعظہ نہ تھے۔

منقرض ہو میرے بعد ایک قوم ہے کی طبعی تفتیح الہی کی خدمت میں ہو گی
راہِ حق پر ہے گا اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں وہ شریعت میں

میدانِ محشر علیؑ : ہاتھ میں شلہ۔ عرسِ یانیا رسول اللہ ﷺ ان کی
 علامت ہوگی؟ سیدنا ﷺ فرمایا: میں نے اسے اسی علامت پر دیکھا۔ یہ جس کے خوشبو میں
 نہیں دھوئی۔" دسٹک پہ لکھا: "تسبیح" یہ گئے۔ اور وہ دھوئے۔ میں نے وہ لوگ
 اہل بیتؑ سے محبت کا دعویٰ کیا۔ جسے حالِ اکابرہ سے نہیں جانتے تھے۔ ان لوگوں کی علامت یہ
 ہوئی کہ وہ ہر روز نماز کو پڑھنا نہیں گئے۔ دعا و اوریت کہا ہے حصہ 1

علامہ ابن حجر العسقلانی صاحب "کافوی:

بہر حال تشیع و سنی کے فرق میں کچھ فرق ہے۔

(تقدیب القديب ج 1 ص 194)

امام شافعی صاحب کافتوی:

ہر وطنی نے امام شافعیؒ سے سوال کیا کہ میں رافضی کے پیچھے مار چاہوں تو
امام شافعی سے ماراؤں نہیں۔ رافضی کے پیچھے مارستہ ہو سبتہ دن کے پیچھے، دم کی کے
پیچھے، میں سے کہا ان فی صلاۃ توبیاں میں امام شافعی سے ماراؤں جو یہ کہتے ہیں۔ یہاں
نامصرف وہاں سے قال کا سناؤ، ہم کی ہے اور جو یہ سے ماراؤں ہرگز امام سے حق نہ تھے تو وہ
رافضی سے۔ (مشیر اسلام، اسبلا، الجزء الثانی ص 388)

حضرت مولانا شیخ عبدالحق صاحب کافتوی:

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیعہ کاؤں کو ہانچا سے بلکہ رافضی کاؤں کا

چاڑھتے؟

جواب: عرف اور اسم، یہ ان قدیم زمانہ سے قافلوں کے لئے ایک واحد چار
رہا ہے۔ عربی تو میں بھی اس کو قافلوں ساری کے لئے بلا واسطہ استعمال کیا ہے۔
اسلام سے پہلے بعض اہل حق مقامات میں عرف و عار سے جو واحد نام مقام دیا ہے۔ سلامہ، حق
عبادت فرماتے ہیں۔

عرف کا شرع میں اعتبار ہے اور اس سے اس پہ بھی کبھی حکم کا واسطہ نہ ہوتا ہے
تو کہ بہت عرف و تہذیبیہ فقیر سے بعض احکام شرع میں بھی فقیر و مجدد نے فتح ہوا ہے۔
میں نے مثالیں اس فقہ میں لکھتے ہوئے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین نے فرمایا ہے کہ
حاجانہ جب تک عادت اور عرف کے بھار سے نہ کافی سارے مسائل میں حق
طرف رجوع کیا جاتا ہے تو حق کی باتوں کے حق کو اصل بنا کر اسے اس باتوں نے ہمسوں میں
لکھا ہے نہ عادت اور عرف سے بنا کر حقیقت پر چھوڑ دیا ہے گا۔

عرف کے ساتھ ثابت شدہ مسئلہ میں شرعی کے ساتھ ثابت شدہ مسئلہ کی طرح
 ہے۔ اور مہذبہ میں سے عرف کے ساتھ ثابت شدہ مسئلہ میں کے ساتھ ثابت شدہ مسئلہ کی
 طرح ہے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حجۃ اللہ الیہ بعدہ میں
 عرف کی کشتہ علیٰ ہر ماوراء راصلیٰ امرایہ ہے۔

عرف کی تشریف

فقہاء امام سے عرف کے مختلف تعاریف بیان کی ہیں۔ یہاں پر چند ایک بیان دیا
 جاتا ہے۔

- 1۔ علامہ ابن عساکر نے فرمایا ہے کہ عرف وہ ہے جہاں ہر امام سے عبادت ہے جو
 فقہی میں معتبر ہے۔ اور یہ بیان سیدنا کو نقل کیا۔
- 2۔ امام غزالی صاحب فرمایا ہے کہ عرف وہ عبادت ہے جس میں عقل و
 طریقت عقلی طور پر لوگوں کے نفوس میں اس طرح جا رہی ہو جہاں میں تاثیرت پیرا سے قیوس
 کمر لے کر اس میں دنیا کے سیم الطبع لوگ اس کے عاون ہو جہاں میں ریڑھ ٹپویدہ یعنی شرعی کے
 پر علماء رہتے ہو۔

3۔ امام ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ عرف وہ ہے کہ لوگ اپنے معاملات میں
 اس کے عادی ہو چکے ہوں اور اپنے امور اس پر قائم ہو چکے ہوں۔

مقبول عرف کے اسے شرائط

- مگر عرف و عادت مطلقاً منبیل نہیں۔ جو عرف عند اکثر معین ہو اور اس کی
 ماوراء (اصل) ان ہیئت حاصل ہو فقہاء کے مسمے سے ہے۔ چند شرطوں کی ہیں
- (1) عرف معینوں حکم کے معارض نہ ہو۔
 - (2) معارض میں اس کو یا مقام حاصل نہ ہو کہ اس کا سامان صحت نہ ہو۔

(3) وہ عرب و معاشرے میں عام اور غالب ہو۔

(4) اس علم کے وقت وہ عرب و معاشرے میں ہو۔

(5) مخالفین میں عرب کے خلاف کو معاہدہ و شہادت ہو۔

(فتاویٰ حقایقہ ج 1 ص 149)

علامہ ابن عابدینؒ کا فتویٰ:

میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ کافر ہے کہہ رہے ہیں۔ یہ کفار واقعی شیعیین

میں سے ہیں جو سے کافر ہیں۔ ہر امام محمد بن علی بن اسماعیل ج 3 ص 120

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

عرب کا شر میں اقرار ہے جو اس سے اس کی کبھی کبھی حکم کا وارہد رہتا ہے۔

ان کے ساتھ عرب کی تبدیلی تکمیل کے بعض احکام شرع میں بھی تکمیل و تبدیلی واقع ہوا ہے

میں نے ان میں کتب فقہ میں کثرت موجود ہیں۔ حنفیہ و حنفیہ ج 1 ص 149

علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد

بن محمود حنفی نسفی کا فتویٰ:

اور یہ ہے کہ کافر کہہ دیا تھا کہ یہ کافر ہے کہہ رہے ہیں۔ یہ کافر کے سے۔ میں نے

نہ ان میں شیعیان اور اہل بیت کے کافر ہے۔ (البحر الرقیق ج 5 ص 74)

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال ہر امام پور شیعہ مکتبہ میں ائمہ شیعہ کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا

ہر بعض لوگ شیعیان کہتے ہیں۔ ہر امام پور شیعہ مکتبہ میں ائمہ شیعہ کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا

(6) سرحد (م) سرحد مختار

(7) عاتق (م) عاتق مختار

ہ میں یطع اللہ العزیز فیہ نجات مع ... میں نجات میں یطع
مصدق اللہ ورسولہ صالح بن اللہ مع لیس انہوہ اللہ ہمہ مصدق
اب عطیحتک المخرور لا یعدخوز الشفاعة لامن اللہ عنانہ ہمہ
عیدنا و التکم الاصلون (در مصباح) و حضرت علیؑ و حضرت کاملؑ و ب
طریقہ مختار ص 118 مصباح

سب سے زیادہ سعادت مند ہے وہ جس نے ہماری تحفہ بہ عظیم کیا ہمارے
عقل سے مگر ہمارا رگاہ لگی میں داخل ہوا ہم سے حاصل محنت و روحانی پیدا ہوا ہمارے
بدانت چاہا۔ رہا ہمارے سے ہم سے منع کیا اس سے رہا ہمارا عقل ہمارے رہا ہمیں
شامل اور بہشت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ ان تمام حالت کے بعد اگر ارش ہے کہ آپ ثوی
ہمارا قرار میں؟

جواب: لفظ شمع کا کیا معنی، اعتبارت کے ہیں۔ اور دوسرے معنی
یا اعتبار عرف کے۔ انہی معنی تو ہیں سے جو آپ کے وقت سے قبل کئے ہیں۔ اور عرف میں
شیعہ اس کو کہتے ہیں کہ فائدہ بہ اہل حق و جماعت کے نہ بہ کے، مقابل
سے جو حضرت علیؑ کو شیعہ بلا فصل، اہل حق میں۔ ہم سے مصلحت ہے۔ اس کو ہم میں
ہی مختلف ہے۔ یہ ہیں بعض ہیں کہ حضرت علیؑ حد ہیں بعض ہیں۔ حضرت علیؑ سے
حد کے مدلول ہا ہے، مصلحت کہتے ہیں کہ وہی حضرت علیؑ کی طرف اشارہ لگی تھی مگر
حضرت علیؑ کیلئے مدلول ہا ہے، مصلحت سے محمد مصطفیٰ ﷺ کی مصلحت ہے، بعض سے ہیں یہ
قول جس وقت ہوا ہے، وقرآن میں ہے جو ایمان سے اتنا، کیا تھا بلکہ یہ ہر سب
ہمارا بعض بہتوں خصوصاً محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد چاہے سلام برائے کرہ و تمام

مسلمان مروتہ مانگے تھے (معنا اللہ)۔ اسی قسم کے بہت سے کلمہ پر عقائد مرتب تھے۔
 میں نے لکھا شیعہ "الغی" اور انہیں اس فرقوں میں عربیہ استقامت ہوتا ہے۔
 میں رسول اللہ ﷺ کی ادا میں سے جو لوگ یہ عقائد رکھتے، وہ شیعوں کی۔ ہر شیعہ
 یہ کہتا ہے کہ وہ اس پر شیعہ نہیں ہوتا۔ (کتابہ النملہ ج ۱ ص 292)

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ کا فتویٰ:

عرف سے واقف ہونا ضروری ہے۔

ماہ کے عرف اور اہل زمانہ کے احوال سے واقف ہونا بھی مفتی کیلئے ضروری ہے۔
 عرف زمانہ کی رعایت مفتی وقاصی کیلئے ضروری ہے۔ چنانچہ ماہ:
 مفتی "وقاصی" کیلئے یہ سنت ہیں کہ عرف زمانہ سے جو لحاظ کے صرف
 کیا نہ ہو پس پڑھنا دیر۔

اس سے مراد یہ بھی ثابت ہو کہ مفتی اپنے عرف زمانہ کے خلاف فتویٰ نہ
 دے۔ مفتی کو چاہئے کہ وہ علم کی اپنی لگاؤ میں رعایت کرے۔

احوال زمانہ سے واقفیت اور اس کی وجہ

مفتی کیلئے عرف زمانہ اور احوال کے علم کی فہم کیوں لگانی ہے۔ نکتے میں نہ ہر
 کچھ عرفی ہوتا ہے اس سے آپ یہ بات عیاں ہو چکی ہوگی کہ مفتی وقاصی نے عرف
 عام اور قرآن و حدیث ہر کے "دراور لوگوں کے حالات سے بہرہ والا" طور پر رہا۔ تو
 یہ عقیدہ کہ بعض چاہئے کہ اس طرح بہت سے حقوق صانع بنا رہے ہوں گے کہ ظلم زمانہ
 سے لگا۔ پینا چاہئے کہ اس سے لکھا ہے۔

مفتی کیلئے لوگوں کے احوال کی معرفت ضروری ہے اور اہل علم کا مقصد ہے کہ جس

تسلیمات کو لوگوں نے کیا ہے۔

مجھے ذیقہ ن امید سے نہ رہا بخرمں، حال میں خلاف سقاہ ہوا تو ہوا
 جنس ن، ناہ ہوکہ "امیر سے معافی کے واہوں کے نام آتے ہی، حضرت ازخو، کما مست
 صا کس گئے، مجھے وہ بھی پتی سختوں سے پوریں گئے۔ (امیر / بیت ۷، 252)

کافر کافر شیعہ کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر، اس جملے کی وضاحت

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ جملہ ہے شیعہ کافر سے نہیں ہے یا
بات ہے جو سپاہ صحابہ کے لئے تھی اس جملہ سے وہ بھی کافر؟

جواب یہ نہیں ایسا سپاہ صحابہ کے اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ حسبِ طرف
معارفہ اکابرین سے شیعہ کافر لکھا رہا ہے اسی طرح اہل اسلام سے یہ بھی لکھا ہے کہ جو
شخص شیعہ کے کفر میں شک سے وہ بھی کافر ہے۔ انصار کے قریب نظر یہاں پر اسلام اور
کلمہ دین کے چند فتویٰ کی بات ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فتویٰ:

عبداللہ - ۱۴۸۱ھ میں جاری شدہ فتویٰ کے تحت جو کلمہ ہمارے مابین پہنچا ہوا ہے

رہے سو کم از کم اس سے ، پھر اس جگہ سے ٹھہر جائے ، وہ بے شک ، بھی لاپرواہ ہے۔

یہ شخص کے پیچھے ہمارے نہیں۔ (کنوینٹ المصلحہ ج 1 ص 182)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

صورتِ محمد ﷺ کی یا حضرت کا شصتہ اقدار کی شام میں گستاخی رہے

سے ناراض رہا ہے ، لاکڑ ہے۔ مہارہ کریم اس بات پر حقیقت ہیں کہ یہی تو شام میں
گستاخی رہے ، لاکڑ ہے۔

پس جو شخص ایسے آدمی کے فعل پر ٹھہرا وہ یہ سب ہی ہو گا اور وہی ہو گا لپکا رہا ہو گا۔

رہے سو کم از کم اس سے برا کچھ رہے جگہ سے اٹھ جائے بے شک وہ بھی لاپرواہ ہے۔

(کنوینٹ المصلحہ ج 1 ص 171)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص وہ تعان علی شام کے منکروں ، ختم ویت کے منکروں ، مدد بے ثواب

کے منکروں ، باسداں مجھے ، ڈا ، بھی براہ سے جاری ہے۔

وہم المصلحہ و المصلحہ کیوں میں غلطی ، الامید ، انظر

۔۔۔ کنوینٹ المصلحہ ج 1 ص 158

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فتویٰ:

جو آدمی کلمہ پڑھا (مسلم) آپ ﷺ میں رہتا ہے یا ان کی پیرت رہی گئی کے

کسی کو ، کے بارے میں ہستہ یہ اندر اختیار رہتا ہے یا ان کی قومیں نہیں مانتا ہے یا

ان کی شام میں گستاخی رہا ہے یا ان کو کان ، یا ان کی طرف بروی ہاتھ کو مس کرنا

سے انصاف کرنا ، رواج مندرجہ ، پورا ذرا غور و نظر اور مصلحت کے ساتھ تکیہ

دینا ہے اور صحابہ کرامؓ کی مثال میں یا ان کا طواغوت رہا ہے ، اور قرآن کو ایک ہی جگہ

۱۰ مجھوں نے ہی کاٹھ بٹاتا ہے سو کیسا اس کا کہنا ہے نفیر کرنا ہے (معاذ اللہ) تو وہ
 ۱۱ میں سر کا ویرا رہا ہوں اور وہ ہے۔

کراپا ہوی و مسلمان ملک میں رکت بنا ہے تو اس کو قتل کیا مسلمانوں کی
 حکومت پر جب ہے مشہور قتل کے مطابق اس کی تو پتہ نہیں کتب کی جائے گی یہو اس کے
 امر میں شک رہتا ہے وہ بھی کا ہے وہ یہ امر رچہ کا مسک ہے اور اس پر مت کا حجت
 ہے

محمد بن عبد بن سے فرما دے کہ اس کا احداث ہے کہ شافعی رسول ﷺ رتبہ پہنچانے
 ۱۲ میں اتھیں شاپر سے لا پھر سے یہ حدیث میں اس میں تحت سر کی عید کی ہے
 اور مت مسلمہ کہہ کہ اس کا بھی حکم نہیں ہے اور جو کوئی اس شخص کے کفر اور عذاب
 کے بارے میں شک ہے کہ وہ بھی کافر ہوگا۔ نہ کہ اس سے ایک کافر کے کفر میں شبہ

۱۳

طہارۃ امن یمید نے اس مجھوں سے مزید کیا ہے کہ کائنات ہے اسطرح
 ۱۴ ہے تو وہ کلام ہو جائے گا اور بلا موقوف اس کو قتل کر دیا جائے گا یہ امر اور وہ کلام
 حدیث ہے کہ رہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح کی ہے کہ جو بھی بھی خواہ مسلمان ہو یا کافر
 رسول اللہ ﷺ کو کالی دیتا ہے اس کو چڑھا دیتے ہیں تا کہ اس کو قتل کیا جائے جب سے ہور
 میری رائے یہ ہے کہ اس کو چڑھا دیتے ہیں یہی ہے کہ یہی ہے کہ اس کو قتل کیا جائے
 جانے گا۔ لفظ ہی دہشت ج ۱ ص ۹۹

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص ان کے عقائد و نظریات سے واقف ہوئے کہ حد بھی اس کے صبر و ہمت
 میں نہ رہے وہ بھی قتل ہوا ہے نہ کہ ان کے دیکھنے میں وہی صورت بھی عام

تہ۔ اور جو شخص کفر یا عامیہ اسلام کو لے کر آئے ہیں، کے کام ہوئے ہیں یا شیعہ کے ؟

۳۔ حضرت ابو سعید کا 232

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

شوق فرقہ شناسی نے غشیہ کے پارے میں حضرت ابو داؤد مکتور رحمہ اللہ صاحب کے مرتب کردہ انشاء پر مدد کتاب میں مفصل جواب حضرت مولانا حبیب الرحمن لاٹھی صاحب سے مدد بطور پتہ یہ صاحب نے پستان میں مولانا مفتی وحی حسن صاحب اس فرقہ کے سربراہ ہے نقاب سے بی صداقت حاصل ہوئی اور مدد کتاب پستان بنگلہ دہلی اور مدد خطیہ میں شیعہ تکرار سید اور ممتاز علی سے مراد سے سلفی فی تابدی حضرت مولانا عبد الرحمن بن شہید حضرت مولانا محمد منکر رحمہ اللہ صاحب نے فی اس حکیم نامہ کی کاش کو خاطر پر بند ہو یہ صدی کے اول کا قحہ بنی کارنامہ قرار دے ہوئے لکھتے ہیں ۔

عام فلفلی یہ ہے ۔ شیعہ مذہب بھی اسلام کے مدد سلفوں کی ایک فرقہ ہے ۔ یہ مذہب بھی سلفوں کے شیعہ و غیبی یا چادر کی رہی وہ شیعہ مذہب نہ صرف یہ کہ بتا رہا ہے دین اور متواتر ہے اسلام کا منکر ہے ملکہ اس کا کلمہ بھی جو دین کی قیاس ساس کے مسلمانوں سے الگ ہے وہ فرقہ آں رہی جو دین کا چشمہ ہے یہ اس کی تحریف کا بھی قائل ہے ۔ جس گروہ کا کلمہ اور فرقہ آں تک مسلمانوں سے الگ ہو سکا مسلمان کہنا خود نام ہی ہے ۔ (نظام اسلام شہرہ ص ۱۹۷ ح ۱۹)

حضرت مولانا عاصم عمر صاحب کا فرمان:

یہ صرف وہاں سے قرآن و حدیث تعلیم کرے گا مریدان کے ؟ انہی طبقہ وہاں سے یہ قرآن کو سلفی و قرآن پر ایمان رکھنے والے جس جگہ قرآن سے مریدان اس کے

نہیں مانتا تو یہ مسلمانوں کہتا ہے؟ یہ یہ تو اپنے قول کا تادیب نہیں رہا؟ اس طرح اگر
وہ شخص یہ دعویٰ کرے، یہ قرآن کی ساری آیات پر ایمان رکھتا ہے پس کسی خاصیت کو
خود کرے اس کو سندس ما سے اس کی تھک کرے اور اس کیلئے جیسے مرے اس قسم سے کو
کفر تسلیم نہ کرے تو کیا دنیا کا کوئی اور پاری ہوگی اس کو علم سے چا سکتا ہے؟

یا ایہا محکم سے۔ میں شخص وہاں سے گھر طیب بھی چھتا ہوں اور اس کے ساتھ
سلام کے علاوہ کسی اور روئے کو بھی مانتا ہوں؟ تو کیا اس کو مسلمان کہا جائے گا؟ میں بھی شخص
ایک وقت میں دو دنوں کا اقرار کرے یا اسلام کے مقابلہ میں فی بھی یہ ہوا تھا سمجھو۔ وہ
مسلم بن گیا ہو سکتا اس کا زبان سے اقرار معتبر نہیں ہوگا۔

(ادب الیہ تکلیف الامامین ص ۱۱۹)

سلطنت عثمانیہ کے مفتی اعظم شیخ الاسلام علامہ ابو السعد کافوی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ سوال چھٹا کہ شیعوں سے جنگ و قتال کرنا کیا
ہے، جب کہ ان کا دعویٰ یہ ہے: لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں مفتی ابو السعد
اس سوال کے جواب میں مفتی اعظم ہوئے کی حیثیت سے اجماعی ائمہ داری کے ساتھ
مفسد شیعوں کے کفر کی وجوہات کو بیان کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں کہ ان
قعدہ ہوسم جوقہ تکبر کہ ان کے خلاف جنگ جہاد کفر ہے۔ اور پھر اپنے زمانہ
اور پس کے اہل علم کا دعویٰ بھی نقل فرماتے ہیں کہ شیعوں کے خلاف تلوار اٹھا جاوے
ہے۔ اس پر بھی علامہ کا انکشاف ہے۔ جو ان کے عرصہ میں ثبت ہے وہ خود

کافر سے لڑے اور ابو عبد اللہ بنی شامی ج ۱ ص ۳۶۹

حضرت مولانا علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کا فتویٰ:

میں نے بھی صریحاً رنج علیہ تصاص میں نااہلی کو چیل کر دیا ہے۔ اے قائلین
کے یقینی ہو سنے والے ہیں کہ ہر شخص کو کفر کا حق ہے جو اسلام کے خلاف ہو۔ لیکن
ہر سب کے مانتے ہوئے کافر نہ ہے بلکہ کافر ہے جس وقت متذکرہ سے یوں کے کفر
میں شک و شبہ رہے۔ ان کے مذہب کو درست کے اگرچہ یہ شخص اپنے مذہب کو سچا
ہوئی بھی نہ بتا ہو۔ اور اسلام کے خلاف ہر مذہب کو باطل بھی کہتا ہو تب بھی یہ مذہب مذہب
ہو کہوں تو کافر نہ کہے۔ اٹھو کافر سے۔ اس کے ساتھ یہ شخص ایک مسلمہ و صحیح ایمان کو کافر ہے
فی الحقیقت۔ کے خود اسلام میں مخالفت نہ ہے بلکہ یہ وہی ہے جو کفر ہو طبعی اور کس بل غلطیہ
ہے

فقہم یہ ہے۔ کی بھی دین اسلام کے۔ مانتے، اے لڑائی نہ ہوا ہیں اسلام کی
مخالفت، بلکہ یہ کفر اور کفر ہے۔ یہ شخص کافر ہے
بلکہ ہمارے جولوگ کسی بھی یہ مسلمہ و کفر سے سے انتساب دے ہیں وہی
کو خلاف تہذیب سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کی فکر میں وہی ان کا ایمان اس کافر اور بدعت
نظروں تہذیب پر ہی۔ اس کی فتنہ پر کفر ہونا نہ ہو جائے۔

(انکسار الملحون ص 221)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

و انکو ہر دین و دین کے منکر و کافر۔ سے وہ اس انکار و کفر پر مرمی
ہے، بغیر کی شرع و امتیاز کے کفر سے۔ نی چاہے کافر نہ بناؤ کفر سے
(انکسار الملحون ص 384)

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال ہر تمام احکامات پر جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کے ہیں
 یہاں رکھتے ہیں اس کی جیڑ کی کوشش کرتے ہیں اور حضرت مہدی صاحبؑ کا ہر دور
 و آثار میں ان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس کی طرف سے قیام پخت سے مسعود کرتے
 ہیں۔ اور وہ شریعت محمد مصطفیٰ ﷺ سے غفلت کے لئے ہانپ رہے ہیں؟

جواب : شیخ بارگاہی شخص میں یہ جو تمام عقائد اسلام کے ہاں کے
 ایک مفید و بھی کفریہ ہوا۔ ان پر ایمان کا عمل و پختہ دین سے بھی انکار کر کے توجہ دینی لازم
 ہو جاتا ہے۔

ہی ہونے والے ہر دوروں میں اسلام عقائد اسلام کے ایک ایسے فرقہ بھر کے ہیں
 کہ ان سے اس کی کفریات ثابت ہیں۔ مسلمان سمجھے غلط اس لاکھ اور فیض نبوت سے
 مستفید سمجھیں۔ اس لئے وہ بھی جتنی کافر سے ہیں۔ اس سے کافر و مسلمان اور کفر و
 اسلام سمجھیں۔

یہاں بہت تحقیق ہے۔ ہر دور اسلام اور قادیانی و دیگر دھوکوں پر پتہ دیتے ہیں۔ یہاں امام مہدی
 السلام علیہ و آلہ کے قتل کا کفر ہے۔ یہاں جو شخص ایسے کافر و ملعون و کفر و مستفید و تخیل نبوت
 سمجھے اس کے لئے میں ہر شے ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ اور علوم دینیہ ج 12 ص 315)

حضرت مولانا محمد امجد صاحبؒ کا فتویٰ:

بہرہ اگاہانہ کی حد تک سے متعلق ہے۔ اور یہ وہ کافر و کفریہ ہے جو حضرت امام
 ابو حنیفہ صاحبؒ کا قہر و جہاد کی شیعہ کے لئے ایک شک و کفر ہو جاتا ہے۔
 (فتویٰ و مسائل ج 95 ص 95)

حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امرہوی صاحب کافتوی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حضرت مولانا صاحب کی کتاب صاحب اپنی کتاب شریعت و جہانیت کے صفحہ نمبر 105 پر لکھتے ہیں کہ "یہ کافر و کافر بننا مکروہ ہے۔ حالانکہ وہ بوجہ بدیعت و بدعت سے مشہور و منظر مولا امام شمس چاند پوری اپنی کتاب التلخیص فی شمس شمس شمس و دہ علوم پر بدعت کے صفحہ نمبر 14 پر تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ کافر و کافر ہے کہے" وہ خود کافر ہے۔ بظاہر انوں اقوال میں تضاد نظر میں آتا ہے۔ اس تضاد کا تسلی حش جو بہ غایت فرماتے ہیں؟

جواب: صورتِ سوم میں دونوں حضرات کے اقوال میں فرق ہے پہلی صورت سے مراد یہ ہے کہ کسی قائل کے لئے "یہ کافر بننا مکروہ" کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ شمس چاند پوری کی کتاب میں اختلاف ہے اس لئے اس سے مکروہ یا غیر بدعت و بدعت صورت کا مطلب یہ ہے کہ کون شمس کفر یہ عقائد کے بارے میں اس کے کفر کا قائل نہ ہو اور یہ کافر نہ سمجھاؤ کہ کافر ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ج 1 ص 170)

حضرت مولانا خیر محمد چاندھری صاحب کافتوی:

جو شخص شیعوں سے ترکِ ملامت نہیں کرتا وہ ملامت سے نابت ہے اور اس میں جیسا کافر ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ج 2 ص 367)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

منکر صحت سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ شرعاً خدا کا اسم مبارک اور فاتحہ جو قرآن کافر ہے۔ اور اس کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی اسی طرح کافر ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ج 1 ص 152)

حضرت مولانا مفتی فرید صاحبؒ کا فتویٰ:

کار و جہد ماننا اور اس کے ضرورت کو سمجھنا عین دینا یا شہادت ہے۔ بہرہ
 ۱۱ بڑی پائی کے قریب سے میں نے سہ ماہی سمجھا ہے۔ یہ سہ ماہی بڑی پائی حیات
 ہے۔ جسے ہم نے علیہ السلام سے مشورہ کیا۔ اس میں ہم نے تجلیات دے دیں ہیں۔ حضرت
 علیؑ نے اسلام و چاروں ائمہ کا پیغام دیا ہے۔ تو یہاں جو اس کے جو شخص کو جو حالت ان کو کار
 دے گا میں تو اسے اسلام سے خارج نہیں۔

قال سئل ما هذا؟ انما اراد ان يقول قد علمه كافر بهداه
 اسئل وہم شہد علیہ عہدہ، کفرہ کفر قائل بلہ نہ ہی یہی معنی
 ایسا نقل ہے کہ اسے قائل بنایا، لا الہ

اس کے پیچھے اقتدار و سائنس کے ساتھ نکال دیا۔ اس پر جناب پڑھنا قیام شریعت
 ہے۔ نہ سبیل علیہ صمد، انہم انہما مہ ثابت بالضرورة وبالاجماع
 وهو کفر وعدم تکلیف الخافر یستلزم امتناع کفر فی ما یؤید و هو
 ایضاً کفر الفتاویٰ شریعہ ج ۱ ص ۱۴۱

علامہ ابن عابدین شامیؒ کا فتویٰ:

شیخنا فرمایا کہ اس کا صحیح ہے کہ اس کے کلمہ میں وہ مرتبہ لایا گیا ہے
 (علوۃ العلامۃ الشامیؒ ج ۱ ص ۱۹۲)

یہ کہ علامہ ابن عابدین شامیؒ اس سوال کے جواب میں کہ مالمیوں کے
 بارے میں کیا حکم ہے دے رہے تھے۔ یہاں طرح طرح کے کلموں کا مجموعہ ہے جو
 اس کے کلمہ میں وقف ہے جو انہی طرح دیا ہے

امام ابواسحاق ابراہیم علی بن یوسف الشیرازیؒ کا فتویٰ:

لوگوں میں سے مثلاً^۱ یہاں کہے۔ حضرت علیؓ مداحی میں یہ ہے۔ وہ دینی
 میں اور حضرت جبریل علیہ السلام اور حالت کے ہاں میں غلطی، حج، وائی تھی؟ سے شخص
 کے عمر میں وقف شدہ میں رہے۔ بلکہ جو اس کے کفر میں توقف سے اس کے عمر میں بھی
 وہ شہید نہ ہو۔ (مجموع الفتاویٰ ج 24 ص 27)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص یہ گمان رہے کہ قرآن سے چھوڑ دیا کم رد یا پورا چھپا دیا ہے۔ تو
 یہ شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں کرتے۔ بلکہ جو اس کے کفر میں توقف رہے اس کے کفر
 میں بھی کوئی شک نہیں۔ (مجموع الفتاویٰ ج 24 ص 27)

قاضی عیاض صاحبؒ کا فتویٰ:

قاضی عیاضؒ نے شفا میں: مداحی فارقی سے اس کی شرع میں اس پر اہتمام
 ہے۔ اس شخص کے لیے یہ اجازت ہے جو سارے بیوہ میں سے کسی کو دے۔ کچھ یا اس
 شخص کو بچا۔ کچھ جو مسلمانوں کے ہاں سے جدا ہو یا اس میں باوجود شرعی وقف یا شہاد

قاضی ابو بلز فرماتے ہیں کہ نقل شرعی اور مداحی و بیوہ اس کے کفر پر مشتمل ہیں۔
 جس جو شخص اس میں باوجود شرعی وقف یا شہاد سے اس کے شرعی حق نہیں کی، اس
 میں تکلیف یا شک کا غرض کر سکتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ج 24 ص 27)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

رسول ﷺ پر بے رحمی نہ ہے، ال کافر ہے اور جو لوگ اس کے عہد پر رہے
 مرنے میں شک نہ کرے وہ بھی کافر ہے، مسلمانوں کا اس پر جہاد ہے
 (الکفر، ملحد، ص 210)

امام محمد بن سحنون کا فتویٰ:

تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ پیغمبر ﷺ کی شان میں کُتابی "ارب" بن
 نے (الکفر، ص ۱۱) یا اللہ تعالیٰ کی شان کے عہد پر کُتبی عید جاری ہے، وہ تمام
 جہنم کے زوکیہ واجب القتل ہے، اور جو شخص اس کے کفر و عہد میں شک نہ کرے وہ بھی
 کافر ہے۔ (کفر، گن عقائد و مضریبہ، ص ۱۰۱، صراحت مستقیم ص 478)

حضرت امام ابو حنیفہ صاحب کا فتویٰ:

امام انصاری، امام ابو حنیفہ صاحب کی کتاب الفتنہ لا یسطعہ جلد ۱ ص ۱۱
 نمبر 1۹3 میں ہے

قلت ان قال قائل لا اعرف ان کافر کافر قال هو مثله قد
 فان قال لا یرى ابن مصعب الکافر قال هو جاحل کتاب اللہ تعالیٰ
 و هو کافر

ترجمہ: میں نے پوچھا کہ "اے لوگوں کے" میں نے کہا کہ وہ نہیں سمجھتا (تو اس کا
 یہ حکم ہے) "اے لوگوں" وہ بھی اس کی طرح (کافر) ہے میں نے پوچھا کہ وہی ہے۔
 مجھے کہہ کر کے حکایت ٹاپتے ہیں "اے لوگوں" یہ شخص مذہبی جملہ میں ناب کا منکر رہا
 ہے (یہ مسئلہ کے ساتھ مختلف روایت کے تفصیلات ص 21)

امام ابن حجر کی صاحب کافتوی:

جہاں سے کہ صحابہؓ کی شان میں کتاہی رہے وہاں کافر سے وہاں کفر کا
نذیب الہی کی عید جاری ہے اور راست کہہ دیکہ وہ جب انفس سے وہاں جو اس کے
کافر، مستحق نذیب ہونے میں شک رہے، بیشک، دیکھی کافر ہو گیا۔

بصیحة الربح من شان امام ابن حجر کی صاحب سے ہے صا صرح بہ من
کفر الانس والہ فی کفرہ ہوا علیہ السلام غیر ہم
یعنی جو یہ شان رکھتا ہے کہ میں رہے اللہ کی شان اقدس میں کتاہی رہے وہاں کافر
اور جو میں نے کفر ہونے میں شک کرے وہ کافر۔ یہی مداسب دانتا و غیرہ کا
ہے۔ لفظا ہی ختم بدوت حج 1 حصہ 367،

جامعة العربیہ قوۃ الاسلام حیدرآباد کافتوی:

الاستیفاء کے جواب میں چونکہ تحریر شدہ سے مندرجہ بالا میں اس پرچہ، یقینی
دلائل و ثبوتوں اور یہی ایک حرب سے کہ شیعوں کے کفر میں شک نہ ہو سکے
لانشاء و لا یب شیعوں کا فر ردایت ہے۔ (فتویٰ امام ابن حجر ص 113،)

حضرت مولانا محمد نواز بلوچ صاحب کافتوی:

جامع حدیث النبویہ منظر اسلام حضرت مولانا محمد علی شیر پوری شہید نے
شعروہ منہدیؒ اور بے دری سے متعلق جو توحید جاری فرمایا ہے، ہندوؤں کے ہر حرب
سے شغل سے رہا رہاں نہ مایہ رہتے ہوئے مزید بتا ہے کہ وہ انھیں کے حکام معظم
کو جا سے کے بعد جو شخص اس کو کافر میں اتار دیکھی قطعاً اور یقینی ہمارے بیشک کلمے کی ناکام تبلیغ

پر ملاحظہ ہے۔ (فتویٰ امام ابن حجر ص 85)

حضرت مولانا منظور احمد میٹگل صاحب، مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی شاہ فیصل کالونی کراچی کافتوی:

فَرِّقْ رَالِیہِ قِطْعَیِ الْمَشْرِقِ ۶۱۔ یہاں قسوطی علامہ ابن عسکری نے
شامی صاحب قسصی الخطر کے کفر میں شبہ اور تامل سے کام لیتے ہوئے فرمایا کہ
دار و سلام سے حقیق ہے چنانچہ یہ بعد مسند ابی حاتمہ رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے
میں کہنے والے سرابی میں تھا کہ اس سے خاطر خیر فی معصیت اور تامل کے ان کے کفر
دار و سلام کا افسوس فرماتا ہے کہ تعالیٰ حل شانہ ہارگا وہیں سرورہ ہوں۔

(فهرست ادهم ۱۲۱) ص ۱۰۶)

حضرت مولانا احمد نواز عباسی صاحب کافتوی:

شیعہ کے کلام سے یہ کہیں شک نہیں ہوگا کہ شیعہ سرسودا مملکت اس شخص سے ہرگز نہیں ملے گا۔ وہی قائل ہے کہ شیعہ کفر و کفریہ کا شیعہ قادیانہ کی طرح کافر حاکم و حاکم میں فرق نہیں کیج سکتا۔ کافر کا کفار نہ ہے الا کافر "راہیک حویلیا" یہ کافر کے تو کافر ہیں شیعہ پر فرق نہ کرنا کفار کے تو جیسے مسلمان آجیہ حدیث "اجماع" کے بھی منکر ہیں۔ دیکھا۔ راجہ کے بھی منکر ہیں۔ مسودہ "اجماع" ہے جس پر حق کی امامت مل رہی ہے۔ (75)

حضرت مولانا محمد قسیم کوہاٹی صاحب کافتوی:-

شیخ اشرف، ایضاً لکھتا ہے کہ اگر کفر میں شکیبہ ۱۰۰۰
کفر سے زیادہ ہو جائے تو وہ کفر ہے۔ (۱۹۴)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کا فتویٰ:

سوال یا ائمہ! مجھے میں علماء دین اور یہ مسئلہ کہ جو شخص شیعوں کی ہارگاہوں میں رہے شیعیان پر اکتفا کریں کرے۔ اور ان کے ساتھ میں دیں رکھے سازو سامان شرع سے شغل کیا حلال ہے؟

جواب اے شیعوں! کہہ اب! وہ معتقدات کو اچھا سمجھتے ہوئے اس میں مجاہد میں شرکت کرے اور ان کے شیعوں پر اکتفا کریں کرے۔ ان کے ساتھ وہ مستانہ میں دین رکھے تو یہ شغل بھی شریعتاً حلال ہے۔ اور ان کا حکم بھی اس میں جہاد ہوگا۔

(فتاویٰ مفتی محمودؒ ج 1 صفحہ 295)

پانچ سو جدید علماء کرام کا فتویٰ:

شیعہ کا مہر غا را یا واضح ہے۔ اگر وہ شخص اس کے عقائد پر مطابقت رکھ کرے تو قریباً اٹھ سو (فتاویٰ علانہ کتبہ دہلی ج 2 ص 268)

امام احمد بن محمد بن حنبل بن بلال العنبرانیؒ کا فتویٰ:

حسن کے حکم کیا ہے۔ اگر وہ شخص وہ دلائل و دلت اسلام سے خارج ہے۔ اور جو شخص اس کے ہم مسلک ہے۔ وہ بھی کافر ہے۔ (حسن بن حسنہ ص 135)

حضرت مولانا سر فراز خان صفدر صاحبؒ کا فتویٰ:

شیعہ کا مہر پیدہ معروف ہے۔ شامہ، بیوت، بن کا مہر ہے۔ بلکہ اس کا کلمہ ہے کہ قرآن تک مسلمانوں سے جدا ہے۔ ان کی مسلمانانہ باتیں اسلام کی ملی ہے۔

(ارٹھ، انشیعہ ص 216)

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ کا فتویٰ

سوال۔ ہمارے قریبی علاقے میں وہاں شریعت محمدی علیہ السلام کے

کے خلاف جو اسلام کوئلے سے رہے ہو وہاں شریعت محمدی علیہ السلام کے خلاف

جواب۔ ایسا نہیں ہو سکتا، اسلام کے خلاف کسی کو بھی حق نہیں ہے۔

ع۔ (احمد، لاہور، ج 4، ص 129)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ کا فتویٰ:

تعلیم کا اور وسائل بھلا لائق کفر ہے۔ (حسن الفتاویٰ، ج 10، ص 90)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

تعلیم کا اور وسائل بھلا کفر ہے۔ (حسن الفتاویٰ، ج 1، ص 65)

حضرت مولانا خالد مراد صاحبؒ کا فتویٰ:

شعبہ کے کارکنوں کے ہونے پر وہی شک نہیں کہ وہی شک رہے تو نام، ملک اس

شعبہ کے بارے میں مانتے ہیں، وہی شک رہے تو نام، ملک اس شعبہ کے بارے میں

میر پر پڑتی ہے۔ شیعہ کا اثر ہے کہ وہی شک رہے تو نام، ملک اس شعبہ کے بارے میں

ہو سکتا۔ (فتاویٰ، ج 1، ص 79)

حضرت مولانا عبدالرحمن فاروقی صاحبؒ کا فتویٰ:

شیعہ کا اثر ہے کہ وہی شک رہے تو نام، ملک اس شعبہ کے بارے میں

کفر ہے کہ فتویٰ جاب کی تصدیق رہا ہو۔ (فتاویٰ، ج 1، ص 84)

بتقیح الحامدیہ: میں ہے:

کے ہاتھ ہاتھ کا جھگڑا ہے نہ چٹھس ان کے کفر و کذب میں شک نہ ہے۔
 خواہ مخواہ ہے۔ بتقیح الحامدیہ: یہ ص 93

امام اعظم امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ:

امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے کہ جو شخص شیعوں کا قسور میں شک
 نہ ہے وہ خود کافر کا مرتکب ہے۔ (نور الدین ص 142)

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ کا فرمان:

میں اس شخص کو کافر کہتا ہوں جو حق میں کفر میں پڑ جائے اور جو اسے کافر نہ کہے
 وہ بھی کافر ہے۔ (الترغیب النکحہ ص 203)

حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا فرمان:

فرمایا کہ وہ شخص کافر کا حصہ ہے۔ ایک آدمی کو مسلمان مظلوم میں پیدا
 حضرت صدیق اکبرؓ کو صحابہ نے اسے کافر بنا دیا ہے مظلوم میں تو یہ وعدہ
 تصور نہ کیا جس کی عبادت بھی قبول ہو جائے گی، نہ تو یہ کفر بھی میں یہ سمجھتا ہوں تھا۔
 مظلومات کس تھی۔ اس کو اس سے سے جا مل رہی تھی۔ وہ تو مل گئی ہے۔ میں یہ نہیں سمجھتا
 صحابہ کے گام میں آؤ ایک شخص کے ہاتھوں تک ہاتھ پہنچ گئی ہے کہ یہ حضرت صدیق
 اکبرؓ صحابی ہے۔ یہ ہاتھ بھی پہنچ گئی ہے۔ یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت و قرآن سے
 کیا پیا ہے۔ اور یہ صاحب بھی گئی کہ یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت و قرآن سے
 میں نے کو دیکھی ہے ہاتھ سے اور یہ ہاتھ بھی الٹا پہنچ گئی ہے۔ یہ حضرت صدیق اکبرؓ

شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے زیادہ خطرناک ہے

اس بحث کے تحت آپ حضرات یہ چیزیں ملاحظہ فرمائیں گے

(1) شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے زیادہ سخت اور اسلام کے لئے سب سے زیادہ

تقصیب دہ ہے۔

(2) دوسرے کفار سے پہلے شیعہ پر کارہ جرموں کا یا دیکھیں مذکور کی ہے

(3) اسلام، مسلمانوں کو پہنچانا انھیں شیعوں سے پہنچانے اور پہنچانے سے ہیں

تاکہ انھیں زما تو کے دوسرے سہ فرقوں کا مجموعہ بھی نہیں پہنچا تا۔

علامہ ابن عابدین شامی کا فتویٰ:

علامہ ابن عابدین شامی، فتاویٰ شامی جلد نمبر 2 ص 683 لکھتے ہیں کہ R
علامہ ابن حجر عسقلانی کا قول یہ: "ہر مہر سے پہلے کتاب میں" سے عقیدہ کے لوگ باطل
ہیں نہیں بلکہ انہیں ہیں۔

والفصل صرف مرتہ اور کافر خارج اور اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام "بڑے لوگوں کے
ختم" بھی اس وجہ کے ہیں کہ "سرسے فقرے" اسلام دشمنی میں شیعوں سے تمیز نہیں ہے۔
(حدود الفناء، ج 2، ص 367)

فقیر العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی کا فتویٰ:

سوال شیعیان کا مشیرو عامہ میں حرام پاکہ لائق من و جود و بیٹا پر
ہے؟ تفصیل سے صحت و نہایت میں "ادان کیو" پر "ادان" سے نکاح کا حکم ہے؟
جواب شیعوں کے عقیدے میں "ادان" سے نکاح حرام نہیں ہے چنانچہ معروف
ہے اس دعویٰ میں مشیرو عامہ "ادان" سے سب نکاح میں مدعو ہیں جو توحید پر مبنی ہیں۔
(1) عقیدہ "توحید" قرآن میں۔

(2) "توحید" علم شامی کے ہمارے عقیدہ ہے۔

(3) "توحید" ایمان و ایمان اسلام کی طرف توحید ہے۔ اتفاق ہر سمت۔

(4) سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توحید و اتفاق ہے۔

(5) سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے۔ کائنات

(6) سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کبریا کی صفات کا انکا حصہ کا مطالبہ ہے۔

شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کی منکھوت اور اس میں ہے

(7) سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی طرف سے مناقب و سبب۔

(8) سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی صحابیت کا انکار۔

(9) سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت کا انکار جس کا اعلان روزنامہ

شیعوں کے لاؤنڈا اکبر پر پٹی منکھوتہ اذان میں کرنا ہے۔

(10) سیدنا حضرت عثمانؓ کی طرف سے مناقب و سبب

(11) سیدنا حضرت عثمانؓ کی حق سے انکار۔

(12) سیدنا حضرت عثمانؓ کی خلافت کا انکار جس کا اعلان روزنامہ

شیعوں کے لاؤنڈا اکبر پر پٹی منکھوتہ اذان میں کرنا ہے۔

(13) دوسرے صحابہؓ میں سے بھی میں کہہ سکتا ہوں مناقب و سبب میں

(14) سیدنا حضرت عائشہؓ کا شرمہ پھٹا کر یہ تبلیغیں کرتے ہیں کہ سب سے

مہتمم اور اس کا انکار کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت عائشہؓ پر افسوسناک واقعہ ہوا

و تہمت لگا کر فتنہ کوئی عمل کیا۔ یہ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

(15) اپنے اماموں کو مسموم اور کافر و غیب سمجھتے ہیں۔

(16) اماموں کو بیباک و رافضیہ مسلمانوں سے نفرت سمجھتے ہیں۔

(17) ختم نبوت کے شکر سے اس سے کہہ کر کہہ دیتے ہیں کہ نبوت کا عقیدہ

رکھتے ہیں

(18) حد تک جسکی حرام کاری اور پر لے دیتے ہیں شرعی اور پٹی بھلا جگہ

بہت بڑے اثرات کا کام جسم سے ہی تہ اور شر میں لگی درجات کا درجہ سمجھتے ہیں

(19) تبلیغیں عیسائی اور کفری راہنمائی کے لیے کرتے ہیں پٹی بھلا سمجھتے ہیں۔

• جو بد مذہبی بنادے یہ ہمہ دوسرے کفار و مجوس و نصاریٰ و ہندو و کچھ بد مذہبی و پجاری

۱۰ میرہ سے بھی بدتر ہیں سیدنا کلمہ اللہ رتیں۔ (مجلس الفتاویٰ ج ۱۰ ص ۱۳۶)

سوال مرتد کی تحریم کیا ہے جس کی ہر اکہا ہے؟ تشیہ حکام کیا ہیں؟

جواب اردو کے معنی ہے کسی مسلمان کا جن اسلام سے پھر جانا۔ امام

اغنیٰ للفتی میں کہ جو حوالہ جو جوع من الاسلام المی المختصر

رد او عام ہے، خواہ صاف صاف اسلام سے پھر جائے مثلاً کوئی شخص ہے
بعدہ کریم قادیانی یا شیعہ ہو ۱۵ اقر کر کر لے یا اپنے کو مسلمان کہتے ہوئے صریحیت
میں جس سے کی ایک بات کا انکا۔ سے صریحیت میں وہ تمام قطعی حکام ہیں جو اس
قرآن سے ثابت ہوں یا محمود رحمہ اللہ سے قوا کے ساتھ ثابت ہوں۔ اس میں سے کسی
ایک کا شمار بھی نہیں ہوتا ہے۔

مثلاً وہی شخص وہاں سے تہذیب کا اقرار کرنا ہے مگر تہذیب کا شہوم مطلب
یہاں یون کرنا ہے جو امت کے متفق علیہا ہے، مگر یہی بھی مفہوم میں
جو صریحیت کا قائل ہیں وہی شخص وہاں سے یہاں کے ہا، جو تہذیب قرآن کا عقیدہ و روح ہے
یا تہذیب جو ہے ایمان کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی کسی مقلد میں ہیں کی مصداق تہذیب کا ہے
مثلاً۔ سے محسوس خطا اور افسل الامیاء ہر دنا کے تو یہ شخص مرتد اور بد ہیں۔ جو عام
معاہدہ مسرت نہیں دیا وہ خطرہ کا، صریحیت میں ہیں۔ (مجلس الفتاویٰ ج ۱۰ ص ۱۳۹)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

شیعہ کا کلمہ ۱۵ ہرے کفار سے زہر دینا تاکہ اس سے نہ بڑھ سکے۔
مسلمانوں میں نفس مباح دیا سمیت وہ توں بد ہرے کی تک وہاں ہر وقت
مصر و ص کار رہتے ہیں اس میں کامیاب بھی ہو۔ سے یہاں سے مسلمانوں و چاے
ہاں سے تاکہ کا کا اسٹور کئے کے سے ہر دوشش رہے سمیت ہرے کفار

کے۔ (مہنامہ اقرآن مجست شیعیت نمبر ۱ ص ۲۲۴)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

عوام ہلکا کٹر خوش بھی شیعہ اور گلابی وغیرہ کبھی مرتد ہی سمجھتے ہیں، حالانکہ
ان سے خطاب مرتدین سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

زندقہ کی تعریف

۱۰ امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: زندقہ یہ عقائد کا مجموعہ ہے جو ان لوگوں کو راہِ حق سے غلط
دور کرتا ہے۔ (مہنامہ اقرآن مجست شیعیت نمبر ۱ ص ۲۲۴)

شیعہ یہ رادقہ نافذ کرتے ہیں فرقہ سے ہر سب سے بڑے دشمن اسلام اور سب سے
بڑے دہریہ ترین غیبت برحق کے کمال: احببت الخبیثات و قے اسلام اور مسلمانوں کو
جتنی زیادہ نقصان پہنچا دے اور کچھ دے چکے ہیں، اتنا نقصان نہ تو فرقہ کے دوسرے سب فرقوں کا
مجموعہ بھی دیکھ سکا ہے۔ (مہنامہ اقرآن مجست شیعیت نمبر ۱ ص ۲۲۴)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

شیعہ کے کلمہ کے عقائد کے مطابق یہ ۱۰ دوسرے کلمہ کے پیروں، بھارتی، سکھ
ہندو، سکھ، جہاں دیکھو، سے مل کر بدین کافر ہے۔ (مہنامہ اقرآن مجست شیعیت نمبر ۱ ص ۲۲۴)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

شیعہ «وفاؤ علی کافر» ہیں بلکہ دوسرے کفار سے بھی بدتر ہیں۔
(مہنامہ اقرآن مجست شیعیت نمبر ۱ ص ۲۲۴)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

کافر عربی کہہ دیتے ہیں «وفاؤ علی کافر» ہے «وفاؤ علی شیعہ» اور ان کے یہاں

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

تو رنج کی طرح اس زمانہ کے علمائے دین کی تکلیف بھی میرے مسموم کی طبیعت پر زیادہ
 صدمہ رہی ہے۔ حضرت امام امیرؒ کو گالیوں سے فرمائے گئے۔
 میرے دوست بالکل اسی طرح اس زمانہ میں حاضر ہوئے اور امام کے بھلے شیعوں
 یعنی یہ مسموم (افسوس کی وجہ سے) راہ باطل نامہ چلے گئے۔ انہوں نے غلطی پرانہ کام کر
 کر دیا ہے۔ اس نے یہودیوں کی نامہ چلے لوگ ہیں، یہ فرقہ اور ہے جیسے ہیں بخلاف اس
 مخالف امام شخص کے جو یہاں رہا بقصد امام کا مخالف رہا ہے۔ یہ نہ کہ اس کو سب
 دین کا دشمن اور مخالف جانتے ہوئے اس کی بات کو دین میں سمجھتے۔ اس سے ان سے
 دین کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا نقصان بے دینوں سے پہنچتا ہے۔

(اکفار الملحہ ص 161)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

علامہ ابن تیمیہؒ کے نزدیک وہ تمام افراد اور فرقے جو مسلمان کہلاتے اور
 اہل قبلہ ہیں سے ہونے کے باوجود اسلام کے قطعی اور یقینی عقائد و احکام سے
 انحراف و انکار کریں، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر سب و تحمیل کو چاہیں و نہ چاہیں
 یہ وہ صرف کاٹے ہوئے اور جب لکھتے ہیں جلد ۱۱ ص ۱۰۱ کے ترجمہ کا رد و رد
 مسموم سے یہ وہ اسلام کے دشمن اور مصنفات رسالہ ہیں۔ ان کی یہ کئی سب سے
 زیادہ ضرر و ہرجا، مقدم ہے یہ کہ ان کی کوئی نامہ نہیں بھی مسماہ جاتا ہے۔

(اکفار الملحہ ص 194)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت طائر شریک کے حواشی سے جنگ رہا

ہاں کے فتنہ ستیصال کا بدھوں کے ہاں لے کر پہنچا دیتے ہیں۔
 تقسیم و قسم ہم قس فی قسبیم ہر اسم قسبیم یوم تقیصہ
 کی قسبت سے کہہاں جارہیوں سے تکہاں کے اصل سرماجہ یوں ہر
 دہرہ دوسری حفاظت کے سے اور کفار و مشرکین سے تکہاں مانع ہمارے (یعنی
 مسلمانوں کی حذر دہاں ہے اور غیر مسلموں کو مسلمان ہمارے آئیے۔) اور ہم سے کہ
 اصل ہمارے حفاظت مانع ہمارے کی نسبت تو ہم رہاں اور ہم ہوتے ہیں۔
 (الکفر الملحدین۔ ص 139)

حضرت مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین دیر صاحب کا فرمان:

وہاں ہمارے ہمارا ایسا رہ رہ چکا تھا، وقت سے کہ سلام کے تمام
 فرقے مسجد ہو رہا تھا، سلام تیرہ پیراں غیرہ کا تقابل میری جو وقت میں حق
 سلام کے ہمارے کہہاں پہنچا ہر طرف سے پورا ہر طرف سے ہیں۔ نہیں شادی کی
 تحریکات مائری سے کہہاں کی سیاست کے منا، اچھا لگا، ٹیکل سے مسلمانوں کو ہمارے
 کی دشمنی رہے ہیں، پس بدقسمتی سے اسلام کے یہ وہی ہمنوں کے خدا و بدورانی دشمن
 رہاں اور انی، میرہ مسلمانوں کو گمراہ رہے اپنے اس سے کہہاں جہاد کر رہے ہیں،
 اور فرقہ اہل سنت و جماعت کی جانوشی سے فائدہ دہاں تحریک کے راجہ مائیت و دشمنی
 میرہ لہاں پھیلان جا رہی ہے وہاں رہے کہہاں رہاں رہی تو کی وقت اسلام کا اصل
 خوبصورت چہ ہاں لکھ مسیح بنو رقص، بدعت، مائیت، پیچہ مائیت، ہنگامہ مائیت، میرہ کی
 دشمنی کل دنیا کے لگا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا رہے۔

اس لئے علی نے اہل سنت و جماعت کا اذہن فرم دیا ہے۔ اس دور کی شہنائی
دین کی شہنائی اور اسلام کا بھوکے دامن کو مسلمانوں کو جادہ حلال صراطِ مستقیم سے
پھرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چونکہ سیرے شیوں میں سب سے زیادہ خطرناک قدر میں وقتِ رخصت کا ہے۔ ہر قدر
دور سے بھی زیادہ خوفناک ہے اس سے جس نے اس کے اسد اس طرف سے متوجہ نہ ہو
چکے

نوٹ: میرے یہاں رہنے والے فقہانہ دور کے فقہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ وہ
ظاہر سے کچھ یا عورت کی صحبت، نا اہل مسلمین کے دین پر اس وجہ سے نہیں پڑھ سکتا۔ وہ
ایک حد تک اسلام کا سہ جو پختہ بھی مکتا ہے۔ مسلمانوں کی کسی کی بدعت، اعتقاد، محمد
کرے گا۔ میں جارحی یا رافضی اسلام کے دعوے اور بدعت جو بدعت ہے گا ایک سادہ سادہ
بھولے بھولے مسلمانوں کا اس سے ضرور متاثر ہوگا۔ جو کسی وقت بھی اس کی گمراہی کا
باعث ہوگا۔ ظلم، میں تو ہوں کہ۔ عرب، عیسائی، میرد، مولائیں، سادہ و قریب پاک دور
حدیثِ رسول ﷺ پر پاک۔ جسے کرنے کا مصداق (مواد بھی رد الفرض و انصاف سے مکتا
سے۔ حدیثِ نبویہ و حدیثِ رسول ﷺ) جو عربی میں ہیں) کے مقابلے سے ایک
اردو والے آریہ یا عیسائی کہہ، اہل سنت و جماعت سے ملو، عربیہ سے ملو، سوسے کے بالوت
لوگوں کی بات ہے آریہ حدیثِ رسول ﷺ پختہ چلتی ہے۔ اس کا جو حصہ ہی اس طرح جو سکتا
سے۔ افسانہ ہدایت ص 34

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کا فتویٰ:

میں دیکھتا ہوں کہ قاتل ہو کر اسلام کو جتنا نقصان شیعہ سے پہنچا ہے، وہ مجھ سے زیادہ

سُنْ لَکُم مَّا نَشَاءُ مِنْ دُونِ ذَٰلِکَ ۚ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ کا فتویٰ:

پھر میں سے یہ عرض یا کہ دوسری بات یہ ہے کہ اس ساری چیزوں کو چھوڑ گئے یہ
 دیکھتے کہ ہر فرقے کا ایک مزاج ہوتا ہے۔ اس فرقے کو مزاج کی تفریق ہے۔ ان تاروں میں
 ہر شے اس لئے کی کہ مسلمانوں کو جتنے نقصانات پہنچے ہیں اس لئے کہ یہ ان میں یہ سست نہ ہو
 علامت کی، جہاں جہاں بنائی ہوئی ہے پیچھے سے یہی فرقہ لکھا ہے تو تاروں کی روشنی میں
 یہ پتہ تج میں فرق ہے۔ جب اس کا مزاج یہ ہے تو ہوسکتا ہے کہ ان آپوں چاہوں
 کہ آپ میں شمالی موجد کے سلیکٹل ونوک پچھ لگال آپ کو پتہ دے آپ کے اوپر
 غالب تھا ہے جہاں تاروں میں پتہ ہے۔ پھر آپ یا کریں گے؟ آپ سے جس ایک
 عقیدہ سے رکھنا چاہیے۔ تفصیل حضرت علیؑ کی یہ وہی وہ اہم نہیں کہ صرف اس
 ایک مسئلے تک بات سوتی ہو مگر یہ کہ جس کی فکر سائل دوسرے سے بھی ہیں پھر عقوبت اور
 طغات کا مزاج ہوتا ہے اس سے قطع نظر بیانا بھی نہیں ہے

(شرح صحابہ، عند بیروت ص 148)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فتویٰ:

کفر و اسلام کی حقیقت، مسلمان کون ہے اور کافر کون؟

جس طرح مسلمان اور کفر ایک دوسری امر ہے، کفر اسلام کا عین بھی
 اس شخص سے جو کسی دینی گھر سے ملے چلا ہو بہت طریقوں میں اس طرح اس سے کفر نہیں۔
 اور اس سے نہ بحث کفر کا ہے اور اسلام یا ہے۔ درحقیقت اس بحث کے نتیجے میں آتا ہے
 کہ اس کے باہمی فرق یہ شمس کفر کے فرق پر بحث کرے۔ اس آسوں کے کل دہر
 ملت سے کیا گئی؟ تاہم حقیقت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ حق و حقیقت ہر سب سے ہم منصب یہ نہ کہ

ہے کہ مسلمانوں کو اسلام اور کلمہ کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ ادا و اتقیات سے کسی مسلمان کو نامہ لے کر کافر کو مسلمان کہنے کی شدہ و قطعی میں نہ پڑے۔ جہاں تک مسلمانوں کے ساتھ انکو سہ لڑکا اسلام سمجھ قبول نہ کر لیں۔

پانچویں حصہ: کہ ان کے بعض اہل علم یہ بھی چاہتے تھے کہ ان کے لئے ایک ایسا مقام ہو جہاں ان کے لئے ایک ایسا مقام ہو جہاں ان کے لئے ایک ایسا مقام ہو۔

اسلام کیا پختہ ہے اور مسلمان کون ہے۔

اس لئے سب سے پہلے اصولی طور پر یہ معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن اور شریعت اسلام کی اصطلاحات میں اسلام و ایمان کس چیز کا نام ہے اور کفر کس کا؟ مسلمان کس کو کہتے ہیں اور کافر کس کو؟ یہ حقیقت اس قدر ظاہر اور بدیہی ہے کہ ہر مسلم و غیر مسلم اس سے واقف ہے کہ اسلام کے سب سے بڑے، غالب و ساری قدر تعالیٰ جل شانہ کا ایک ماننے اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی ہے۔

رسول پر ایمان لگانے کے معنی

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ رسول پر ایمان لانے کا معنی تو یہ نہیں کہ اس کے جوہر پر اقرار
 سے نہ ظاہر نہ مخفی اس کا چمکہ پیدا نہ ہو اور اس پر عمل نہ تھا۔ ظاہر ظلال کا نام نہ لے۔ بلکہ
 سولہ سال اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے مرنے سے پہلے وہ غلام و بوند ہے۔ بل سے تہمید
 ہے۔ اس لیے یونانی و عربی اہل انکار کے قلب و زبان پر یہ بوجہ قرآن مجید سے خود کو

کی کے رسول ﷺ کے حکم کی ال۔ سے تصدیق کرے، اس پر کوئی اعتراض نہ ہے اور
 ق سے یہ بھی متعین ہو گیا نہ سب سے جو شخص سے جو اقد تعالیٰ جل شانہ اس کے رسول
 ﷺ کے حکم کی اس سے تصدیق کرے وال ہو۔ اسی کا احادیث میں اس الفاظ سے
 مذکور ہے

الایم ر وہ تصدیق محمد ﷺ فی جمیع منہج بہ عن اللہ

بعد ہی ماعلم صحیحہ بہ د . ۵ . ۶

ترجمہ: ایمان یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ سے لائے ہوئے تمام احکام کی دل
 سے تصدیق ہے۔ بشرطیکہ آپ ﷺ سے اس بات پر قطع ضروری طریق پر ہو۔

کفر کیا چیز ہے اور کافر کون ہے؟

جب اسلام اور ایمان کے معنی معلوم ہوئے تو کفر کے معنی بھی ان سے متعین
 ہو گئے۔ یہ جانا کہ کفر کچھ ہے، کفر اسلام و ایمان سے، ان کے شائبہ سے اور انکار سے
 کلج مرکب ہے

معلوم ہوا کہ کفر اس پر تمام نظر میں ناظر، جو شخص سے جو اقد تعالیٰ جل شانہ یا
 حضور ﷺ کے کسی حکم کا (بشرطیکہ اس کا ماحد تعالیٰ یا حکم رسول ﷺ سے قطع طور پر
 ثابت ہو یا انکار سے کہی مسموم ہو۔ محمد ر میں ان الفاظ سے بیان یا کیا ہے کہ
 العظم بعہ السنہ و شرع فخریہ رسوں بعد ہی کہ شہ و مم
 جہاد بہ من آلہ یں صلی . ۵

ترجمہ: کفر اقد میں تو چھپا ہے کوئی ہے اور اصطلاح شرع میں حضور
 ﷺ کی عہد یہ آپ ﷺ کے احکام میں اس بات پر قطع ضروری طریق پر ہو۔
 سوچنا ہے

انکار خدا تعالیٰ جل شانہ یا انکار رسول ﷺ کی تین صورتیں:

ہذا تعالیٰ جل شانہ یا اس کے رسول ﷺ کو نہ مانے کے یہ تین قسمیں ہیں: تفریع سے معلوم ہو چکے۔ جو حکم اللہ تعالیٰ جل شانہ یا اس کے رسول ﷺ سے ثابت ہو جائے اس کا انکار کیا اس پر اعتراض کرنا حقیقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ضد ہوئے۔ رسول ﷺ کے رد میں جو انکار ہے وہ واقعی جہ سے کفر ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ یا رسول ﷺ نہ ماننے کی تین صورتیں ہیں اور تینے نام ہیں۔

اول۔ یہ کہ کبھی طور پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کو خدا یا رسول ﷺ کو رسول نہ مانے۔

ثوم۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی وحدانی اور رسول ﷺ کی رسالت پر اقرار کرے لیکن اس کے قرباے ہوئے حکام میں سے کسی کو نبی نہ مانے اور اس پر اعتراض کرے۔

سوم۔ یہ بھی نہ مانے بلکہ صورت سے نہ خدا ہی اور رسالت کا بھی اقرار کرے اور وہاں سے بھی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے تمام احکام کو مانتا ہوں لیکن احکام کے معنی اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتلائے ہوئے اور آپ ﷺ کے بلا واسطہ شاگردوں (مغرب صحابہ) کے مجھے ہوئے معنی کے خلاف قرار دے کر آپ ﷺ کے احکام کٹاں دے۔

مذہب خارج سے نہ بغاوت۔ حکام شاکہ نہ مانے۔ کامام سے اس میں جس طرح سے بغاوت ہے۔ صاف طور پر یہ نہ مانے۔ بلکہ با شاد و با شاد۔ جہاد شاکہ یا جہاد میں۔ یہ بھی بغاوت ہے۔ اس کے حکم سے انکار ہے۔ یہ ہمہ شاکہ نہیں۔

نیز یہ بھی بغاوت ہے کی صورت سے نہ بظاہر قلوب و جہیم سے ہیں قلوب سے جہالت و اعتراضات وہابی کورٹ سے تسلیم کئے ہوئے معانی کے خلاف قلوب

مکمل معجزہ کی مثال یہ کہ ایک شخص کو دیکھا گیا کہ وہ ایک

[illegible]

{جواب: بقدر ۱ ص ۳۱۳}

مولانا محمد اکرم اعوان، خلیفہ مولانا اللہ یار خان چکڑالوی،
مرکزی امیر عظیم الاخوان پاکستان کافتوی:

شیعوں کا دوسرا ہی کاٹ نہیں کاڑتا پہلے ہی سے میں غول جانتے رہا۔
 مانے، بلکہ ضرور دیکھ رہے ہوں، مگر وہ تو یہ بتا رہے ہیں کہ یہ صرف کافر ہی نہیں بلکہ عام
 کے دشمن ہیں۔

کافرو چاہیں، اے بھی ہیں کافر تو ہیں، اے بھی ہیں کافر تو محسوس مریض۔
 اے بھی ہیں، کافر ہو چرپ، اے بھی ہیں میں یہ سب کا پی پٹا عبا تک تے میں،
 پ کہ یہ عقائد رکھتے ہیں بعض اسلام سے غنا رکھتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی پ
 عقائد، پ کہ یہ اس راہ کی طرف رہتے ہیں اسلام بنیاد میں ہے

جبکہ راجسیر نے عطا دیو کاغذ نہ رکھے، نرم و روان تو مشرکانہ رکھے، مگر جتنہ
 زندگی سلام کی عین صدمہ پہنچ گیا، اور پھر اس پر نام، سلام، رکھا۔ اپنی عبادت کا نام بھی
 نماز، وضو، روزہ، زکوٰۃ رکھا اور اسلام کے مقابلے میں ایک نیا سلام اور اس کی ہر عبادت
 کے نکلنے میں اپنی عبادت وضع کیس اور اس گناہ کی سازش سے دین سلام کو سچ کرنے
 کی وہ کوشش کی جو بونی اور عبادت پر شک و شبہ نہ رہا حتیٰ کہ سلامی فرقہ کے
 پادشاہ پٹنہ گھرب فقہ انگلش دی اور اس میں جو عین الاقوالی راہیں تھیں ان میں
 جائز تھیں یا نہ یہ بھی نہ تھا، فالت بھی نہیں اور پھر اس وقت کہ وہیں اسلام کی بدست میں
 مالد سے کاروبار مطالبہ کیا جلد چوری ت کے ساتھ ساتھ کے حق میں جوں بھی
 لگا لگا رہے مستحق یا بھی ۔

ن حالات میں نہیں مسلمانوں کو بتایا ہوگا کہ یہ سماں بولہ سلام کا نہیں ہیں،
 اللہ تعالیٰ جل شانہ حضور ﷺ کے ساتھ براہ راست عبادت میں نہ کو ایہ تھی ان
 سازش سے سلام کے خلاف کہ جس نے امام امیر ﷺ کے مرتبہ اور قدس کو چاہا یہ
 صحیح نہ تھا ان عظمت و مجاہد میں وہ وہ جسب یہ درجہ کی رہے محفوظ رہے، لیکن تو سلام
 کیسے بدلتا ہے؟ کیونکہ سلام تو نام ہی ان تعلیمات کا ہے جو حضور ﷺ نے صحابہ ائمہ
 کو سکھایا اور پھر ان منبر کے مسیوں سے ساری دنیا کو تلا میں ہو یہ فرقہ صرف ظاہر نہیں
 بلکہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔

اس کی دشمنیں ساری دنیا ساری دین اسلام کے خلاف ہیں، اس صورت حال
 سے اسے سختیہ سے پاس لینا بھی ہے، وہ یہ کہ جس پر طلب، یہ اس میں اس وجوہات
 نقصان دہ ہے کہ یہ بھی متبرک مقامات بھی ہاں ہی ہیں ان کی بدست آئے نام
 چاہا، نام سے تو ان کی بدست اور ان کا ہی جملہ ہی بھی ہوئی ہے نہ اس ملک کی حکومت کے

ساتھ بات طے کر رہے ہیں کہ بے تم عقیدہ ہو کہ لو آپ کے لیے وہ اس ملک میں جو
مسلمان ہیں ان کو ان کے جو میں ہمارے ملک بھیجے۔ یہ وہ بحث اپنی فقہ کے عزے
ہاں نہیں ۱۰۱م بھی جس سے دین نظام کا ن کر لیں۔ اس پر بد بختوں کو بھی ہنس
دیں نہیں سچا ہے۔

۱۰۔ رُہِ اِنِ غُٹھیں آہیں اور مطالب بھی یہی رہتا ہے ۔ کہ ملک پاکستان میں
چھوٹے مسلم مالدار ختنے ہیں جس کی دہائی کی قیمت مسلمانوں کے لوگوں کا صدمہ ہے۔
رحاصل یہ کہ یہ مال بدکتوں کی فتنہ ماعدہ ہے اور سمجھ جیٹا چاہے ۔ ان کے حرام
۱۲۔ اے مسلمان! روپے نہیں، روپہ بھی غالب پیدا چاہے ۔ یہ کہ ملک میں ہوا کے قتلہ کے
۱۰۔ روپہ نہیں ہی جاتے ۔

مسئلہ: "پیش کردہ ایڈ ریویو چار" اسلام اور بے شمسوں اور بے حاشیہ کے حاشیہ
 سے باہر ہوئے۔ تم لوگ سو رہے تو یہ لوگ تو شمس سے ہی چلتے ہیں۔ میں اسلام
 کیسے مانا۔ "وہ" راز آپ کی گفت سے یہ لوگ اسباب ہوئے تو اللہ نے بھی آپ کو کون
 معاف کرے گی۔ (خلوئی امام علی بن سبک ص 29)

حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی صاحبؒ کا فتویٰ:

[illegible]

ہوے تھے۔ شام ۱۱ بجے ۱۵ منٹ تک مسجد کے قریب سے رہیں وہاں گھر سے پہلے ہی
چلے گئے تھے۔ خوارن کے خدشے مانتو سید صاحبہ ملنے کا طر عمل بھی ہیں۔

الغرض اس سے جہاد یا شہداء ام ترین کام سے اس وقت شعیب کے جیاد
نئی دعوت و تبلیغ کا حق پر کے بے عظیم ترین حصہ ہے جس کو وقت کی ایک طاقت حکومت
پچھلے مائل کے ساتھ چلا رہی ہے اس صورت حال کا اٹھنا صاف ہے کہ ہمارے مدد میں
میں یہ ہے کہ اے طلبہ! میں نے یہ ایک وقت رہا جو سوچ اس کے ہے کہ
اس بار اس جو ذبح مناسب سمجھیں اس سے واضح ہو گا

(ٹیلی اور ٹائٹل کے بارے میں علامہ کرام کا حقوق یصلہ ص 28=34)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

شیعہ کفر سے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس کے یہ طور و طریقہ
مسلمانوں میں گھسنا سنی، بڑا، آخرت، دوسرا دوسرا رہے کی کوشش میں ہر وقت مصروف
ہوتے ہیں اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔

(ٹیلی اور ٹائٹل کے بارے میں علامہ کرام کا حقوق یصلہ ص 164)

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی صاحبؒ کا فتویٰ:

بدین رشتہ جو ابلا، اسلام کا کلمہ دینا سوکھ اندر کی طور پر جیسے عقائد رکھتا
سوا رطلو تا یلات سے اور جہاد کی دعوت کو اپ عقائد جیہہ پر چسپاں کرتا ہو اس کی
حالت بڑا اور مرتد سے بھی دور ہے۔ تا فرما مرتد کی تادم با تفاق لاپہل قیاس سے مگر انہوں
علامہ شامی، رد یق کا، حد معتبر ہے۔ مگر اس کی یہ کہ قابل ثقافت سے۔ اذنیہ
کہ وہ اپنے تمام عقائد قدیم سے برکت کا طاس رہے۔ (الذی نہ جلا فی حق ص 240)

الشیخ علی عبدالرحمن الخدیجی، خطیب مسجد نبوی کا فرمان:

محترم شیخ علی عبدالرحمن الخدیجی صاحب نے زلشہدہ 1418ھ میں اپنی تاریخی خطبہ جمعہ میں تمام مسلمانوں کو ہمیں عقیدہ قتل و یہودیت و عیسائیت و شریکیت سے خبردار کیا اور اسلام کے مقابلہ میں ان کے باطل عقائد سے آگاہ کیا اور قرآن و سنت کی روشنی میں ان کے ساتھ اتحاد و ہمبستگی کی دعوت دی اور ان کے عقائد کو رد کیا۔

محترم شیخ علی عبدالرحمن صاحب نے ان عقیدوں میں اسلام اور مسلمانوں کیلئے سب سے بڑا خطرہ مانا کہ جس شخص نے یقیناً قرآن و حدیث سے انہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرما لیں

ہم اصغر علیہ السلام من الیہود وہ القصاصیہ یہ شیعہ عقیدہ اسلام کے حق میں یہود ساری سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں ان پر بھی عرصہ نہیں لیا گیا مسلمانوں کو کھینچا ہے۔ اور ان کے طرزِ عبادت سے دنیا کا کس سے فائدہ کر سکتا ہے۔

یہ کتب (شیعیت) کا نام امام عبداللہ بن سبا یہودی اور اولاد انہی سے چلتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو کھینچا ہے۔ وہ اپنے عقیدہ کا اعتراف شخص پر کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ جو پسند کرتے ہیں ان کو پسند کریں اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ناگوار ہیں ان کو پسند نہ کریں اور ان اسلام سے کسی کو کھینچا ہے۔ ان کے عقیدہ سے ہم اہل اسلام سے جدا ہو جائیں گے۔

حضرت مولانا محمد رفعت قاسمی صاحب کا فتویٰ:

شیعہ کا باطنی کا وہ ہیں جو دوسرے کفار سے بھی بدتر ہیں۔

(مندیہ، رفعت قاسمی، ج 5، ص 271)

سید محمد البرزنجی الحسینی کا فتویٰ

سید محمد طبرانی کسی صاحبِ پے و منت کے محقق مدقنِ کورے ہیں، آپ
فتاویٰ ایک جامع تصانیف ہیں۔ (الاشعاعۃ لاشرط السعة) نامی کتاب میں آپ
سے فتویوں کا ذکر ہے اس میں سب سے زیادہ خط نامے ہیں۔ انھیں بقدرِ اہمیت ۱۰ کتابوں
سے زیادہ حصوں پر رتبہ دینی فائز ہیں جسے جن میں سے ایک یہ ہوگی کہ وہ حضرت سیدنا
حضرت صدیق اکبرؓ حضرت سیدنا فاروقیؓ حضرت سیدنا عثمانؓ اور سیدنا علیؓ کے۔

لاکافی کے لفظ ظہیر ہیں کہ

یہ کتاب نام برہ افش ہوگا نامی سے پہچانے جائیں گے، ہمارے گھر کی طرف
محنت کریں گے حالانکہ یہ ۱۰ میں سے ہیں گے، اس میں علامت یہ ہوگی۔
ابو یوسفؒ اور ابو حنیفہؒ کے

دعویٰ ظہور اور امتدادی یہ دینی خدمت اور حضرات میں پرمیٹ پر عمل کا
ظہار یہ سب سے بڑے فخر اور غلِ ملت کے سے چاہا کا نظر ہوگا۔

(الاشعاعۃ لاشرط السعة ص 65 و 66)

امام بخاری صاحبِ کافوتی

میں ایک چھٹی یا راہی کے پیچھے نماز پڑھنے میں اور فی ہر وہی پڑھنے والی کے
پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا (اس سے کہ یہ فتویٰ فرقی پر ہو، مسلمان کی
طرح کا ہے)۔ یہ خود مسلمان ہیں۔ اس کا کلام ماننا چاہئے۔ اس کی مراد اس کی
میتوں میں چاہئے۔ ان سے متاثر نہ ہونا چاہئے۔ اس میں کبھی کبھی مرئی چاہئے۔
اس کا یہ لکھنا چاہئے

تشریح بات بالکل واضح دلتی کہ امام بن علیؑ کی ایک شیعہ ہستی بن

کا ارادہ اسلام سے خارج نہیں۔

براغیر فرمائیں!

یہاں شیعوں سے براہ کمال بھی کوئی سے نہ اس کو چھوڑا دشمن سمجھنے کے قریب

میں ملتا ہو۔ بڑے دشمن کا مقابلہ کرنے کے عنوان سے اس کے ساتھ تھا۔ کیا اس کو

بھڑکنا چاہو گئے؟ ۱۹۰۱ء تک مسجد یہ ص ۱۱۷۰

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؑ کا فرمان:

حضرت ویدیں سب سے زیادہ سے کہ جب شہر میں (کے عدالت میں)

خونین (یعنی تارچیوں) سے مل جاتا تو حضرت علیؑ پہ ساقیوں کے رکھوں کفر سے

جسے "فرمایا۔ اس لوگوں سے ماحق و ستمناو کا (خونین) یہاں سے لوگوں کے ماحق و

کوٹھا سے ۱۰۔ یہ تمہارے قریب ہیں دشمن ہیں و بیٹا ہمارے مدد کی رہتے ہیں۔

پس آپ کو مسلمانوں کے یہ پورے حرکت رہے ہیں اگر تم آپ دشمنوں کی طرف

کوئی نہ رہاں وہ سے کی چھوڑا گئے (تو) تمھیں مدد دے۔ کہیں نہ ہو گئے سے قہر۔

آپ یہاں "میں سے کی" چھوڑا۔ یہ کہہ دیتے ہوئے سنا سے کہ میری امت میں ایک ایسا

مرد ظاہر ہوگا جس کی قیادت کے سامنے تمہاری ساری افواج کوئی وقت نہ ہوگی کہیں

کے دربار کے سامنے تمہارے رازوں کی کوئی وقت نہ ہوگی، اس کی تلاوت کے سامنے

تمہاری تلاوت کی کچھ وقت نہ ہوگی، وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے یہ سمجھیں گے کہ

اس پر ان کی ثواب ملے گا حالانکہ وہ اس نیلے پاسی عداوت ہوگا بیٹا وہ دشمنان کے

گلے سے پیچھے نہیں رہے گا۔ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نکار سے

تیس سال تک چلے گئے (امام بن علیؑ) ۱۶۴

شیخ احمد سرہندی حضرت مجدد الف ثانی صاحب کافوی:

یقین کیجئے کہ گمراہ شخص کی صحبت، غامضی و محبت سے رو ہوا نام کے اور تمام
گمراہوں میں سب سے بڑا و عظیم ترین فرقہ ہے جو غریبوں کے ساتھ رستم سے انصاف
دینا دیکھتے ہیں۔ (مستند، امام ربیعہ ص 128)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

کافر کی صحبت سے بدعتی کی صحبت ناقص و ناموا کے تمام بدعتوں میں سب سے
بدتر بدعتی، اس وقت سے جو صاحب نام سے لعنتی، کئے خداوند کا مقرر آداب میں ڈوب
کھنڈر کرتے ہیں، البعض بہیم داند۔ (مستند، ج 1 ص 71)

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہید کافرمان:

پہلی مثال:

آپ و مہم سے شہیدوں میں شہادت منبر سے شراب، عیسا، اس کا بیٹا، اس
کا بیٹا تینوں حرام ہیں۔ یہ بھی معصوم کے کہ شریعت میں شہید اور اس کا بیٹا، انھیں سے اس کا
گوشت حرام ہے، عیسا، بیٹا، انھیں مطلق حرام ہے۔ یہ مسئلہ آپ سبہ معصوم ہے۔
ب ایک آدمی وہ سے جو شراب کو حرام نہ کہتا ہے، یہ بھی مجرم ہے، ایک دوسرا
آدمی سے جو شراب کو حرام نہ کہتا ہے، اور مزید ظلم یہ کہ شراب کو حرام نہ کہتا ہے، مگر اس کا بیٹا
پیدا ہوتا ہے، سب مجرم و گناہ ہیں، لیکن اس کو دوسروں مجرموں میں یا فرقہ ہیں؟ آپ دیکھتے
ہو سب سمجھ گھٹتے ہیں۔

اس طرح ایک آدمی کو یا کو گوشت فروخت کرتا ہے، مگر اس کو قتل یا کو گوشت نہ
کے فروخت کرتا ہے، سب مجرم و گناہ ہیں، لیکن اس کو دوسروں مجرموں میں یا فرقہ ہیں؟ آپ دیکھتے

اور کتے کا گوشت مردہ مست کرتا ہے یاں اس کو بھرنے کا گوشت کہہ کر مردہ مست کرتا ہے۔ اب
 وہوں مجرم میں ہیں اس دھوکے میں ہیں کہ وہ اس میں ہمارے ہیں اور اس کا فرق ہے۔

پکسا مجرم، کراہت و پکسا ہے اس کا نام ہے کھانا ہے جس کے نام سے بھی مسلمان کو
 نفرت ہے۔ اور دوسرا مجرم، اس کا نام ہے کراہت کو پکسا ہے کھانا ہے جس سے ہر شخص کو
 دھوکہ ہو سکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے کراہت پر ہوتے کا گوشت شریعہ کو اور اسے اس کا اور
 پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے

پس جو فرق ہے یہ فرق ہے۔ یہ ہے کہ وہ مسلمان اور کراہت پر کھانا دیکھ کر کہہ
 دیتے ہیں کہ اسے کھا لے کہ وہ کھا لے۔ یہ فرق ہے جو وہ کھانا دیکھ کر کہہ لے کہ وہ کھا لے
 دیکھ کر کہہ لے کہ وہ کھا لے۔ یہ فرق ہے جو وہ کھا لے کہ وہ کھا لے۔ یہ فرق ہے جو وہ کھا لے کہ وہ کھا لے۔

کفر، جہاں میں ہم ہے، اسلام میں جس کے ہیں ان کے دھوکے کفار اپنے کفر
 پر اسلام کا پھیل نہیں پاتا ہے۔ ان کو اس کے سامنے اپنے کفر کا اسلام کے نام سے پیش نہیں
 کرتے مگر شیعوں نے کفر کا اسلام کا پھیل پاتا ہے۔ اس میں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ
 اسلام ہے۔ اس لئے دوسرے کھانے میں صحت شیعہ اسلام کے ہے۔ دوسرے دوسرے
 جہاں صحت شیعہ کا دھوکہ تمام یہ ہے۔ یہ ہے۔

دوسری مثال:

دو آدمی ہیں۔ کھانا کا وقت ہو گیا۔ ایک پر "ہا" کا اثر ہے دوسرے پر "ہا" کا اثر ہے۔
 دوسرے کو کھانا کھانے کے لئے پانچ رکعت نماز ہے۔ ان کو "ہا" کا اثر ہے۔ ایک پر "ہا" کا اثر ہے۔
 دوسرے پر "ہا" کا اثر ہے۔ اس لئے وہ "ہا" کا اثر ہے۔ اس لئے وہ "ہا" کا اثر ہے۔ اس لئے وہ "ہا" کا اثر ہے۔
 اس لئے وہ "ہا" کا اثر ہے۔ اس لئے وہ "ہا" کا اثر ہے۔ اس لئے وہ "ہا" کا اثر ہے۔

یہی تو سچا حکایت ہے۔ یہ ہے کہ "ہا" کا اثر ہے۔ اس لئے وہ "ہا" کا اثر ہے۔

بڑے حاشیہ بڑے کافر کو پسند نہیں کرتا، کیا جوڑے دونوں حصوں میں؟

فلانویں کے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ان صاحب کرم کا دفاع کرتا ہے اور جو

اس پر کرم چلے کرتا ہے۔ ۱۰۰۔ تعدد اور حذر ان ہوتا ہے یہ کفر ہوتا ہے۔

حذر ۱۰۰ احادیث۔ کفر ۱۰۰ کافر ۱۰۰ یہ تو لایعجب انہی میں اللہ

تعالیٰ کوئی پسند نہیں میں اس ضمن میں خواں کہا ہے ویقار اللہ

لایعجب ان ۱۰۰ رب اللہ تعالیٰ کفر بھی پسند میں میں صحت کے لئے کفر میں جلد

کفر ہے یہ (شیعہ) صرف حاشیہ نہیں بلکہ بڑا حاشیہ ہے یہ صرف کافر نہیں بلکہ بڑا

کافر ہے۔

شیعہ کائنات کا دہریہ اور ملحد ہیں کافر ہے یہ صرف حق اور حقیقت کی

۱۰۰ نہیں بلکہ ہوں اللہ تعالیٰ جل شانہ طرف سے پہلی طرف ہے۔

۱۰۰ اللہ! یا شیعہ، تمناؤ حاشیہ ہے؟ یہود پختہ جاؤ تمہیں ہر جگہ اس حیثیت نظر

۲۰۰ یہ یہاں رکھیں ۱۰۰ بندہ اس حیثیت، ان کی دشمنی لازم ہے، ہر حق جائے گی۔ یہ

ہاں کی دھوکہ دے حقیقت محبت کی دھوکہ دے حقیقت ۱۰۰ غا کا دھوکہ دے حقیقت۔

اس وقت سے اللہ تعالیٰ جل شانہ لے ۱۰۰ حذر ۱۰۰ دہریہ اور حاشیہ میں ہاں کی حقیقت

۱۰۰ تک حقیقتی چاہتی ہے

اس لئے کہا تھا میں مومن ہوں مگر اس نے کہا بخیر ہم بسو بخیر یہ

۱۰۰ نہیں ہے اس نے کہا تھا میں محب ہوں مگر اس نے کہا تھا ہم العداۃ ہیں میں

۱۰۰ اس نے کہا تھا میں ناہید اور ہوسہ عملاً ثابت ہوا ۱۰۰ مخالف ۱۰۰ اس نے کہا تھا

میں پیدا حضرت علی المرتضیٰ کا عدم ہوں ۱۰۰ پیدا حضرت علی ۱۰۰ لایعجب انہی میں

۱۰۰ یہ ابو بکر عمر عثمان میرے امام ہیں وہ بھی ال ومان میں تو ہے لکھ ۱۰۰ ہم

وہ پہنچے ۱۰ لے صحیفہ رائٹ کریں۔ صحیفہ رستم بچے تو سارے بن چکا ہے، صحیفہ رائٹ کر
معدہ بندہ کچھ ہمارا بن گیا۔

جو صحیفہ رائٹ چھین رہا ہے، جو صحیفہ رستم کا منکر ہے، وہ سارے بن کا منکر
ہے، کیونکہ سارا وہی تو ان ہی کے در پہنچے آگیا ہیں۔ (خطبات جدید ص 2 ص 354)

سوال: دیگر کھیلے اور نظام کی کٹار اور صلاح و شمس طاقتوں میں موجودی کے
یاد جو وہ ان اندر نہ لی جیسے ہوئے خطرناک پشتوں اور بدترین ظفر شیعوہ کے خلاف تیار بندہ
کر لے گوربات کار، شہرہ کھیلے شمس پہل کسا کیوں نہیا صہمہ رستم ہے ؟

جواب: دیگر کٹار کے حق چہ ہیں شیعوہ میں کاراستہ رہ کٹاروں کے خلاف آواز
بلند کر لے ہیں پہل نہ لے دیں بدیدار شاوحد احمدی نے یہاں سے انکس ہیں احمدی ۱۹ بنڈا
کیو یلو مدحہ مر د کف و بیعدہ اذیہ مدحہ معظہ

اللہ تعالیٰ حل ثبات کے اس اثر مال کے مطابق سب سے پہلے رو یک والے ہمارے
سے قتل کرنا بگڑا ہوا یعنی خود رو بننے، بے کٹار سے جنگ کر لے کی ہمت پیدا نہ ہو
مہ کی ہے۔

نام پہنچے علاقے سے حساب سے، کیسے ہو س، وقت کار سب سے قرعہ
اور ایک کٹار ہو دین کا سب سے بڑے دشمن شیعوہ ہے، جو ہمارے قریب بلکہ ہمارے اندر
ہے، یہ مسلمانوں کے یہاں چھندہ اور سے اور وہ بھی اسلام کا باوجودہ راہروں
ہوئے۔ حاشی طور پر 1979ء کو ایران میں شیعہ کے شیعوہ ٹوٹی انقلاب کے بعد سے شیعوہ
نے جس طرح کھل کر اپنے کفریہ عقائد نظر بات کو اسلام نامہ دے کر ہمارے ملک میں
نارہ سے لہر پھیلانے کی سرکوب کو شمس شرارت کر رکھی ہے اور ہمارے ملک کے خیر خیر
ملا، مہم نامہ جس سے شیعوہ رہا ہے ہیں، ہر بے شک آج ہر اور بھی حال، طلبہ، علماء، مہم

فوجوں اور لشکر میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے مہربان کے مطابق حجہ کفار کو چھوڑنے کے باوجود سب سے پہلے شیعہ کار سترہ دھننا اور ان کے خلاف آواز مٹانے کی جگہ کرنا یاد دہانا سب اور ضروری ہے۔

[illegible]

میں سے یوں۔ یہو جیسے چند لوگ ملکوں اور نیمہ ملکوں سے۔ یہ مسئلہ کا
متعارف صحیح ہے، اس کے بارے میں کبھی اسلام کا دعویٰ نہیں کیا، اس کے اس کی سر زمینوں سے
متمسک ہو کر موشیہار، یا بہت اُساماں سے نہیں جو اسلام ہے، وہم پر اسلام کی بیجا موشیہار
طلب کی چارے ہیں میرے مائی نظر پر ہے کہ اسلام کے نام پر فروٹ دے رہے ہیں، اسلام
اصلاً حسد کا ہے، دنیا کی اشتعال کر رہے ہیں، اقلیت اور جمہور کے پروے میں یہ وہ بوج عوام
کو دھوکہ دے رہے ہیں، اس کے مقابلے کیلئے ہماری وہمہ داری بھی دیکھنا چاہی ہے۔

شیعیہیت فاضلہ کلمہ اور سے لگتی ہوئی وہ خطرناک ہے، کافر پر مرتد کی حسبِ قائلہ
مسئلوں کے چھپ چھپ کر ایک ٹھکانہ اور وطنِ اسلام ہے اور وہ جو کچھ ہیں اور جو اس
ناتواں ہے، مسئلوں کے اس فائلہ مرتد کی اسلام سے بدعت، عوام پر غیبتیں لگا

پناں شیخ: عام کے عہدیداروں کو جو بات بھی کہے گا وہ سنا دیں گے اور وہ بے
 ہیں بے مسلمان کا اس سے ضرور حق ٹوٹے گا۔ جو کسی بھی وقت اس کی گھر کی جہاں صحت
 لکھا ہے وہ رہے مسلمان۔ گھر بیوی اور بدعاقبت کے گھر سے مل کر لکھا ہے۔

شیعوں کو دعوت دینا

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا فرمان:

سوال: پیادھی لے لے شیعوں کو کون کیوں نہیں دیتے؟

جواب: شیعوں کی تائبی، توحید کے دامن سے ان کے اور دنیا سے ان کے اور

جہد 2 ستمبر 41۔ پائیس کا عقیدہ ہے۔ سیدنا حضرت علیؓ، مشکلات اور محسوس ہیں
پاکستان میں انہیں اسلام کی منت دینا۔

بہر حال راہ بر طاق ہے معاہدہ میاں مولانا محمد اعظم طارقؒ کی تحریک ہے
رنگین کام تلبہ قرآن و احادیث کی اسید راہی ہے قوی ہے۔ کیونکہ عام شریک
کوثر شریعت کی حیثیت سے آگاہ رہیں تو اس کے ہاڑا سے کل میہ کو نکلیں گے۔ نہیں جہد
۱۱ طلوع شریعت و میاں مولانا محمد اعظم طارقؒ سے رہا۔ پھر اس سے عام اور حیدر
تو فتح رہا۔ لکھنؤ سے لے کر پانی پال تک۔ ہے دامن کے ہاتھ سے لائن ہاں ہے۔

(تجدید و ترقی ج ۱ ص 40)

کے لئے پختہ کی دعا کی جائے تب بھی قبول نہیں ہوگی۔

لہذا ان کو ایمان بٹل جاتا ہے اور یہ منکر محبت قرآن ہیں، اگر ہر ممکنہ شیعہ کے

قدم پر قدم شہ گھو۔ (جہاد بالمنافقین: ص 29)

حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا فرمان:

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر سپاہ صحابہ ہندم زبان استعمال کرے تو

امکان ہے کہ شیعہ مسلمان بن جائے؟

جواب: امیر مزیت حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ فرماتے ہیں

کہ مولانا عبید اللہ گورکھنوی نے ان کی کتب کا ایک ایک حوالہ ان کے سامنے رکھ دیا، شیعیت نے ایمان قبول نہیں کیا، علامہ دوست محمد قریشی نے ایک ایک کتاب نکال کر ان کے سامنے بیان کیا پھر بھی انہوں نے ایمان نہیں لایا، علامہ تونسوی نے ان کے کتب کا ایک ایک حوالہ ان کے سامنے رکھا اور ہندم زبان میں کہا کہ میرے دوستو! میرے شیعہ دوست کی کتاب کا حوالہ مان لیں، لیکن شیعہ ایمان نہیں لایا۔

میرا ایمان اور یقین ہے کہ شیعہ جب شیعہ ہو گیا تو ان کے ایمان کی جڑیں

مڑ چکی ہے اب نرمی کرے تب بھی شیعہ ہے، سختی کرے تب بھی شیعہ ہے، وہ واپس نہیں آئے گا۔

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کا فرمان:

سوال: سپاہ صحابہؓ اے شیعہ کو دعوت کیوں نہیں دیتے؟

جواب: آپؒ کی کامل حالی عبد الوہاب صاحبؒ سے پوچھیں انہوں نے

فیصلہ کیا ہوا ہے کہ قادیانی اور شیعہ کو دعوت نہیں دینی۔ ہاں جو اس کے کہ بریلوی آپ کو

مارتے ہیں پھر بھی آپ کی تکفیل بریلو یوں کے ہاں ہوتی ہے۔ شیعوں کے ہاں نہیں ہوتی۔
(حشر ب حشری: ص 41)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ہم تبلیغ نہیں تحریر ہی کر رہے ہیں۔!

کہتے ہیں جی! دیکھو یہ بھی کوئی تبلیغ کا طریقہ ہے کہ کافر کافر شیعوں کا کافر کاغذ لکھا اور بھائی! آپ نے کبھی ہی نہیں بات، ہم تبلیغ نہیں کر رہے، نزدیک ہی کیوں ہمارے اوپر رکھتے ہو، ہم شیعوں کو تبلیغ نہیں کرتے، اس لئے کہ قرآن پاک میں صرف تبلیغ کا حکم قصویٰ ہے تحریر ہی کا حکم بھی موجود ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضْ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ**۔ یہ تحریر ہی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ نے جب تبلیغ کی اور دعوت دی، اس وقت فرمایا **اهل الكتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم**۔ اے اہل کتاب آؤ۔ اے اہل کتاب، عزت والا لفظ ہے، لیکن جب اگلے آگئے ضد پر اور اب مسلمانوں کو غیرت دلائی ہے تو اب حضور اکرم ﷺ نے طرز خطاب بدل دیا: **لنعلن للہم الیہود والنصارى النکاح الذہر راخذیاءہم مناسجا**۔ کیا یہ آپ ﷺ کا فرمان نہیں ہے؟ کیا یہ اہل کتاب وہی یہود و نصاریٰ نہیں ہیں؟ اب حضور اکرم ﷺ کیا فرما رہے ہیں کہ یہودیوں پر، نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی لعنت ہو، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو بچہ لگا دیا۔

ان سے نفرت دلانے کیلئے جب اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حبیب ﷺ مسلمانوں سے بات فرما رہے ہیں۔ اس وقت کیا فرما رہے ہیں؟ کہ یہودیوں اور نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی لعنت ہو تو ایک خطاب ہی کا یوں بھی ہوتا ہے۔

اس خطاب کا ورثہ بھی سنبھالنا ہے، اسی کو سنبھالتے ہوئے حضرت مولانا علامہ حق نواز تھانوی شہیدؒ نے فرمایا تھا کہ شیعوں پر خدا تعالیٰ جل شانہ کی لعنت ہو۔ یعنی پر خدا تعالیٰ

جل شانہ کی لعنت ہو۔ یا قرطبی پر خدا تعالیٰ جل شانہ کی لعنت ہو۔ غلام حسین مٹھی پر خدا تعالیٰ جل شانہ کی لعنت ہو۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بعد اہمیت پر بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم نبوت پر حملہ کیا ہے، انہوں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے قرآن کا انکار کیا ہے، انہوں نے بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی عزت پر حملہ کیا اور صحابہ کرامؓ گویا، یمن ربیعہ کی غلیظ گالیاں دی ہے تحریریں کا یہ طریقہ بھی سنت سے ثابت ہے۔

دوسری بات:

ایک ہے کہ دشمن کو سمجھانا ہے، جب اس سے پہنچیں تو اسے نرمی سے سمجھایا جائے گا، لیکن ایک یہ ہے کہ دشمن ضد پر اتر آئے۔ اب اپنے مسلمان کو غیرت دلائی ہے اس کا انداز اور ہوتا ہے، اس کا انداز اور ہوتا ہے۔ ہمارے علماء نے آج تک تبلیغ بہت کی ہے۔ کیا امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور نسوی صاحبؒ کی ساری زندگی تبلیغ کرتے نہیں تھری؟ انہوں نے نہیں سمجھایا انہیں؟ یہاں تک فرمائے کہ بھائی بھائی بن کر پاکستان میں ووٹوں کا پلاؤ جو امام جعفر صادق صاحبؒ نے اپنے میں چلایا وہ اوقان دو، وہ کلمہ پڑھو، ہو آخر نے پڑھایا، یونہی باری کتابوں میں ہے، انہیں بات سمجھ نہیں آتی تو اب میں داتا گنگوڑی کی مثال کیوں نہ کروں؟ جب دشمن کو پتہ نہ ہو تو نرمی سے سمجھایا جائے گا۔ جب دشمن بے غیرتی پر اتر آئے، تو پھر اس سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ یہی بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

کہتے ہیں جی ۱۱: جہل نے حضور اکرم ﷺ کو سختی تکلیفیں دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے صبر کیا۔ میں نے پوچھا حضور اکرم ﷺ نے صبر کیا، کیا، ٹھیک ہے، لیکن یہ بتائیں کہ ابو جہل مرا کیسے تھا؟ گھایہ ر کے میدان میں حضور اکرم ﷺ نے اس ابو جہل کو قتل نہیں کروایا؟ جب تک اسے علم نہیں تھا، حضور اکرم ﷺ نرمی سے سمجھاتے رہے، جب وہ بے غیرتی پر اتر

آگ۔ پھر کیا میدان بدر نہیں ہے؟

خلاصہ یہ کہ جب کافر بے خبر ہے، تو سبقت میدان طائف سے لیجئے۔ اور جب کافر بے غیرت اور نہ کی ہے، تو پھر سبقت میدان بدر سے لیجئے (الطباطبی حیدری ج 1 ص 388)

سوال: شیعوں کے ساتھ حکمت اور دعوت سے بات کر سکتے ہیں؟

جواب: جو قادیانیوں کے ساتھ کرنا یہودی ان کے ساتھ کرو۔

(حضر بھیدری: ص 291)

رَبَّنَا اقْتُلْ مُنَافِقًا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
وَقَتْلُ عَالِيَتَاكَ إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ

(ختم شد)

(436: صفحات)